

3370942

R. 5/50

Continued
the Extra Book
free of cost

عوضنا بکرمین کا فضیل خلافت و زما نسخہ

معرفت مظہر و معظمت کسر قیامت کسر توقیت بہر سبلی پند و معنوی



از تصانیف حضرت شیخ صالح الدین سعدی شیرازی ہکندہ اندیکبجودہ الجمان

مطبع مشرقی کتب و طبعین و فزایہ کتب

خوش آنند که دار و تمنای دوست	خوش آنکس که در بند سودای دوست
خوش آنکس که شید بهت بر روی دوست	خوش آنکس که شد منترش کوی دوست
شراب جو بلبل روان بخش یار	شراب مصفا چو روسی نگار
خوشامی پرستی ز صاحب دلان	خوشا ذوق مستی ز اهل دلان

در صفت وفا

دل او در وفا باشد ثابت قدم	که بی سستی که رنج نباشد در دم
ز راه وفا اگر نه پیچی عنان	شوی دوست اندر دل دشمنان
مگردان ز کوی وفا روسی دل	که در روزی جانان نباشی خجل
منه پایی بیدون ز کوی وفا	که از دوستان می ریش ز جفا
جدائی ز احباب کردن خلعت	بریدن ز یاران خلاف وفات
بودی وفای شش شش زمان	میساموز کرد از رشت ز زمان

در فضیلت شکر گوید

کسی که باشد دل حق شناس	نشاید که بند زبان سپاس
نفس چند بشکر خدا بر بسیار	که واجب بود شکر بر و بر کار
ترا مال و نعمت خدا بد ز شکر	تر آستخ از در و آید ز شکر
اگر شکر حق تا به روز شمار	گزاری نباشد سیکه از هزار
و گف تن شکر اولی تر است	که اسلام را شکر اوز یور است
گر از شکر این دانه بندی زبان	بدست آوری دولت جاودان

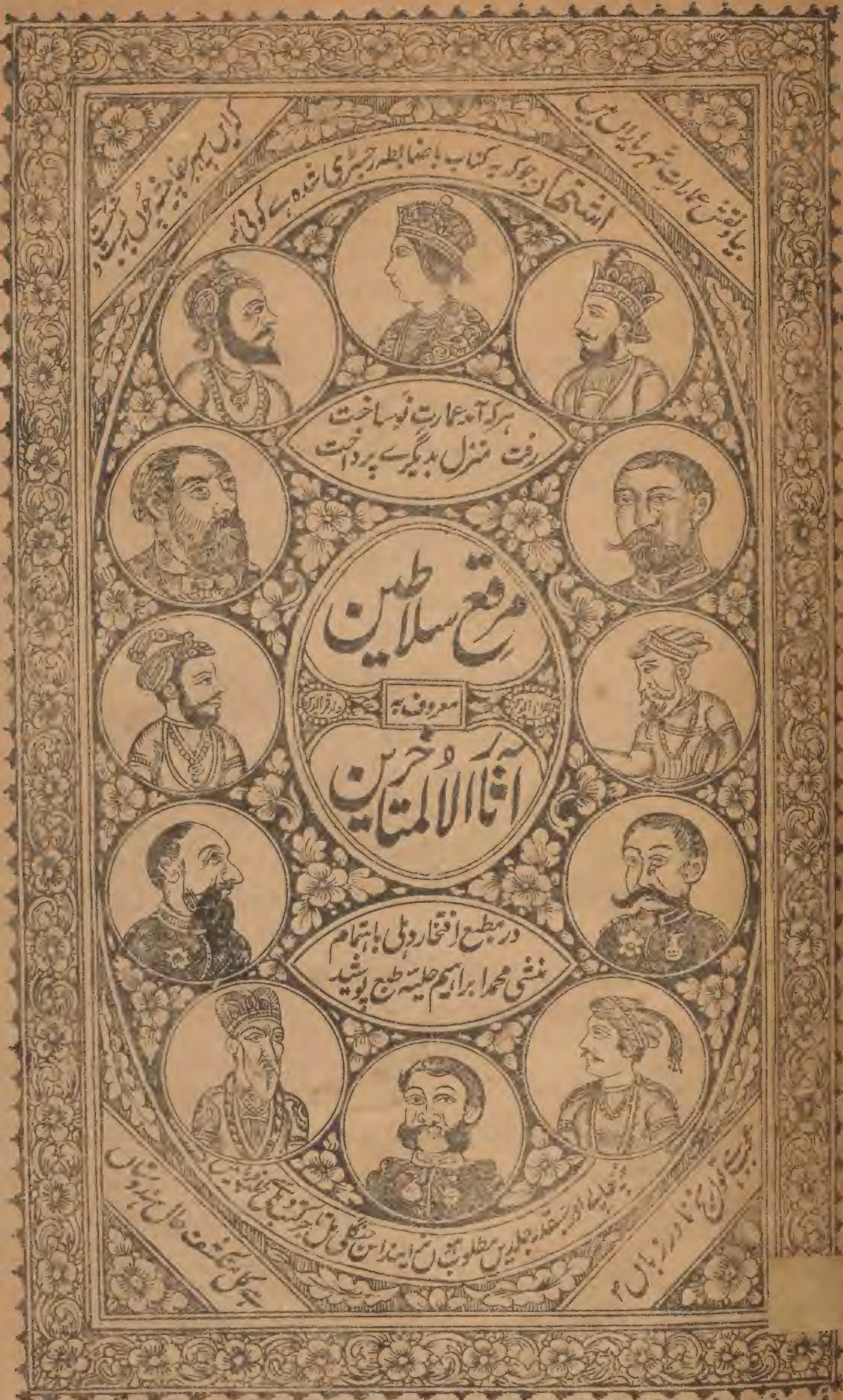
در بیان صبر

ترا اگر صبور می بودی بسیار	بدست آوری دولت پایدار
صبوری بود کما پیغمبران	نه بچند زور روی دین پروران

در بعضی جاها می خوانند که خوش آنکس که در بند سودای دوست
 و در بعضی جاها می خوانند که خوش آنکس که شد منترش کوی دوست
 و در بعضی جاها می خوانند که شراب مصفا چو روسی نگار
 و در بعضی جاها می خوانند که خوشامی پرستی ز صاحب دلان
 و در بعضی جاها می خوانند که دل او در وفا باشد ثابت قدم
 و در بعضی جاها می خوانند که که بی سستی که رنج نباشد در دم
 و در بعضی جاها می خوانند که ز راه وفا اگر نه پیچی عنان
 و در بعضی جاها می خوانند که مگردان ز کوی وفا روسی دل
 و در بعضی جاها می خوانند که منه پایی بیدون ز کوی وفا
 و در بعضی جاها می خوانند که جدائی ز احباب کردن خلعت
 و در بعضی جاها می خوانند که بودی وفای شش شش زمان
 و در بعضی جاها می خوانند که کسی که باشد دل حق شناس
 و در بعضی جاها می خوانند که نفس چند بشکر خدا بر بسیار
 و در بعضی جاها می خوانند که ترا مال و نعمت خدا بد ز شکر
 و در بعضی جاها می خوانند که اگر شکر حق تا به روز شمار
 و در بعضی جاها می خوانند که و گف تن شکر اولی تر است
 و در بعضی جاها می خوانند که گر از شکر این دانه بندی زبان
 و در بعضی جاها می خوانند که بدست آوری دولت پایدار
 و در بعضی جاها می خوانند که ترا اگر صبور می بودی بسیار
 و در بعضی جاها می خوانند که صبوری بود کما پیغمبران
 و در بعضی جاها می خوانند که بدست آوری دولت پایدار
 و در بعضی جاها می خوانند که نه بچند زور روی دین پروران

سر پرده پر سر گزنده بین	کے پاسبان دے کے پادشاد
کے داور خواہ دیکے تاج خواہ	کے شادمان دے کے در و مند
کے کامران دے کے مستند	کے حاجتدار دے کے تاجدار
کے سرفراز دے کے خاکسار	کے بر حصیر دے کے بر سریر
کے در پلاس دے کے در خیر	کے بے نواؤ دے کے مالدار
کے نامراد دے کے کامکار	کے در عیشاؤ دے کے در غنا
کے در بقاؤ دے کے در فنا	کے تندرست دے کے ناتوان
کے سال خور دے کے نوجوان	کے در صواب دے کے در خطا
کے در دعاؤ دے کے در وفا	کے نیکات کردار و نیک اعتقاد
کے غرق در بحر نفس و فساد	کے نیک خلق دے کے تہذیبی
کے بر دبار دے کے جنگ جو	کے در غم دے کے در غنا
کے در مشقت دے کے کامیاب	کے در جہان جلالت امیر
کے در کمند حوادث اسیر	کے در گلستان راحت مقیم
کے با غنم و رنج و محنت ندیم	کے چون گل از خرمی خندہ زن
کے رادل از رده خاطر خزن	کے بستہ از بجز طلعت کمر
کے در گنہ بروہ عمری ہر	کے راشب روز مصحف بہت
کے خفتہ در کنج میخانہ	کے بروہ شرع مستار و ار
کے در رہ کفر ز ناردار	کے مقرب محل و عالم و ہوشیار
کے مذہب و جاہل و مشہار	کے غازی و چابک و پہلوان
کے بزدل دوست ترسندہ جان	کے رابر و نقت زاندا زہ مال
کے در غم نان و خرج عیال	

۱۰ مراد از شادمان
 ۱۱ بضم اول فتح
 ۱۲ بضم اول فتح
 ۱۳ بضم اول فتح
 ۱۴ بضم اول فتح
 ۱۵ بضم اول فتح
 ۱۶ بضم اول فتح
 ۱۷ بضم اول فتح
 ۱۸ بضم اول فتح
 ۱۹ بضم اول فتح
 ۲۰ بضم اول فتح
 ۲۱ بضم اول فتح
 ۲۲ بضم اول فتح
 ۲۳ بضم اول فتح
 ۲۴ بضم اول فتح
 ۲۵ بضم اول فتح
 ۲۶ بضم اول فتح
 ۲۷ بضم اول فتح
 ۲۸ بضم اول فتح
 ۲۹ بضم اول فتح
 ۳۰ بضم اول فتح
 ۳۱ بضم اول فتح
 ۳۲ بضم اول فتح
 ۳۳ بضم اول فتح
 ۳۴ بضم اول فتح
 ۳۵ بضم اول فتح
 ۳۶ بضم اول فتح
 ۳۷ بضم اول فتح
 ۳۸ بضم اول فتح
 ۳۹ بضم اول فتح
 ۴۰ بضم اول فتح
 ۴۱ بضم اول فتح
 ۴۲ بضم اول فتح
 ۴۳ بضم اول فتح
 ۴۴ بضم اول فتح
 ۴۵ بضم اول فتح
 ۴۶ بضم اول فتح
 ۴۷ بضم اول فتح
 ۴۸ بضم اول فتح
 ۴۹ بضم اول فتح
 ۵۰ بضم اول فتح
 ۵۱ بضم اول فتح
 ۵۲ بضم اول فتح
 ۵۳ بضم اول فتح
 ۵۴ بضم اول فتح
 ۵۵ بضم اول فتح
 ۵۶ بضم اول فتح
 ۵۷ بضم اول فتح
 ۵۸ بضم اول فتح
 ۵۹ بضم اول فتح
 ۶۰ بضم اول فتح
 ۶۱ بضم اول فتح
 ۶۲ بضم اول فتح
 ۶۳ بضم اول فتح
 ۶۴ بضم اول فتح
 ۶۵ بضم اول فتح
 ۶۶ بضم اول فتح
 ۶۷ بضم اول فتح
 ۶۸ بضم اول فتح
 ۶۹ بضم اول فتح
 ۷۰ بضم اول فتح
 ۷۱ بضم اول فتح
 ۷۲ بضم اول فتح
 ۷۳ بضم اول فتح
 ۷۴ بضم اول فتح
 ۷۵ بضم اول فتح
 ۷۶ بضم اول فتح
 ۷۷ بضم اول فتح
 ۷۸ بضم اول فتح
 ۷۹ بضم اول فتح
 ۸۰ بضم اول فتح
 ۸۱ بضم اول فتح
 ۸۲ بضم اول فتح
 ۸۳ بضم اول فتح
 ۸۴ بضم اول فتح
 ۸۵ بضم اول فتح
 ۸۶ بضم اول فتح
 ۸۷ بضم اول فتح
 ۸۸ بضم اول فتح
 ۸۹ بضم اول فتح
 ۹۰ بضم اول فتح
 ۹۱ بضم اول فتح
 ۹۲ بضم اول فتح
 ۹۳ بضم اول فتح
 ۹۴ بضم اول فتح
 ۹۵ بضم اول فتح
 ۹۶ بضم اول فتح
 ۹۷ بضم اول فتح
 ۹۸ بضم اول فتح
 ۹۹ بضم اول فتح
 ۱۰۰ بضم اول فتح



فہرست کتب موجودہ کان نراین اس حبشی مل تاجر کتب ملی در یہ کلاں کثرہ مشروع

- (۱) **تعلیم التورات** - عیسائی لوگوں سے مناظرہ کرنے والوں کے لئے ایک مفید کتاب ہے جس میں انجیل تورات کی تشریح کی بابت بہت کچھ لکھا ہے۔ اور تیزان برائیوں کی جو دینداری کے پردے میں اُسے سرزد ہوتی ہیں سچی تصویر دکھائی گئی۔ اس کتاب کا دیکھنے والا کسی عیسائی مذہب کے بارہ میں دیکھ نہیں رہ سکتا اور نہ اسکو کوئی سترہ بند کر سکتا ہے۔ قیمت ۴۰
- (۲) **تاریک حالت ہند بھڑ ناول** - ہندوستان کے طریق زندگی - قوانین طرز معاشرت - تہذیب ان تمام امور کا چند باب لکھتے ہیں۔ مثلاً کیا گیا ہے اور صاف طور سے دکھایا گیا ہے کہ ہندوستان میں ابھی ہزاروں ایسے امور کی کمی ہے جو ان ملکوں میں ہو چکے ہیں۔ سرکاری قوانین اور انکنا جا بڑتاؤ - رعایا کی غفلت - غرض حالت ہند کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔ موقع موقع فضائل بھی بوجھ میں آئے۔
- (۳) **مہرجیا** - ایک ہندو لیدی کی سرگزشت - اوایل عمری سے تادم مرگ جو جو سوخ جا گنداز و قلع و چھپ ہندو عورتوں پر گزرتے ہیں انکو نہایت عمدہ طرز سے لکھا ہے۔ کتاب کیا ہے اہل ہندو کے طرز معاشرت کا آئینہ ہے۔ جو رسم یا ہواس میں دیکھو - جس قاعدہ کی ضرورت ہواس میں ڈھونڈ نکالو - عمدہ پیرایہ میں صغریٰ کی شادی کے نقصان - نابالغ لڑکی کا سسرال میں گزارہ - خاوند کی حرکات - جوانی کا عالم - غمزوں کا مرگ - بیکے کی آمد و رفت - ساس نندوں سے لڑائی - اور بڑے بڑوں میں بگاڑ - تعلیم ماہی کے ہاتھ سے اولاد کی پرورش اور اُس کے نقصان کی سچ عالم جوانی میں پھیل لائیں گے با محاورہ اردو میں بیان ہیں قیمت ۲۰
- (۴) **اتالیق** - یہ کیا سکھائیے والا ہے خدا خواستہ فضائل و عیسا اور عادات قبیحہ کی تعلیم دینے والا نہیں ہے بلکہ عمدہ اخلاق بتانے والا ہے جو آدمی اسکو بخوبی پڑھ لے اسکو معاملات دنیاوی میں وقت لائق ہونے کا احتمال جاتا رہے گا اور اگر کوئی لائق ہو ہی نہیں تو آسانی اُسکا قدارک ہو سیکے گا۔ انسان کو زندگی میں ہزاروں معاملات ایسے پیش آتے ہیں جن کا بڑا یا بھلا اثر تمام عمر رہتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ اور اس پر عمل کرنے سے یہ تمام باتیں ہرک جا ملنے کی سیدھے دھڑے لگ جائیں گی۔ جوانی کے جوش و خروش نئی نئی آفتیں اور اُس کے مذموم نتائج کے پہلوؤں کو ابھی طرح سے دکھایا گیا ہے اور ہر بات کا بیان بڑی وضاحت سے ہوا ہے قیمت ۸۰
- (۵) **ونیس کا بانکاسہ** - جو کچھ کہ کریں قدر خریدار وہ کم ہے + بیش بہا مال ہے یوسف کی قسم ہے + اس ناول کی حبشی تشریف کی جائے وہ بخوبی ہے۔ ونیس اٹلی میں ایسا شہر ہے جہاں کی وضع داری اور درستی تمام عالم میں مشہور ہے۔ ایک متمول جامز بیلا دمی کا جسکو خود پتی کا بھی شوق تھا ایک لیدی کے حسن و طبع پر فریفتہ ہوا۔ اُسے ملنے کی گھاتیں - لطف کی باتیں - در اندازوں کی رخنہ اندازیاں - حاسدوں کی فتنہ پر دازیاں غرض کہ جس مضمون کو لیا ہے خاتمہ کر کے چھوڑا ہے قیمت ۲۰
- (۶) **پر بھاؤتی** - یہ مصاحبت عنوان کتاب بالکل موافق طبع اہل ہند بھی گئی ہے۔ ہندوستان کے نہ رکھنے والے جذبات و افکار اندہا کر دینے والی محبت - اور محبوبہ مطلوب تک پہنچنے کے لئے جو جو قہیں اٹھانی جاتیں ہیں انکو خوب بطور مثال لکھا ہے جو فوراً چرھ لے مجال ہے کہ بغیر ختم کے اُسکا رکھ دینے کو چاہیے۔ شوخی کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہے اور ظرافت کا نمک بھی چھڑکا گیا ہے اگر متصف بصفات بالا نہ ہو تو کتنی قیمت واپس لڑنے کے ہم ذمہ دار ہیں قیمت ۱۰
- (۷) **خطوط** - در بیان سٹر ہیوم جنرل سکرٹری نیشنل کانگریس اور لارڈ ڈفرن حضور و لیسرے ہند کے نیشنل کانگریس کے مطالب اور اغراض سمجھانے والی کوئی کتاب اس سے جتر نہیں ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ نیشنل کانگریس کے مطالب کتنے قوی اور مفید ہیں اور نیز یہ کہ اسکی شرکت کرنے والے اور اس کے بھی خواہ گوشت کی نظروں میں کیسے ہیں۔ گوشت کی اسکی بابت کیا رائے ہے اور وہ اس کے کون کون سے رز و بیو فن کو نہ دل سے پسند اور کون کون سے کور و کرتی ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ نیشنل کانگریس جو محض ہندوئی ملک کی غرض سے قائم ہوئی ہے بلکہ کیا فائدہ بخش سکتی ہے اور اس کے اغراض کہاں تک سرکارے مان لیا ہے اور اُس کے پورے کرنے کا عمدہ فرمایا ہے قیمت ۴۰
- (۸) **انگلستان کا کچا چٹھا** - ایک انگریزی معنی خیز ناول مسی جان بل اینڈ ہائی لیسڈ کا با محاورہ ترجمہ جس میں انگلستان کے طرز معاشرت - تمدن اخلاق اور رہائش وغیرہ کو بڑے دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے مصنف چونکہ ایک فرانسیسی ہے اُس نے مع اور دونوں پہلوؤں کو لیا ہے جو حضرات یورپ جانا چاہتے ہیں یا اپنی اولاد کو بھیجا چاہیں وہ ضرور اسکو دیکھیں قیمت ۱۰

هز که آمد عمارت نوبخت و منزلت
یک پیردا

مداح محمد که کتاب نایاب یادگار سلاطین ماضیه حال موسوم به



حسب فرمایش نرائین داس و حبشی مل تاجر کتب ملی در سیه کلاں

در مطبع افکار دلی با هتامنشی محمد ابراهیم طبع شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیا و نقض عمارت مشہور باران ہیں + کہ اس پر ہر بھاپیشہ چوں بہت و نکست
بعد حمد خدا و نعت ختم الانبیاء خاک سازد و رہہ بقدر اسرا یا قصور منشی محمد عبد الغفور ابن شیخ خلیفہ احمد
گزارش پر داز ہے چونکہ قیام دنیا سے فانی ناپا یاد رہے اس واسطے یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی کتاب ایسی
جس میں سلاطین ماضیہ کا ذکر ہو تیار کر تاکہ اس دار ناپا یاد میں ہمیشہ یادگار رہے اور ناظرین بعد
ملاحظہ تذکرہ خیر سے یاد فرمائیں چنانچہ احقر نے ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۹ء ہجری بعد سلطنت
جناب ملکہ معظمہ و کٹوریہ شہنشاہ گیتی و ام ملکہ و سلطنت صرف بیاس خاطر لالہ سردار سنگھ صاحب
و معاونت لالہ امتداد صاحب خلف منشی دیوی سنگھ صاحب سابق وکیل ہمارا جہ پیا لہ حال
رہیں وہی بہت سی کتب تواریخ سے انتخاب کر کے یہ کتاب تالیف کی گئی اور نام اس کا
آثار المتاخرین رکھا۔ یہ کتاب ان کتابوں سے تالیف کی گئی ہے یعنی آثار الصنادید
سیر المتاخرین۔ تواریخ جدیدہ۔ راجا دلی۔ آئین اکبری۔ توڑک تیموری۔ شاہجہان نامہ
اور صنعت اس میں یہ ہے کہ کل ذکر راجگان اہل ہندو از ابتدائے راجہ جد ہست تا انتہائے راجہ
رے پھوجا جو ایک سو بیالیس ہندو راجہ دہلی کے تخت پر جلوہ گر ہوئے اور متبر بادشاہ اہل اسلام
از ابتدائے سلطان شہاب الدین غوری لغایت سراج الدین ابو ظفر محمد بہادر شاہ بقیہ ولایت
و تاریخ جلوس و تاریخ وفات وغیرہ مشرح تحریر کیا گیا۔ اور امیر تیمور سے کل سلاطین ماضیہ کے
مرقعے صحیح اور درست درج کئے گئے۔ علاوہ بریں ہفت اقلیم کے بادشاہان حال کے بھی مرقعہ
انکے عکسی مرقعوں سے مزین و نقض کئے اور دو سو پچاس عمارتوں کا حال اور نقشہ جات
عمارات نیا ساختہ راجگان و اہل اسلام جدید و قدیم شامل کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سر پر
ایسی نصیب اور رحم دل جناب ملکہ معظمہ و کٹوریہ بنت ڈیوک آف کناٹ بن جارج سوم قوم جرمن جنگی
ولادت کا سال ۱۸۱۹ء اور سال جلوس ماہ جون ۱۸۴۲ء بمقام لندن ہے اور جنگی سلطنت ۱۸۵۲ء
مطابق ۱۲۶۸ھ میں شروع ہوئی تھی اور جولائی ۱۸۵۷ء میں ہمارے پرورش کرتی بی بی اللہ فاطمہ

باب اول خلاصہ سلسلہ بادشاہان اہل ہندو از ابتدائے راجہ جہشتر تا انتہائے راجہ پرتاپ
 جس میں ایک سو بیالیس بادشاہ تخت سلطنت ملی پر جلوہ گر ہوئے
 نقشہ پہلا۔ حال حکومت قائدان پانڈوان جو راجہ جہشتر کے راجہ کہیں تک تیس بادشاہ
 ایک ہزار سات سو برس چھ ماہ چھ دن حکمراں رہے :

نمبر شمار	نام فرمانروا	عرف	نام پدر	سن جلوس قبل ہجرت	سلطنت دائرا	مدت سلطنت	مدت عمر
۱	راجہ جہشتر	۰	راجہ پانڈو	۱۳۰۰	ہستنا پور	۳۸ سال	۳۸ برس ۸ ماہ ۵ دن
۲	راجہ پرشجیت	۰	ابھین بن ارچن بن راجہ پانڈو	۱۳۱۳	ہستنا پور	۳۲ سال	۳۰ برس
۳	راجہ جمنیچھ	۰	راجہ پرشجیت	۱۳۸۲	ہستنا پور	۳۴ برس	۸۲ برس ۷ ماہ ۲۴ دن
۴	راجہ شتانیک	راجہ اسمید	راجہ جمنیچھ	۱۳۴۸	ہستنا پور	۳۳ برس	۸۲ برس ۸ ماہ ۲۳ دن
۵	راجہ سبزانیک	راجہ مین	راجہ اسمید	۱۳۱۵	ہستنا پور	۳۲ برس	۸۸ برس ۷ ماہ ۸ دن
۶	اشوچی دیاج	ہماجی	راجہ ادھین	۱۳۱۵	ہستنا پور	۳۵ برس	۸۱ برس ۱۱ ماہ ۲۱ دن
۷	اسین کرشن	جسرتھ	راجہ ہماجی	۱۳۴۷	ہستنا پور	۳۵ برس	۷۵ برس ۳ ماہ ۱۸ دن
۸	منجی	راجہ شوٹ	اسین کرشن	۱۲۱۲	ہستنا پور	۳۵ برس	۷۵ برس ۱۰ ماہ ۲۸ دن
۹	راجہ چکر	اوگر سین	شوٹ دان	۱۱۷۷	اندھرت	۳۶ برس	۷۸ برس ۱۱ ماہ ۳۱ دن
۱۰	راجہ چتررتھ	سور سین	اوگر سین	۱۱۶۱	اندھرت	۳۶ برس	۷۹ برس ۸ ماہ ۵ دن
۱۱	راجہ شوٹ	کیرتھ	سور سین	۱۱۰۵	اندھرت	۳۲ برس	۷۹ برس ۱۱ ماہ ۲۰ دن
۱۲	برشتان	بجی	کیرتھ	۱۰۷۳	اندھرت	۳۱ برس	۷۵ برس ۱۱ ماہ ۳۰ دن

نمبر شمار	نام فرزند و	عرف	نام پدر	سن جلوس قبل مسیح	دارا سلطنت	سلطنت	مدت عمر
۱۳	سورسین	برج پال	رسمی	۱۰۴۲	اندرپت	۳۶ برس	۶۴ برس ۴ ماه ۴ دن
۱۴	راجه سونه	راجه سکھنل	راجه برج پال	۱۰۱۵	اندرپت	۲۸ برس	۶۲ برس ۲۵ دن
۱۵	راجه نرچاک	نرهر دیو	سکھن پال	۹۸۶	اندرپت	۲۳ برس	۵۱ برس ۱۰ ماه ۲ دن
۱۶	سکھی نل	سوچرت	نرهر دیو	۹۶۴	اندرپت	۱۸ برس	۵۲ برس ۴ ماه ۲۴ دن
۱۷	پرقلو	بهوپت	سوچرت	۹۴۶	اندرپت	۲۶ برس	۵۸ برس ۲ ماه ۲ دن
۱۸	راجه سوھن	•	بهوپت	۹۲۰	اندرپت	۲۵ برس	۵۵ برس ۸ ماه ۱۰ دن
۱۹	راجه میدا	میدهاوی	سوھن	۸۹۵	اندرپت	۳۲ برس	۵۲ برس ۱۶ دن
۲۰	سرون چو	سرون نے	میدھا	۸۶۲	•	۲۵ برس	۵۰ برس ۸ ماه ۲۱ دن
۲۱	دورته	بهنگم	سرون چو	۸۴۷	•	۱۹ برس	۴۸ برس ۹ ماه ۲۰ دن
۲۲	راجه برهورت	پدارتھ	راجه بهنگم	۸۲۸	•	۲۱ برس	۵۰ برس ۸ ماه ۲۱ دن
۲۳	اسونی	دسواں	پدارتھ	۸۰۷	•	۲۰ برس	۴۴ برس ۸ ماه ۷ دن
۲۴	سوداس	ادنی	راجه دوان	۷۸۷	•	۲۰ برس	۴۴ برس ۱۰ ماه ۱۲ دن
۲۵	دھنی	امنی پر	ادنی پال	۷۶۷	•	۲۳ برس	۵۵ برس ۱۱ ماه ۷ دن
۲۶	دردمن	دندپال	ابھی دهر	۷۴۴	•	۱۸ برس	۳۸ برس ۹ ماه ۹ دن
۲۷	بهی زهر	درپال	دندپال	۷۲۶	•	۱۹ برس	۴۴ برس ۱۰ ماه ۱۲ دن
۲۸	ڈنڈ پانی	شہنک	دریل را	۷۰۷	•	۱۶ برس	۳۶ برس

بیرشاہ	نام فرمانروا	عرف	نام پدر	سنہ جلوس قبل مسیح	سلطنت دارا	سلطنت مدت	مدت عمر
۲۹	راجہ کہیم	کہیم نے	دشت پال	۶۹۱	اندرپٹ	۲۶ برس	۵۸ برس ۵ ماہ ۵ دن
۳۰	کہیمین	لشی تک	کہیم پال	۶۹۵	اندرپٹ	۲۲ برس	۶۵ برس ۱۱ ماہ ۲ دن
<p>باب دوم</p> <p>نقشہ دوسرا خلاصہ حال خاندان لسبرو وزیر جو اپنے ولی نعمت کو مارکر بادشاہ بنا اور ۱۴۱</p> <p>بادشاہ راجہ لسبرو راجہ مل سین تک چپہ پنجو برس ۵ برس تک حکومت کرتے رہے</p>							
۱	راجہ لسبرو	.	.	۶۴۳	اندرپٹ	۴ برس	۱۷ برس ۳ ماہ ۲۹ دن
۲	سورسین	پیرسین	راجہ لسبرو	۶۴۶	اندرپٹ	۱۹ برس	۲۲ برس ۸ ماہ ۱۱ دن
۳	راجہ پیرساہ	بیرشاہ	سورسین	۶۱۷	اندرپٹ	۲۲ برس	۵۲ برس ۱۰ ماہ ۷ دن
۴	راجہ اینک ساہ	اینک ساہ	پیرساہ	۵۹۲	"	۳۳ برس	۴۴ برس ۸ ماہ ۲۳ دن
۵	راجہ ہرجیت	پیرگجھت	اینک ساہ	۵۷۱	"	۱۶ برس	۳۵ برس ۹ ماہ ۱۷ دن
۶	راجہ دیرت	.	راجہ ہرجیت	۵۵۵	اندرپٹ	۲۰ سال	۴۴ برس ۸ ماہ ۳۱ دن
۷	راجہ سوہرپال	سوہرپال	راجہ دیرت	۵۳۵	"	۱۳ برس	۳۰ برس ۸ ماہ ۲۲ دن
۸	سمرت	راجہ پورمت	سوہرپال	۵۲۴	"	۱۹ برس	۴۲ برس ۹ ماہ ۲۲ دن
۹	راجہ سبخی	سبخی	پورمت	۵۰۳	"	۱۶ برس	۳۳ برس ۳ ماہ ۱۴ دن
۱۰	راجہ امرجودہ	.	راجہ سبخی	۴۸۷	"	۱۳ برس	۴۷ برس ۹ ماہ ۱۴ دن
۱۱	بھی پال	نین پال	امرجودہ	۴۷۴	"	۱۲ برس	۲۲ برس ۱۱ ماہ ۲۰ دن
۱۲	راجہ مردون	مردوسی	بھی پال	۴۴۲	"	۳۲ برس	۴۷ برس ۱۹ دن

شماره	نام فرزندان	عرف	نام پدر	رتبه و منصب	سلطنت دارا	سلطنت مدت	تولد عمر
۱۳	مدار تخته	پدارتبه	سردی	۲۴۰	اندريت	۱۲ برس	۲۵ برس ۴ ماه
۱۴	راجه بدھل	مدہ مل سین	پدارتبه	۲۴۸	اندريت	۱۵ برس	۳۵ برس ۴ ماه

باب سوم تیسرے نقشہ خلاصہ حال خاندان بیرماہ وزیر اور ۱۶ بادشاہ راہ بیرماہ کے

راہ دہشت تک جو چار سو ۵۸ برس ۱۲ دن سلطنت ملی پر جلوہ گر رہے

۱	راجه بیرماہ	.	.	۱۳ ۴۲	اندريت	۱۶ برس	۳۵ برس ۱۰ ۱۵ دن
۲	راجه جات سنگ	راجه باب سنگ	بیرماہ	۹۶ ۳۲	اندريت	۱۴ برس	۲۴ برس ۴ ۱۹ دن
۳	راجه شترکن	راجه شترکین	راجه باب سنگ	۸۲ ۳۲	اندريت	۱۱ برس	۲۱ برس ۹ ۹ دن
۴	راجه مہی پت	دہن پت	شترکن	۶۱ ۳۲	اندريت	۱۲ برس	۲۵ برس ۴ ۱۰ دن
۵	راجه بہارل	راجه بہارل	مہی پت	۵۹ ۳۲	اندريت	۱۹ برس	۴۰ برس ۸ ۳ دن
۶	راجه سروپوت	راجه سروپت	بہارل	۴۰ ۳۲	اندريت	۱۴ برس	۲۸ برس ۳ ۱۰ دن
۷	راجه مہر سین	راجه ہیر سین	راجه شترکین	۲۶ ۳۲	دہلی	۱۲ برس	۳۴ برس ۴ ۱۳ دن
۸	راجه سکھہ لان	راجه سکھہ لان	راجه شترکین	۱۴ ۳۲	دہلی	۸ برس	۲۶ برس ۲ ۱۰ دن
۹	راجه جیت ل	راجه جی مل	راجه سکھہ لان	۰۶ ۳۰	دہلی	۱۴ برس	۲۸ برس ۱۱ ۱۰ دن
۱۰	راجه کلنگ	راجه پال سنگ	راجه جیت مل	۹۲ ۲۹	دہلی	۱۹ برس	۳۹ برس ۴ ۱۵ دن
۱۱	راجه گھنی	کل کہن	کلنگ راہ	۶۳ ۲۹	دہلی	۱۹ برس	۴۲ برس ۹ ۱۵ دن
۱۲	راجه شتر مردن	شتر مردن	راجه گھنی	۴۴ ۲۵	دہلی	۶ برس	یافتہ نقشہ

نمبر شمار	نام فرزند	عرف	نام پدر	سن جلوس تاریخ	سلطنت	مدت سلطنت	مدت عمر
۱۳	راجہ جیون جٹ		راجہ شہر دین	۲۳۸	دہلی	۱۳ برس	۲۴ برس ۹ ماہ ۷ دن
۱۴	راجہ بڑ بھیک	راجہ جی بھگ	راجہ جیون جٹ	۳۳۵	دہلی	۸ برس	۱۳ برس ۱۰ ماہ ۱۹ دن بقولے
۱۵	راجہ پیر سین		راجہ بھیک	۲۲۷	دہلی	۱۶ برس	۳۵ برس ۱۲ ماہ ۱۲ دن
۱۶	راجہ ادیشٹ	راجہ ادیشٹ	راجہ پیر سین	۳۱۰	دہلی	۱۳ برس	۲۳ برس ۱۱ ماہ ۲۴ دن
<p>باب چارم نقشہ چوتھا۔ خلاصہ خاندان ندر پیر زیر راجہ دہشت گومار کر آپ تخت پادشاہی اور اپنا سکہ جاری کیا۔ اسکے خاندان کے ۹ بادشاہ راجہ ندر پیر راجہ راج پال تک تین سو ترسیٹھ برس چند یوم راجہ رہے</p>							
۱	راجہ دہرئی دہر	راجہ دندہر		۱۹۷	دہلی	۱۹ برس	۲۲ برس ۱۰ ماہ ۲۴ دن
۲	راجہ جیون ہوج	راجہ جیون ہوج	دندہر	۱۷۸	دہلی	۲۵ برس	۵۵ برس ۱۰ ماہ ۹ دن
۳	راجہ جی کنگ	راجہ میگنگ	جیون ہوج	۱۵۲	دہلی	۱۹ برس	۴۱ برس ۱۲ ماہ ۸ دن
۴	راجہ ہاجودہ	راجہ ہاجودہ	جی کنگ	۱۳۴	دہلی	۲۲ برس	۳۳ برس ۳ ماہ ۲۳ دن
۵	راجہ پیر یاد	راجہ ناتھ	راجہ ہاجودہ	۱۱۲	دہلی	۱۳ برس	۲۸ برس ۵ ماہ ۲۵ دن
۶	راجہ جیون راج		پیر ناتھ	۹۹	دہلی	۲۱ برس	۴۵ برس ۱۲ ماہ ۲۵ دن
۷	راجہ اودی پال	راجہ اودی پال	راجہ جیون راج	۷۸	دہلی	۷ برس	۳۷ برس ۳ ماہ ۲۹ دن
۸	راجہ اند پال	راجہ اند پال	اودی پال	۶۱	دہلی	۲۵ برس	۵۲ برس ۱۰ ماہ ۸ دن
۹	راجہ راج پال		اند پال	۳۶	دہلی	۱۲ برس	۲۶ برس
۱۰	راجہ بھگونت کوہی	راجہ بھگونت		۲۲	دہلی	۱۴ برس	

نمبر شمار	نام فرمانروا	عرف	نام پدر	سنہ جلوس یکم عید ویدیا دارا	سلطنت مدت	سلطنت مدت	مدت عمر
۱۱	راجہ بکراجیت	۰	راجہ کندھیرپال	سمت ۱۱۱۱	اوچین	۹۳ برس	۹۳ برس بقول
<p>باب پنجم - نقشہ پانچواں - خلاصہ حال خاندان سمندرپال جوگی جو راجہ بکراجیت کو مار کر تخت پر بیٹھا - اسکی اولاد کے ۱۳ بادشاہ راجہ سمندرپال سے بکرم پال تک پانچ سو بیچاس تھینا دہلی کے بادشاہ رہے</p>							
۱	راجہ جوگی سمندرپال	۰	-	سمت ۱۴۵۵ ۶۷۸	دہلی	۲۴ برس	۲۴ برس بقول
۲	راجہ چندرپال	۰	سمندرپال	سمت ۱۵۰۹ ۶۱۰۲	دہلی	۲۶ برس	۲۶ برس ۵ ماہ ۴ روز
۳	نی پال	مین پال	چندرپال	سمت ۱۵۶۷ ۶۱۰۲	دہلی	۲۱ برس	۵۱ برس ۵ ماہ
۴	دلی پال	۰	نی پال	سمت ۱۶۰۷ ۶۱۵۰	دہلی	۱۴ برس	۴۶ برس ۲ ماہ
۵	زنگہ پال	زنگپال	دلی پال	سمت ۱۶۲۷ ۶۱۶۴	دہلی	۱۹ برس	۴۸ برس ۱۱ ماہ
۶	گوبند پال	سورپال	زنگہ پال	سمت ۱۶۴۳ ۶۱۸۳	دہلی	۱۸ برس	۴۷ برس ۲ ماہ
۷	لکھ پال	لکھ پال	گوبند پال	سمت ۱۶۵۹ ۶۲۰۱	دہلی	۲۲ برس	۴۷ برس ۹ ماہ
۸	راجہ امرت پال	اہرت پال ہر چند پال	لکھ پال	سمت ۱۶۸۰ ۶۲۲۳	دہلی	۱۳ برس	۴۷ برس ۱۱ ماہ ۱۳ دن
۹	راجہ جی پال	۰	امرت پال	سمت ۱۶۹۳ ۶۲۳۶	دہلی	۱۵ برس	۵۵ برس ۵ ماہ
۱۰	راجہ ہر پال	بہم پال	جی پال	سمت ۱۷۰۸ ۶۲۵۱	دہلی	۱۴ برس	۴۷ برس ۶ ماہ
۱۱	راجہ مدن پال	۰	ہر پال	سمت ۱۷۵۲ ۶۲۶۵	دہلی	۱۸ برس	۴۱ برس ۲ ماہ
۱۲	راجہ کرم پال	۰	مدن پال	سمت ۱۷۸۴ ۶۲۸۳	دہلی	۱۵ برس	۴۵ برس ۵ ماہ
۱۳	راجہ بکرم پال	راجہ بکرم پال	راجہ کرم پال	سمت ۱۷۵۵ ۶۲۹۸	دہلی	۱۲ برس	۴۴ برس ۳ ماہ

باب ششم نقشہ چٹا۔ خلاصہ حال خاندان تلوک چند جوراجہ بکرم پال سرت پاکر
اور اسکو قتل کر کے بادشاہ ہوا۔ اسکی اولاد کے ۱۰ بادشاہوں نے راجہ تلوک چند
سے رانی پیم دتی تک عرصہ ایک سو ۳۴ برس ۹ ماہ ۱۹ دن تک حکمرانی ملی پر

پیشوا	نام فراروا	عرف	نام پدر	شعبہ جوس بکراجیت	سلطنت دارا	سلطنت مدت	مدت عمر
۱	تلوک چند	تلوک چند	.	۳۹۵ ۶۳۱۱	دہلی	۲۷ برس	.
۲	راجہ کرم چند	بکرم چند	تلوک چند	۲۹ ۶۳۱۱	دہلی	۱۴ برس	.
۳	کان چند	کانک چند	بکرم چند	۲۸۲ ۶۳۲۵	دہلی	۱۰ برس	.
۴	راجہ رام چند	.	کان چند	۲۸۳ ۶۳۲۶	دہلی	۱۴ برس	۱۳ برس ۹ ماہ ۱۹ دن
۵	اوہر چند	دوہر چند	رام چند	۲۹۴ ۶۳۳۷	"	۲ برس	۱۸ برس
۶	راجہ کلیان چند	.	دوہر چند	۲۹۹ ۶۳۵۲	دہلی	۱۵ برس	.
۷	راجہ پیم چند	.	راجہ کلیان چند	۳۲۵ ۶۳۶۸	دہلی	۱۳ برس	۱۶ برس ۲ ماہ ۹ دن
۸	گوبند چند	ہر چند	پیم چند	۳۲۷ ۶۳۷۰	دہلی	۱ برس	۲۴ برس ۹ ماہ ۲ دن
۹	راجہ گوبال چند	راجہ گوبند چند	ہر چند	۳۳۱ ۶۳۸۱	دہلی	۱۳ برس	۲۱ برس ۷ ماہ ۱۴ دن
۱۰	رانی پیم دتی	.	زوبہ گوبند چند	۳۵۱ ۶۳۹۷	دہلی	۱ برس	.

باب ہفتم نقشہ ساتواں خلاصہ حال راجہ ہر پیم جو پیشتر فقیر تھا بعد میں رانی پیم دتی کے
سلطنت کے چراغ ہوئی تب اکیس سلطنتی ہر پیم کو بادشاہ بنایا اسکی اولاد میں
بادشاہ ہوا اور راجہ ہر پیم راجہ ہر پیم تک ۱۱ ماہ ۲۰ دن سلطنت ملی میں کی

۱	راجہ ہر پیم	.	.	۳۵۲ ۶۳۹۵	دہلی	۸ برس	بقول ۷ برس ۲ ماہ ۲۷ دن
۲	راجہ گوبند پیم	.	ہر پیم	۳۶۰ ۶۴۰۳	دہلی	۲۰ برس	بقول ۳ برس ۷ ماہ ۷ دن
۳	راجہ گوبال پیم	.	گوبند پیم	۳۸۰ ۶۴۲۳	دہلی	۱۶ برس	بقول ۱۵ برس ۷ ماہ ۸ دن

برشته	نام فرزند	عرف	نام پدر	شماره جلیس دارا	سلطنت دارا	مدت سلطنت	مدت عمر
۱	راجه دیب سنگ کوهی	.	.	۲۸ ۶۵۴۱	دهلی	۱۴ برس ۴ دن	۱۴ برس ۱ ماه
۲	راجه رن سنگ	.	دیپ سنگ	۲۵ ۶۵۸۸	دهلی	۱۴ برس	۲۲ برس ۲ ماه
۳	راجه راج سنگ	.	رن سنگ	۲۵ ۶۲۰۲	دهلی	۹ برس	۹ برس ۱۱ دن
۴	راجه شیر سنگ یا پیر سنگ	راجه هر سنگ	راج سنگ	۲۷ ۶۴۱۱	دهلی	۱۵ برس	۲۴ برس ۱ ماه ۱۵ برس ۵ دن
۵	هر سنگ	زهر سنگ	شیر سنگ	۳۱ ۶۴۵۴ ۳۴ چری	دهلی	۱۳ برس	۱۳ برس ۲ ماه ۱۹ دن ۲۵ برس
۶	راجه جیو سنگ	.	هر سنگ	۲۷ ۶۴۵۴	دهلی	۴ برس	۸ برس ۱۹ دن ۵ ۵ ۹۴
۷	اینک پال تنور	.	اوگر سین	۳۳ ۶۴۶۶ ۵۴	دهلی	۱۸ برس	.
۸	راجه باس دیو	.	اینک پال	۵۱ ۶۴۹۹ ۵۴	دهلی	۱۹ برس	۱۹ برس ۱۸ ماه ۱۸ دن
۹	کنک پال	.	باس دیو	۵۵ ۶۴۱۳ ۵۵	دهلی	۲۱ برس	۲۱ برس ۳ ماه ۲۸ دن
۱۰	پرتهی پال	.	کنک پال	۹۲ ۶۴۳۵ ۱۱۴	دهلی	۱۹ برس	۱۹ برس ۱۵ ماه ۱۹ دن
۱۱	راجه جی دیو	.	پرتهی پال	۱۱۱ ۶۴۱۵ ۱۳۶	دهلی	۲۱ برس	۲۱ برس ۴ ماه ۲۸ دن
۱۲	هر پال	.	جی دیو	۳۲ ۶۴۵۵ ۱۵۹	دهلی	۱۴ برس	۱۴ برس ۱۵ ماه ۱۹ دن
۱۳	اودی راج	.	هر پال	۸۷ ۶۴۸۹ ۱۱۳	دهلی	۲۶ برس	۲۶ برس ۱۵ ماه ۱۱ دن
۱۴	پچهران	.	اودی راج	۸۶ ۶۴۱۴ ۲۰۱	دهلی	۲۱ برس	۲۱ برس ۲ ماه ۱۳ دن
۱۵	لنکیال	.	پچهران	۹۷ ۶۴۳۶ ۲۲۳	دهلی	۲۲ برس	۲۲ برس ۳ ماه ۱۴ دن
۱۶	رکبه پال	.	لنکیال	۱۶ ۶۴۵۹ ۲۴۵	دهلی	۲۱ برس	۲۱ برس ۶ ماه ۵ دن

شماره	نام فرمانروا	عرف	نام پدر	سن بلوغ برگرم و دو	سلطنت دارا	سلطنت مدت	مدت عمر
۱۴	نیکپال	۰	رکھپال	۳۸ ۶۸ ۶۸	دهلی	۲ برس	۲ برس ۲۴ دن
۱۸	گوپال	۰	نیکپال	۳۰ ۶۸ ۶۸	دهلی	۱۸ برس	۱۸ برس ۳۰ ماه ۵ دن
۱۵	سلکھن	۰	گوپال	۵۸ ۹۰ ۹۰	دهلی	۲۵ برس	۲۵ برس ۳۰ ماه ۳ دن
۲۰	جی پال	-	سلکھن	۵۳ ۹۶ ۹۶	دهلی	۱۶ برس	۱۶ برس ۳۰ ماه ۳ دن
۲۱	کنور پال	-	جی پال	۱۰۰ ۹۳ ۹۳	دهلی	۹ برس	۹ برس ۲۹ ماه ۱۱ دن
۲۲	نیکپال ثانی	۰	کنور پال	۲۶ ۹۶ ۹۶	دهلی	۲۹ برس	۲۹ برس ۳۰ ماه ۶ دن
۲۳	بجی پال ثانی	۰	انیکپال	۵۹ ۱۰۲ ۹۳	دهلی	۳۳ برس	۳۳ برس ۲۴ ماه ۶ دن
۲۴	بجی پال ثانی	۰	بجی پال	۸۳ ۱۰۶ ۱۰۶	دهلی	۲۵ برس	۲۵ برس ۲۴ ماه ۳ دن
۲۵	اکر پال	۰	بجی پال	۱۰۸ ۱۰۶ ۱۰۶	دهلی	۱۱ برس	۱۱ برس ۳۱ ماه ۱۵ دن
۲۶	پرہتی راج	۰	اکر پال	۱۲۹ ۱۰۶ ۱۰۶	دهلی	۲۲ برس	۲۲ برس ۲۴ ماه ۱۴ دن ۲۰ آرمین نے ۱۰ سال ۲۰ سال ۲۸ دن حکومت کی بعد بلدیو چوان نے فتح پائی۔
۱	بلدیو چوان	۰	ابندریو	۱۵۲ ۱۰۹ ۱۰۹	دهلی	۶ برس	۶ برس ۱۱ ماه ۳ دن
۲	امر گنگو	۰	بلدیو	۱۵۸ ۱۱۰ ۱۱۰	دهلی	۵ برس	۵ برس ۱۲ ماه ۵ دن
۳	کھر پال	۰	امر گنگو	۱۶۳ ۱۱۰ ۱۱۰	دهلی	۲۰ برس	۲۰ برس ۱۱ ماه ۵ دن
۴	سمیر	۰	کھر پال	۱۸۳ ۱۱۲ ۱۱۲	دهلی	۴ برس	۴ برس ۳۱ ماه ۲ دن
۵	نیا پرا	۰	سمیر	۱۹۰ ۱۱۲ ۱۱۲	دهلی	۳ برس	۳ برس ۳۱ ماه ۸ دن
۶	ناک دیو	۰	چاپرا	۱۹۵ ۱۱۲ ۱۱۲	دهلی	۳ برس	۳ برس ۳۱ ماه ۲ دن
۷	پرہتی راج	رای چھوڑا	ناک دیو	۱۹۸ ۱۱۲ ۱۱۲	دهلی	۳ برس	۳ برس ۳۱ ماه ۲ دن

نظرت ۵ برس
۵۰ سال کی
۱۰ سال ۳۰ برس
۱۰ سال ۳۰ برس
سلطان شہزادہ
فری کے پوتہ راج
شکست دی اب
یہاں سے سلطنت
اپنی سلام کی شہزادہ
ہوئی۔

[illegible]

[illegible]

نام و نام خانوادگی	حرف	نام پدر	قوم	سال ولادت	سال وفات	محل دفن	سلسله	توضیحات	تاریخ	نقش	درج	نام و نام خانوادگی	سلسله
۲۰	فیروز شاه تغلق	ملک فیروز یارک	ترک	۷۹۹ هـ	۸۵۲ هـ	بهن	۵۵۲ هـ	فیروز شاه تغلق	۹۱ سال	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	شاهزاده ناصرالدین	۲۱	فیروز شاه تغلق
۲۱	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	فیروز شاه	ترک	۸۵۲ هـ	۹۰۲ هـ	بهن	۹۰۲ هـ	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	۵۰ سال	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	۲۲	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین
۲۲	سلطان بیگ شاه ناصرالدین	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	ترک	۹۰۲ هـ	۹۵۲ هـ	بهن	۹۵۲ هـ	سلطان بیگ شاه ناصرالدین	۵۰ سال	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	شاهزاده فتح خاں ناصرالدین	۲۳	سلطان بیگ شاه ناصرالدین

[illegible]

بزرگشاہ	نام فرزند	عرف	نام پدر	قوم	سال حکومت	سال جلوس	سلطنت دار	سلطنت مدت	سال وفات	کیفیت جلوس و حال نامور تہی میں
۲۶	ناصر الدین محمد شاہ	سلطان محمود	ناصر الدین محمد شاہ	ترک	۱۱۸۵ھ	۱۱۸۵ھ	دہلی	۱۹ سال ۷	۱۱۸۵ھ	ان تہیوں بادشاہوں کی کیفیت
۲۷	ناصر الدین نصرت شاہ	شاہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ	شاہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ	ترک	۱۱۸۵ھ	۱۱۸۵ھ	دہلی	۱۹ سال ۷	۱۱۸۵ھ	جلوس صفحہ ذیل میں درج ہے
۲۸	اقبال خاں	ملو خاں	پٹھان	پٹھان	۱۱۸۵ھ	۱۱۸۵ھ	دہلی	۱۹ سال ۷	۱۱۸۵ھ	

محمد شاہ جب تخت آرا ہوا اور اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا اور سیاہ کی تنخواہ اور جاگیر قائم بدستور رکھی اور خواجہ سرور مخاطب بہ خواجہ جہاں کو سلطان الشرق کا خطاب دیکر چونو کی ولایت اُسکے جاگیر میں دی اور شیخ کھوکھر کو شکست دیکر گوالیار کا عزم کیا اب مقرب خاں اور ملو خاں امرائے دہلی میں مخالفت شروع کی بادشاہ نے اس عذر کے سنتے ہی مراجعت کی اور شہر میں پہنچ کر محاصرہ کیا تین دن تلاوت کرتی رہی آخر حصار دہلی بادشاہ نے تسخیر کیا اور باغیوں نے نصرت شاہ بن فتح خاں بن فیروز شاہ کو سوات سے ملا کر فیروز آباد میں تخت پر بٹھا دیا فضل الدین بنی عرف ملو خاں جو باغیوں کا سر و تھا اقبال خاں کا خطاب پایا اکثر دہلی اور فیروز آباد میں لڑائی ہوتی رہی دو آہ کی پر گنہ اور پانی پت اور جھپڑ اور رہتک اور بیس کو س تک نصرت خاں کے قبضہ میں آگئی بجز خزانہ اور حصار دہلی کی اور کوئی چیز بادشاہ کے پاس نہ رہی دو نو بادشاہوں کے امر لوگ بطور خود ایک ایک ولایت پر متصرف ہو کر داماد عہد کرنے لگی ملک پر آگندہ اور اتر ہو تا جاتا تھا اقبال خاں نے خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رح کے مزار پر نصرت شاہ کے حضور میں قرآن اُٹھا کر کہ مجھ حضور سے اخلاص دلی ہے اور تیسرے روز اقبال خاں نے چاہا کہ نصرت شاہ کو بد اقبال کے دن دکھا کر قید کرے نصرت شاہ چار ناچا حصار سے نکل کر تار خاں وزیر کے پاس پانی پت میں پلا آیا اقبال خاں کے قبضہ میں آگیا مقرب خاں اسکا ہم چشم بادشاہ کے پاس پانی پت آیا اور بادشاہی کا حیلہ کر کے خود سلطنت کرنے کا ارادہ کیا اقبال خاں نے تار خاں پر چڑھ کر اُسکو شکست دی وہ اپنے باپ عظیم ہایوں ظفر خاں کے پاس چلا گیا اُسکا بھی جاہ و شہم اسباب ریاست اقبال خاں کے ہاتھ لگاواں سے دہلی بھی آکر تسلط کر لیا جب ہندوستان میں اسکی بدظنیتی سے امور سلطنت میں ہرج قرار واقعی ہوا مرزا میر محمد بنیرہ صاحبقران امیر تمبور گورگان خراسان سے سند کے پار ہو کے آدیج اور ملتان کے حصار کو اپنے تصرف میں لایا اور چندے ملتان میں متوقف رہا تا آنکہ امیر تمبور نے بھی کابل سے ہندوستان کو ہنفت کی مشہد میں ٹہرے دوڑ کر کے ملتان میں آیا اور مرزا میر محمد کے

قیدیوں کو قتل کر ڈالا۔ جب یہ خبر دہلی پہنچی اقبال خاں خوفناک ہو کر سامان اور سپاہ کے جمع کرنے
 میں مصروف ہوا اور ہر صاحبقران نے ملتان سے نہشت کی ریگستان کی راہ تھمہ پہنچا قلعہ اور فتح
 کیا وہاں کے حاکم کو مع اس کے ہمراہیوں کے اسیر کر کے سزا کو پہنچا یا بعد ازاں ٹھٹھہ سے قصبہ مانہ
 میں پہنچا اسی وقت سپاہ کا جائزہ لیا۔ نوکروں کے ٹہرنے کی جگہ ٹھٹھہ کو چھ کوس تھی اور تجربہ سے یہ
 ظاہر ہوا ہے کہ ایک کوس میں بارہ ہزار سوار ٹھہر سکتے ہیں اس حساب سے نوکروں کی تعداد ۲۰۰
 ہزار ہوئے اسی خیال سے افروزی لشکر کا خیال کر لینا چاہئے القصبہ دہلی کو روانہ ہوا اور اس سے
 جوڑا اسکی راہ عدم دیکھائی یا قید میں اُبھرایا دہلی پہنچتے پہنچتے پچاس آدمی گرفتار ہو جوت
 اقبال خاں شہر سے نکل کر مقابلہ کو آمادہ ہوا جو لوگ قید میں تھے موجدوں پر تلوے دینے لگے
 چہرہ پر بشارت سی چھا گئی لوگوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اقبال خاں کے قیدیابی سنکر محسوس
 نہایت بشارت نظر آتی ہیں عین لڑائی میں حفاظت پچاس ہزار کے کیونکر ہو سکتے تھے یہ خبر سنکر بادشاہ
 لال ہو گیا قتل کا حکم دیا کہ ایک دم میں ہر ایک نفس نے شربت مرگ نوش کیا کوئی زندہ نہ رہا
 القصبہ اقبال خاں نے زمگاہ کی طرف حرکت مذبوحی کی مگر ایک ہی حملہ میں جی مار گیا پیر نہ جے
 شہر میں بہاگ گیا دروازہ بند کر لئے بہادران شہادت کیش نے چھپا کرنے سے رخ نہ پیرا اکثر
 خلق اللہ کی بین پا مال ہو گئیں بہت اسباب اُس ہذا اقبال کا انکے ہاتھ لگا اقبال خاں نے
 اقبال کی کج ادائی و بیکہ رات کے وقت عیال اور اطفال کو چھوڑ کر اپنا مونہہ کالا کیا صبح
 ہوتے ہی بادشاہ داخل شہر ہوا شہر والوں کو امان دی اور کس قیاد فوج کو واسطے لینے نہ
 کے اُس شہر کے روسائے پر مقرر کیا تحصیلداروں کی سخت تقاضائی با شندہ لوگ انکار
 کرنے لگے بلکہ ہندوستانیوں نے چند مغلوں کو رگبری عدم کیا اس خبر سے بادشاہ نے نہایت
 برہم ہو کر حکم قتل عام صادر فرمایا اس حکم کی ہوتے ہی تلواروں نے خوب خون چاٹا تمام
 دہلی کی آبادی خراب ہو گئی اور تیمور قتل عام کرتا ہوا اور جموں وغیرہ کو فتح کرتا ہوا اپنی
 دار السلطنت سمرقند چلا گیا +

آنا امیر تیمور کا ہندوستان میں ورجاری بنو سلسلہ انکی نسل کا

باب یازدہم

نقشہ گیارھواں فرمانروایان چٹلیر خاں جس سلسلہ سے امیر تیمور بادشاہ ہوا

نمبر شمار	نام فرمانروا	نام پدر	جلوس	تسلط	وفات سال	کیفیت
۱	چنگیز خاں	بسو کی خاں بامیو خاں	۵۹۹	۲۵ سال	۶۲۴	یہ بادشاہ از بلن سماء افخریک طالع میران میں پیدا ہوا تھا آخر اپنی سلطنت میں ایک عالم کو نصیحت و نالود کو دیا میران قتل تیر کی ارٹا یوں کئے لاکھ ۴ ہزار تھی پھر برات میں لاکھ آدھی قتل ہو کر پیشواؤں کو حاکم نابین ۴ لاکھ آدمیوں سے پیش آیا اور دو ناسرو و کیا اسکو بھی شکست دی بعد نو نیری اور قتل عام کئے یہ شعر پڑھے ہے چو مدت نماندہ جیات لراہ نہاں داشت یاد عمارت سمارا ہوا شہر شو تو آید بدوں + خوار رہا ہم بزم مہنوں + نگہیں بند کر میں - بگفت اس دیدہ ہم بہ نہاد + آخر دو سال کی عمر میں مر گیا پسر کلان بھی خاں تھا اور پانچ سو عورت اس کے تھیں اور دو ہزار لڑکا تو نیاں تھا اور اس کا تخت نشین کئے دہشت و وحشت کی اور کل یا جی باجی سے تھا +
۲	اوگٹائی قان	چنگیز خاں	۶۲۶	۳ سال	۶۳۹	یہ بادشاہ سخی تھا اور غار خاں کو بہر جب حکم اپنی باپ کے مار ڈالا تھا
۳	ہلاکو خاں بلور منکو قان	تولجاں	۶۵۰	۸ سال	۶۶۳	ہلاکو خاں نے ملک ایران وغیرہ کو پانچ بیٹوں پر منقسم کر کے کر گیا نصیر الدین طوسی مصنف کتاب خلاق ناصری کے وقت میں تھا +
۴	ایاقان	ہلاکو خاں	۶۶۳	۷ سال	۶۷۰	تخت گاہ اسکا تبریز تھا ستمہ میں بعد حکمرانی کے مر گیا
۵	نکودار	ہلاکو خاں	۰	۲ سال	۰	یہ بادشاہ دغا اور فریب سے مقتول ہوا
۶	ارغو خاں	ایاقان	۶۸۳	۷ سال	۶۹۰	بعد حکمرانی کے ستمہ ہجری میں مر گیا
۷	تولتا قان	تولجاں	۰	۵ سال	۶۹۳	بعد حکمرانی کے ستمہ ہجری میں مر گیا
۸	کنجا نو خاں	تولجاں	۶۵۰	۴ سال	۶۹۴	یہ بادشاہ امراسے باہر خاں کے ہاتھ سے قتل ہوا
۹	باید خاں طراغانی	ہلاکو خاں	۶۹۱	۰	۰	بعد حکمرانی راہی ملک عدم ہوا
۱۰	غاز خاں	ارغو خاں	۶۹۳	۸ سال	۰	یہ شخص سلطان کو تخت نشین ہوا اور نام سلطان محمد تھا
۱۱	الجانو خاں	ارغو خاں	۷۰۳	۱۲ سال	۷۱۶	اس بادشاہ کا لقب سلطان خدا بندہ تھا عادل اور دادگر تھا آخر ستمہ ہجری راہی ملک عدم ہوا +
۱۲	ابوسعید بہادر	سلطان محمد	۷۳۶	۸ سال	۷۶۷	یہ بادشاہ عین جوانی میں مر گیا اس کے عہد میں بہت کشت و خون ہوا تھا بعد اس کے ۲۰ میر حکمرانی کر کے راہی ملک بقا ہوئے تفصیل لکھی وجہ اید ہمکہ یہاں متروک ہوئی اب انکس تہور حال ہے
۱۳	امیر تیمور صاحبقران	امیر طراغان ابن امیر قراچار	۰	۰	۰	

ردیف	نام خانوادگی	نام پدر	تاریخ تولد	تاریخ وفات	محل تولد	محل وفات	سکونت	مدت عمر	تاریخ وفات	محل دفن	تاریخ دفن
۱	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۲	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۳	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۴	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۵	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۶	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۷	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۸	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۹	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲
۱۰	محمدی	محمد	۱۳۰۲	۱۳۰۲	تهران	تهران	تهران	۶۰ سال	۱۳۰۲	تهران	۱۳۰۲

سنه	سلطنت	سکه	مدت عمر	سال قضا	تاریخ وفات	تلفیق	مدفن
۶۰	۹۳۲ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۲ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۲ هـ	۹۳۲ هـ
۶۱	۹۳۳ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۳ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۳ هـ	۹۳۳ هـ
۶۲	۹۳۴ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۴ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۴ هـ	۹۳۴ هـ
۶۳	۹۳۵ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۵ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۵ هـ	۹۳۵ هـ
۶۴	۹۳۶ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۶ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۶ هـ	۹۳۶ هـ
۶۵	۹۳۷ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۷ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۷ هـ	۹۳۷ هـ
۶۶	۹۳۸ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۸ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۸ هـ	۹۳۸ هـ
۶۷	۹۳۹ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۳۹ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۳۹ هـ	۹۳۹ هـ
۶۸	۹۴۰ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۰ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۰ هـ	۹۴۰ هـ
۶۹	۹۴۱ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۱ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۱ هـ	۹۴۱ هـ
۷۰	۹۴۲ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۲ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۲ هـ	۹۴۲ هـ
۷۱	۹۴۳ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۳ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۳ هـ	۹۴۳ هـ
۷۲	۹۴۴ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۴ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۴ هـ	۹۴۴ هـ
۷۳	۹۴۵ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۵ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۵ هـ	۹۴۵ هـ
۷۴	۹۴۶ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۶ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۶ هـ	۹۴۶ هـ
۷۵	۹۴۷ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۷ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۷ هـ	۹۴۷ هـ
۷۶	۹۴۸ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۸ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۸ هـ	۹۴۸ هـ
۷۷	۹۴۹ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۴۹ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۴۹ هـ	۹۴۹ هـ
۷۸	۹۵۰ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۰ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۰ هـ	۹۵۰ هـ
۷۹	۹۵۱ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۱ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۱ هـ	۹۵۱ هـ
۸۰	۹۵۲ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۲ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۲ هـ	۹۵۲ هـ
۸۱	۹۵۳ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۳ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۳ هـ	۹۵۳ هـ
۸۲	۹۵۴ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۴ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۴ هـ	۹۵۴ هـ
۸۳	۹۵۵ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۵ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۵ هـ	۹۵۵ هـ
۸۴	۹۵۶ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۶ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۶ هـ	۹۵۶ هـ
۸۵	۹۵۷ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۷ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۷ هـ	۹۵۷ هـ
۸۶	۹۵۸ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۸ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۸ هـ	۹۵۸ هـ
۸۷	۹۵۹ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۵۹ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۵۹ هـ	۹۵۹ هـ
۸۸	۹۶۰ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۰ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۰ هـ	۹۶۰ هـ
۸۹	۹۶۱ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۱ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۱ هـ	۹۶۱ هـ
۹۰	۹۶۲ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۲ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۲ هـ	۹۶۲ هـ
۹۱	۹۶۳ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۳ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۳ هـ	۹۶۳ هـ
۹۲	۹۶۴ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۴ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۴ هـ	۹۶۴ هـ
۹۳	۹۶۵ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۵ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۵ هـ	۹۶۵ هـ
۹۴	۹۶۶ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۶ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۶ هـ	۹۶۶ هـ
۹۵	۹۶۷ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۷ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۷ هـ	۹۶۷ هـ
۹۶	۹۶۸ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۸ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۸ هـ	۹۶۸ هـ
۹۷	۹۶۹ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۶۹ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۶۹ هـ	۹۶۹ هـ
۹۸	۹۷۰ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۷۰ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۷۰ هـ	۹۷۰ هـ
۹۹	۹۷۱ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۷۱ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۷۱ هـ	۹۷۱ هـ
۱۰۰	۹۷۲ هـ	یک طرف نیم	۵۱ سال ۲۰ یوم	۹۷۲ هـ	۱۰۰۰ هـ	۹۷۲ هـ	۹۷۲ هـ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بشر	نام بادشاہ	نام فرزندان بادشاہ	نام فرزندان بادشاہ
۱	امیر تیمور صاحب جلال	سلطان قراخان سلطان بایکم مرزا شاہینج مرزا فیض بیگ محمد علی سلطان بالقو شاہجہاں سلطان سوری شمس سنگر علی مرزا حلی جلال الدین میراں شاہ	سلطان خسرو سلطان پرویز سلطان محمود سلطان حسن سلطان حسین شہر یار جہاندار شاہ جہاں بادشاہ محمد داراشکوہ محمد مراد محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
۲	محمد جلال الدین میراں بن محمود	سلطان عمر شیخ سلطان جہاں شاہ غیاث الدین جہانگیر	محمد عظیم الشان محمد اکبر محمد کاظم سلطان محمد معظم رفیع القدر
۳	سلطان محمد زین میراں شاہ	محمد قاسم شیخو عمفی محمد انیس عمر ابا بکر	خیر الدین جہاندار شاہ عظیم الشان - رفیع الشان اس بادشاہ کی تین پوتے بادشاہ ہوی ہیں - رفیع الدرجات محمد ابوالبرکات بن بہادر شاہ - شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ - محبت اختر شاہ جہاں - روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ مجاہد الدین محمد ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ یروالا و پیدار شاہ بن احمد شاہ کی پے جو در میان شہر ہجری کی رک شاہجہاں با میں غلام قادر کی حمایت سے دو ماہ چند روز سلطنت کر کے اسی سال رک موصوف غنیمین تیج بیدار بنج سے شہادت پائی اور استراحت جاوید نے پائی نام اور اولاد
۴	سلطان بو جہاں	مرزا منوچہر	محمد شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ
۵	محمد شیخ مرزا بن ابوسعید مرزا	سلطان احمد سلطان محمد سلطان محمود سلطان خلیل سلطان انج مرزا مراد شاہ بنج بابکر	
۶	محمد علی الدین بارہ بادشاہ بادشاہ	محمد عسکری محمد ہندال محمد ہمایوں مرزا اناصر جہانگیر مرزا محمد کامراں فرخ قال گلچہر بیگم کلدن بیگم گلبرگ بیگم	
۷	محمد علی بن محمد ہمایوں بادشاہ	محمد حکیم سلطان داتال محمد اکبر شاہ نجیب الدین بیگم	
۸	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	محمد ابراہیم نور الدین جہانگیر بادشاہ	نادر شاہ - ذوالا و شاہ مراد شاہ محمد سعید شاہ محمود شاہ بیدار شاہ محمد طابع اختر محمد علی حامد شاہ - خیر الدین شاہ - جمیعہ شاہ

امیر تیمور صاحبقران

(۱)



جلال الدین میران شاه

(۲)



(۳)

سلطان محمد میرزا



سلطان ابوسعید میرزا

(۴)



سلطان عمر شیخ میرزا

(۵)



بابر شاه بادشاه

(۶)



ہمایوں بادشاه

(۷)



طہاسپ شاه

(۸)



(۱۰)

سلیم شاه بادشاه



(۹)

شیرشاه بادشاه



(۱۲)

جهانگیر بادشاه



(۱۱)

جلال الدین
محمد اکبر بادشاه



(۱۴)

اوزنگ زیب عالمگیر بادشاه



(۱۳)

شاه جهان بادشاه



(۱۶)

جانبازار شاه

محمد معزالدين



(۱۵)

شاه عالم بادشا

محمد مظفر لقب



فتح سیر بادشاه

(۱۸)



رفیع الدرجات

(۱۹)



شمس الدین رفیع الدوله

(۲۰)



محمد شاه بادشاه



نادر شاه پادشاه

(۲۱)



احمد شاه پادشاه

(۲۲)



عالمگیر پادشاه
ثانی (۲۳)



احمد شاه درانی

(۲۴)



بیمور شاه بن

احمد شاه درانی

(۲۵)

(۲۶)

بادشاه



شاه عالم بادشاه

(۲۷)

(۲۸)

بیدار شاه بن احمد شاه بدشت



بهاور شاه بادشاه

(۳۰)



اکبر شاه بادشاه

(۲۹)



شاهزاده عالم فرزند ارجمند شهنشاه ملکه معظمه
دام ملکه و
پرنس آف
ویلز و یورک



قبیله مبارک جنابه
دام ملکه و
ملکه معظمه
سلطنت



بادشاہ فرانس پیدائش



شہید ہو گئے مگر شہنشاہ فرانس کی عمر میں اچھوت کی یاد میں لکھا ہے

شہید و اب

منه حضرت حاجی عبدالسلام شریف اعظم مورا که هفتاد و پنج ساله بود و در حین انوار



شیخ محمد زید بن محمد بن عبد الله بن علی



مشہد ناصر الدین شاہ درمہمان شہنشاہ کی دارالسلطنت ہزاران میں وسادہ آراہوی



شہنشاہ ایران محمدحسین قاجار

نصرت قیصر روم سلطان عبدالعزیز بن شہنشاہ امپریس کی عمر میں



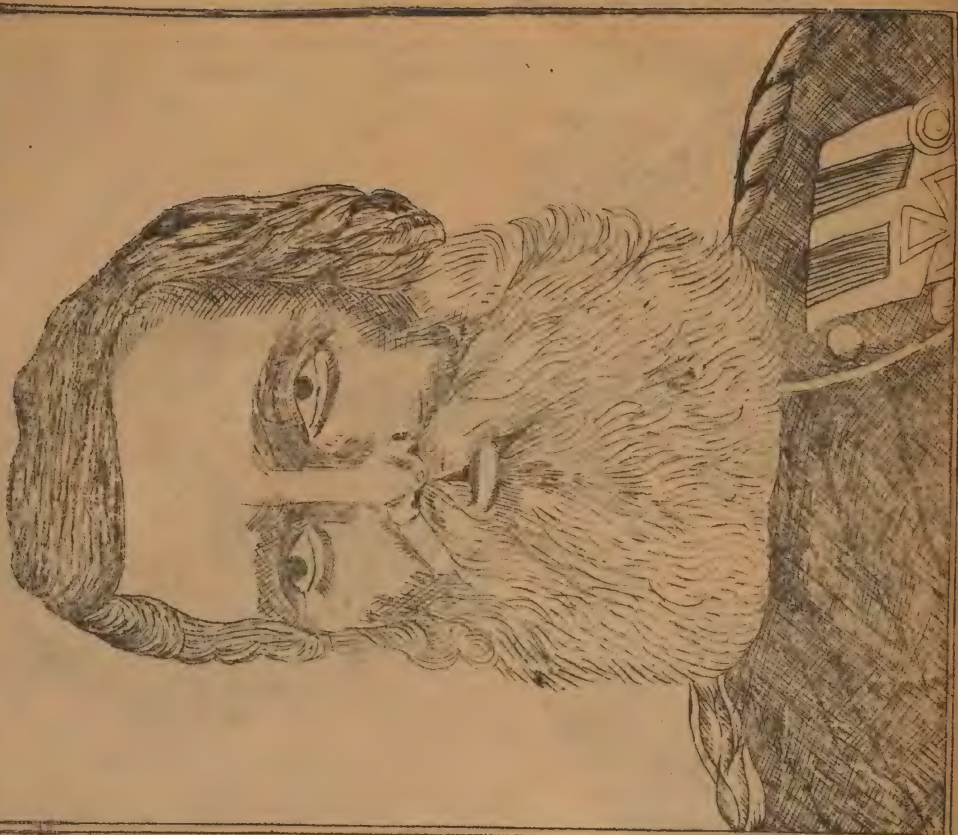
درمیان شہنشاہ کی وسادہ آراہوی نقل ہو چیب تصویر شہنشاہ روم و دیگرہ سلطان عبدالعزیز خاں -

شهبه پهل وفت باور شاه جهانزاد روم بموجب تصویر عکس

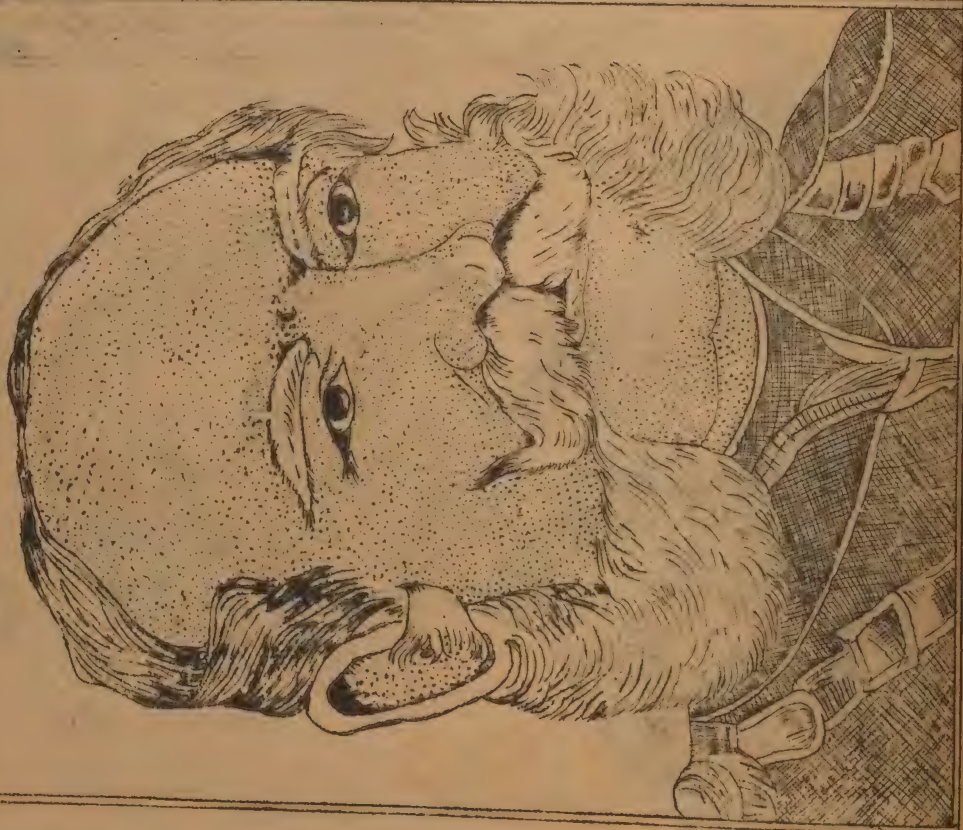


شهبه حسن رضا باور شاه افواج پهل سلطان روم بموجب عکس



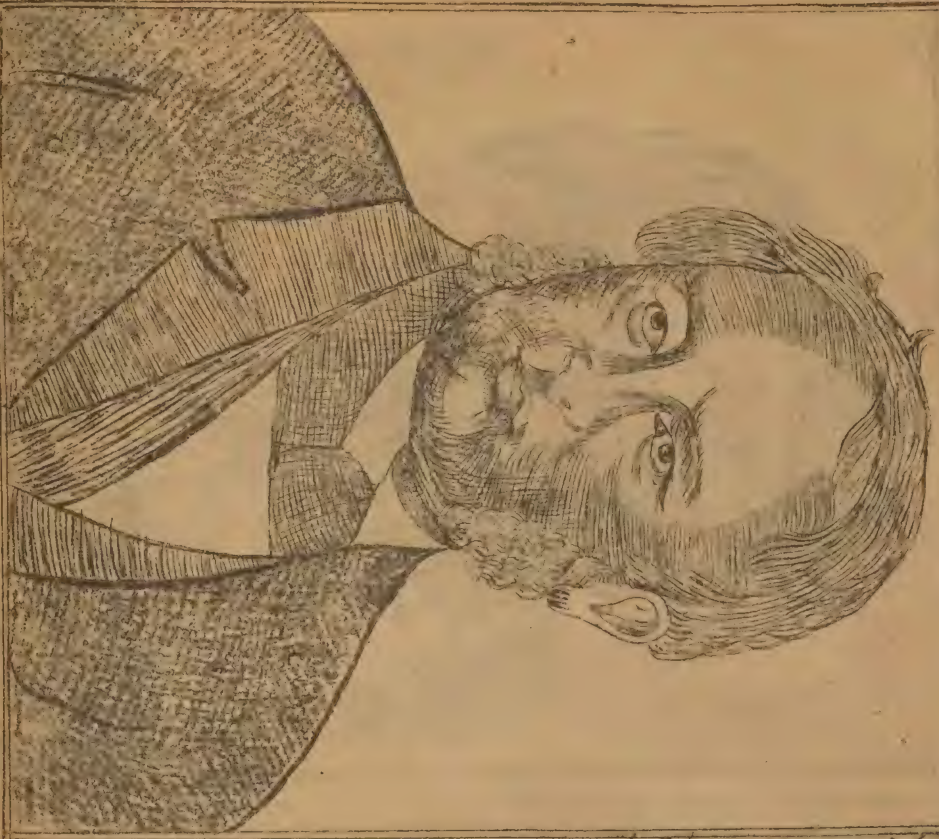


شیخ ولیم نور احمد در سلطنت برطانیہ



شیخ ولیم اولیٰ بادشاہ برطانیہ کی عمر میں درمیان لاکھ آباد ہوئے

وزیر اعظم طبرین کے دربار میں اس کے جونی و بیٹے کا اچھی طرح اتفاق کیا



سے اس کے شیر علی بیگ نے ناحق اس کو قتل کیا اور آپ بھی پہاڑی پر چڑھا ۔

سید محمد حسن صاحب کو زخمی کر کے ہلاک کیا اور اس کے بیٹے کو اس کی شادی ہوئی اور دربار





ذویراظم ہندوستان

ساحہ متعقد ہوئے



سینہ بہارک الہیٹ اڈورڈ پرنس آف ویلز

فرزند ارجمند جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا

سینہ بہارک شاہزادہ ولیم ہندوستان - ورنہ پرنس آف ویلز - شاہ ذوالکرم کی بیٹی شاہزادی افریقہ کی بیٹی

[illegible]

مرحوم بادشاہ مہین اور کوٹ سر اول لقب ہوا۔ اور ۲۸ جمادی الثانی ۱۸۳۲ء کو عہد و سرٹ قیصر میں تاج پہنا اور ۱۲ فروری سنہ ۱۸۴۰ء کو برک گوتھما کے ساتھ شاہی جہولی۔ خدائے فضل سے چار تازہ زیور اور

حالات عمارات جدید و کہنہ جوہندوستان میں شہر میں

نمبر	نام عمارت	نام موجد	کیفیت - مختصر حالات عمارات جدید و کہنہ
۱	شیر منڈل	شیر شاہ	پرانے قلعہ میں شیر شاہ نے مسجد بھری میں اپنی مسجد کے پاس ایک عمارت سے مندر بنائی اور اسکا نام شیر منڈل رکھا اور یہاں کے اسکو اپنا کتب خانہ بنایا اور اسی کی جہت سے گر گر یہاں بادشاہ نے انتقال فرمایا تھا۔
۲	روضہ سکندرہ	جہانگیر بادشاہ	اسیں اکبر بادشاہ کی قبر کے ساتھ اہر میں جہانگیر بادشاہ نے لاکھ روپیہ صرف کر کے اسکو تیار کرایا۔
۳	ست پلہ	محمد عادل تغلق شاہ	محمد عادل تغلق شاہ نے یہ پل مسجد میں بنوایا تھا اسیں سات در ہیں
۴	جیلخانہ	فرید خاں	اصل میں یہ فرید خاں کی سرے ہے جسکو کالہ میں جہانگیر کے عہد میں فرید خاں نے بنایا تھا اب اس سر کا جیلخانہ ہے
۵	شاہ مرداں	نواب قدسیہ بیگم	مسجد میں جو محمد شاہ کا زمانہ تھا نواب قدسیہ بیگم اور محمد شاہ بادشاہ نے منصوبہ کے مقبرہ کے قریب یہ درگاہ بنائی۔ یہاں حضرت علی کریم اسد وجہ کے قدم مبارک کا نقش ایک سنگ مرمر کے عوض میں دسویں محرم کو یہاں تعزیر دفن ہوئے ہیں
۶	قلعہ تغلق آباد	ملک تغلق	یہ قلعہ شیخ الدین تغلق شاہ کے بیٹے ملک تغلق نے جو شیخ الدین بھون کے خاندان میں سے تھا مسجد بنایا کہتے ہیں اس قلعہ کے ۵۶ کوٹ اور ۵۲ دروازہ ہیں۔
۷	درگاہ حضرت شیخ چراغ دہلی	سلطان فیروز شاہ	یہ درگاہ شاہ جہاں آباد سے ۶ کوس کے فاصلہ واقع ہیں۔ روشن چراغ دہلی حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ اعظم تھے اسکا گنبد ۱۰۰۰ چیتے جی سلطان فیروز نے مسجد میں بنوایا تھا۔
۸	چہرہ قطب شاہ	غازی الدین	یہ حوض قطب صاحب میں مریوں کے پاس نہایت لطیف و نفیس بنا ہوا ہے اسکو نواب غازی الدین نے تعمیر کرایا تھا حوض شمس کے اس میں پانی آتا ہے۔
۹	سرنگش	نواب بنگش	اسکو نواب بنگش نے فتح پوری مسجد کی پشت کی طرف بنایا تھا
۱۰	مسجد پنجابی کڑا	نواب درنگ آباد بیگم	یہ مسجد دہلی میں پنجابی کڑا کے محلہ میں نواب درنگ آبادی بیگم نے جو جوار گڑھا عالمگیر کی بنائی ہوئی ہے +
۱۱	باغ ناظر	نور افروز	مسجد میں ناظر زور افروز نے قطب صاحب میں یہ باغ بنایا تھا

۱۲	مقبورہ خاناناں	عبدالرحیم	عبدالرحیم خاناناں بن پیرم خاں جو اکبر اور جہانگیر کے عہد میں لڑے باقی امیروں میں سے تھے ان کا یہ مقبرہ ۱۰۰۰ء میں بنایا تھا یہ مقبرہ ہمایوں کے مقبرہ اور بارہ پلہ کے درمیان واقع ہے +
۱۳	پل جہانگیری	جہانگیر بادشاہ	۱۵۵۷ء میں جہانگیر بادشاہ کے سلیم گڑھ اور لال قلعہ کے درمیان میں یہ پل بنایا تھا +
۱۴	حویلی مظفر خاں	مظفر خاں	یہ ایک بہت بڑا دروازہ متصل ترکمان دروازہ کے واقع ہے اس کو مظفر خاں وزیر نے تعمیر کرایا تھا +
۱۵	باولی فیروز شاہ	فیروز شاہ تغلق	کوٹہ فیروز شاہ میں ۱۰۰۰ء میں جب کہ دہلی شہر ۶۰۰ ہوی تو یہ باولی کوٹہ سے برآمد ہوئی شاید فیروز شاہ کی بنائی ہوئی ہے -
۱۶	کوٹھی ہندوراؤ	ہندوراؤ	یہ کوٹھی دہلی سے تھوڑے فاصلہ پر فتح گڑھ کے قریب ہندوراؤ کی بنائی ہوئی ہو
۱۷	گیند گھر	صاحبان انگریز	کشمیری دروازہ کے باہر اوٹے کے نیچے یہ گیند گھر صاحبان انگریز بہادر کا بنایا ہوا
۱۸	نیل چتری سلیم گڑھ	ہمایوں بادشاہ	۱۵۵۷ء میں ہمایوں نے دریا کی سیر کے واسطے یہ نیل بنایا تھا
۱۹	بیت المقدس	حضرت ابراہیم علیہ السلام	یہ وہی مقام ہے جس کو تمام روئے زمین کے جن اس قبلہ سمجھتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو بنایا ہے +
۲۰	قلعہ شہداد درگاہ شہداد	شہداد	مکہ شریف کے صفا دروازہ کے باہر ایک پہاڑ پر شہداد کا بنایا ہوا یہ قلعہ ہے
۲۱	مسجد جدہ	سلطان روم	یہ مسجد سلطان روم کی طرف سے بنائی گئی ہے اور اس میں حاجی لوگ نماز پڑھتے ہیں
۲۲	دروازہ بیت المقدس	فرعون	قدیم بیت المقدس کے دروازہ پر جو بنارس ہے وہ فرعون کا بنایا ہوا ہے -
۲۳	کنج شہیداں	.	یہ قبرستان مکہ شریف میں ہے
۲۴	مندر کا لکا	.	دہلی سے چند میل کے فاصلہ پر یہ مندر ہے ۱۰۰۰ء میں بنایا ہے
۲۵	لال دروازہ	مغل بیگ	دہلی میں لال کنویں کے قریب مغل بیگ وزیر بہادر شاہ بادشاہ کی حویلی کا یہ دروازہ ہے +
۲۶	باولی نظام الدین	بستی خواجہ سرا	نظام الدین کی درگاہ کے پاس بستی خواجہ سرا کی بنائی ہوئی یہ باولی ہے
۲۷	کر بلائی معلی	.	یہ وہی مقام ہے جہاں حضرت امام حسین علیہ السلام مد اپنے چہرہ بیوں کے شہید ہوئے تھے +
۲۸	مسجد بستی باڑی	بستی خواجہ سرا	نظام الدین کی درگاہ کے پاس یہ مسجد ۱۰۰۰ء میں بستی خواجہ سرا نے اس کو تعمیر کرایا تھا

۲۹	کوٹھی نواب یوسف علی خاں	یہ کوٹھی نواب یوسف علی بہادر والی ریاست رامپور نے تعمیر کرائی تھی
۳۰	کوٹھی شہر و سہرہ شہر و صاحب	سہرہ منہ میں یہ کوٹھی شہر و صاحب کی بنائی ہوئی ہے اور بہت مشہور معروف ہے
۳۱	مٹکڑہ صاحبان انگریز	مٹکڑہ کی لڑائی کے بعد شہر دہلی کے باہر چاہی پر سکرا انگریز نے یہ مورچہ بنایا ہے
۳۲	کھڑکی پرانا طوطہ جہاؤں بادشاہ	یہ کھڑکی پرانے قلعہ میں ہے جہاں جہاؤں بادشاہ نے اپنے عہد میں بنایا تھا۔
۳۳	نوریندر نزل نواب علی خاں	یہ قلعہ نواب محمد کب علی خاں صاحب بہادر جی سی۔ ایس آئی والی رامپور نے تعمیر کرایا تھا۔
-	بچی بھون	یہ محل بھی نواب صاحب مدوح کا بنایا ہوا ہے اور رامپور کی زیارت گاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔
۳۴	حوض نانی دلی	دہلی انگریزی دروازہ کے قریب یہ حوض ہے اور بہت مشہور ہے
۳۵	مسجد حمید خاں حمید خاں سیال	قالب صاحب میں حمید خاں سپہ سالار کی بنائی ہوئی یہ مسجد ہے
۳۶	گرم خانہ نام شاہ جہاں سکیم	قلعہ دہلی میں شاہ جہاں کا بتا ہوا یہ سرد حمام نہایت نفیس ہے
۳۷	مقبورہ اعتماد اللہ اعتماد اللہ	یہ مقبرہ اعتماد اللہ و لکھا اکبر آباد میں بہت مشہور و معروف ہے
۳۸	نوریندر گھر نوریندر گھر	یہ عمارت اگرہ میں ہے اور توپ خانہ کے نام سے مشہور ہے
۳۹	مقبورہ سلطان فیروز شاہ	یہ مقبرہ خواجہ صاحب میں ہے اور سلطان فیروز شاہ کے مقبرہ کے نام سے مشہور ہے۔
۴۰	سوئی ڈوگری	بھرتپور میں یہ عمارت بہت مشہور و معروف ہے
۴۱	مسجد غازی سلطان غازی	سلطان غازی میں یہ مسجد ہے اور عمدہ بنی ہوئی ہے۔
۴۲	نوریندر گھر نوریندر گھر	یہ عمارت نظام الدین میں ہے اور بہت مشہور و معروف ہے
۴۳	مسجد فیروز شاہ مغیر الدین شاہ	مغیر الدین شاہ نے قلعہ میں قطب صاحب کی درگاہ کے پاس اس مسجد کو بنانا شروع کیا تھا مگر زندگی میں وفات کی اور سہو ناتمام ہی تھی کہ بادشاہ نے وفات پائی
۴۴	دینی لاٹھ سلطان علاؤ الدین	سلطان علاؤ الدین نے اس لاٹھ کو بنانا شروع کیا مگر سہو پوری نہ ہونے پائی تھی کہ یہ بھی راہی ملک بقا ہوئے۔ اور یہ عرف اتنی ہی بکھر رہ گئی۔
۴۵	درگاہ مولانا جمال مولانا جمال	یہ درگاہ راجوں کی یاغی کے پاس مولانا جمال و کمالی بڑے شاعر تھے جنکی یہ درگاہ ہے۔ ۱۵۵۷ء میں جہاؤں بادشاہ کے عہد میں لکھی وفات ہوئی۔

۴۷	شمن برج	اور خسرو ہند آپکی وفات کی تاریخ ہے قطب صاحب میں یہ درگاہ بہت مشہور ہے۔
۴۸	بھول جلیاں	ہے اسکا کلس سہری ہے اور بسبب شمن ہونے کے اسکا نام شمن ہے + اصل میں یہ مقبرہ اوہم خاں کا ہے اور اوہم خاں اکبر بادشاہ کے کوا تھے جب شمن لدین محمد خاں اسکا کوا تھوں نے مار ڈالا تو بادشاہ نے غصہ میں اگر خاں کو مار کر قلعہ پر سے گر کر مار ڈالا لڑکھ میں اکبر بادشاہ نے قطب صاحب کی لاش کے قریب ان دونوں کو دفن کر کے ایک برج بنادیا +
۴۹	نظر محل	بہادر شاہ ۱۷۳۷ء میں جہاں باغ کے حوض کے بیچ میں ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ نے یہ عمارت بنائی تھی یہ مکان قلعہ دہلی میں تھا۔
۵۰	عقب مہدی	شاہجہان شاہ دیوان خاص کے پاس لال قلعہ میں یہ حمام ہی جو روئے زمین پر اپنا نشان ہی رکھا۔
۵۱	دہلی دروازہ	یہ شاہجہان آباد کا ایک دروازہ ہے اس کے باہر کوٹہ فیروز شاہ و قلعہ کہنہ و عرب سرائے وغیرہ وغیرہ لبتیاں ہیں۔
۵۲	لاہوری دروازہ	یہ بھی شاہجہان آباد کا ایک دروازہ ہے اس کے باہر صدر بازار اور سیوڑہ وغیرہ کی آبادی ہے۔
۵۳	ترکمان دروازہ	شاہجہان آباد میں یہ بھی دروازہ ہے اس کے اندر شاہ ترکمان کا قرار ہے۔
۵۴	گھر کی فراستخانہ	دہلی کی یہ گھر کی ہے اس کے راستہ سے قدم شریف کو جاتے ہیں۔
۵۵	اجمیر دروازہ	اس کے باہر مدرسہ غازی الدین خاں ہے بہت دنوں سے اسمیں سرکاری گارڈ رہتا تھا اب سرکار انگریزی نے اسکو مدرسہ کے نام وقف کر دیا۔
۵۶	کابلی دروازہ	اس کے باہر کھوٹو شاہ کا قرار ہے دناں لبت بہت دھوم دھام سے ہوتی ہے۔
۵۷	گمبوز دروازہ	اس کے باہر اٹھنود کے نہایت کھلے بہت عمدہ گھاٹ سینے ہوئے ہیں +
۵۸	چونٹہ کھب	اکبر بادشاہ بستی نظام الدین میں یہ عمارت بہت خوشنما سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اور اسمیں چونٹہ ستون بھی سنگ مرمر کے ہیں۔
۵۹	درگاہ علیشاہ	یہ درگاہ پانی پت میں ہے اور بہت مشہور ہے
۶۰	درگاہ غریب	یہ درگاہ دہلی سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور بہت مشہور ہے۔
۶۱	شاہجی	شاہجی دہلی کے ترکمان دروازہ اور اجمیری دروازہ کے درمیان میں واقع ہے اور

		بہت خوشنما لایا بنا ہوا ہے۔
۶۲	بحیم کی چٹنی	قطب صاحب میں ایک پہاڑ ہے جو تختہ لگانے سے بنا ہے اسکو بہیم کی چٹنی کہتے ہیں
۶۳	لشہری دروازہ	یہ دہلی کا ایک بہت مشہور دروازہ ہے اسی دروازہ سے صائبان الگیز آباد رہنے دہلی کو فتح کیا تھا +
۶۴	تختہ لکھنؤ	حقیقت یہ ہے کہ پہلے اس مقام پر جہاں اب قوت الاسلام ہے راستہ تھوڑا سا تختہ تھا اور بہت بڑا نامی گرامی تختہ تھا اگرچہ سلطان سولہویں نے جو سلطان شہاب الدین کے نام سے مشہور ہے تختہ میں راجا کو تختہ دیا اور اس تختہ کو فتح کیا اسوقت اس کے تمام بھائی اور بھائیوں کو اسلام کی بنا ڈالی اسوقت سے یہ ایسا ہی ٹوٹا پڑا ہے۔
۶۵	درگاہ برہمچری	یہ درگاہ جامع مسجد کے مشرقی دروازہ کی جانب واقع ہے۔ یہ بڑے نامی گرامی بزرگ تھے۔
۶۶	دھالی دھنچ	یہ عمارت اجیر شریف میں مشہور ہے پہلے یہ بیہال کا بت خانہ تھا۔
۶۷	جامعہ الشیخ	یہ جگہ بیت المقدس میں ہے اور آپ اسی جگہ پیدا ہوئے تھے۔
۶۸	محل فرعون	بیت المقدس میں یہ محل ہے اور بہت مشہور ہے
۶۹	جامع مسجد راسخ	یہ عمارت رامپور میں بہت ہی خوشنما بنی ہوئی ہے
۷۰	بیشک حسن آباد	یہ عمارت نواب واجد علی شاہ والی لکھنؤ کی بنائی ہوئی ہے اور بہت مشہور ہے
۷۱	آرام گاہ خسرو شاہ	الہ آباد میں یہ عمارت بہت پاکیزہ بنی ہوئی اسکو خسرو شاہ نے تعمیر کرایا تھا۔
۷۲	مقبرہ آصف الدولہ	یہ عمارت لکھنؤ میں ہے اور بہت خوشنما بنی ہوئی ہے
۷۳	مقبرہ شہزادہ ابوالفضل	اکبر بادشاہ کے وزیر کا یہ مقبرہ ہے اور سندھ میں بہت مشہور ہے۔
۷۴	محل لکھنؤ	شہر لندن میں یہ عمارت سب سے زیادہ مشہور ہے۔
۷۵	محل سلطان عبدالعزیز	سلطنت روم میں یہ عمارت بہت مشہور و معروف ہے۔
۷۶	فرارہ لانا شاہ عبدالعزیز	یہ فرارہ لانا شاہ عبدالعزیز صاحب محل دہلی میں ہے اور بہت مشہور ہے۔
۷۷	نبلی چتری	پرنس قلعہ کے قریب یہ عمارت ہے اور بہت مشہور و معروف ہے +
۷۸	مقبرہ محمد قلی خاں	یہ مقبرہ محمد قلی خاں کا ہے جو اکبر بادشاہ کے کوا تھے یہ عمارت جہانگیر اکبر بادشاہ وقت کی ہے۔ اب قطب صاحب میں کوٹھی مکان صاحب آباد مشہور و معروف ہے

۷۹	مینار کلکتہ	صاحب انگریز بہادر	یہ مینار لوہے کی ڈھلی ہوئی کسی انگریز کی قبر پر ہے۔ اور بہت مشہور و معروف ہے۔
۸۰	مندر کلان مینی	۰	مینی میں یہ مندر ہے اور بہت مشہور ہے۔
۸۱	مندر دی کلکتہ	۰	یہ مندر بہت ہی خوشنما بنا ہوا ہے اور کلکتہ کے عجائبات میں ہے۔
۸۲	کھنڈی قلعہ	۰	یہ کھنڈ لال قلعہ کے نیچے بہت خوشنما بنا ہوا ہے۔
۸۳	تیرپولی محل درخاں	۰	یہ تیرپولی محل درخاں باغ کے پاس ہے اور یادگار دہلی میں سے ہے۔
۸۴	مندر شکر کوئی	۰	نظام الدین کی درگاہ کے پاس شکر کوئی کے قریب یہ مندر ہے اور بہت مشہور ہے۔
۸۵	مقبرہ شاہ الہ آباد	خسرو شاہ	الہ آباد کے باغ میں خسرو شاہ بادشاہ کا یہ مقبرہ ہے اور بہت مشہور و معروف ہے۔
۸۶	مقبرہ علیہ و انخان	علیم و انخان	یہ مقبرہ قطب صاحب میں واقع ہے اور بہت مشہور و معروف ہے۔
۸۷	گھنڈی گھر مینی	۰	شہر مینی میں یہ عمارت بہت مشہور و معروف ہے۔
۸۸	مقبرہ آصف جاہ	آصف جاہ	یہ مقبرہ آصف جاہ کا خواجہ صاحب میں ہے اور بہت خوشنما بنا ہوا ہے۔
۸۹	اسپتال دہلی	صاحب انگریز بہادر	جامع مسجد کے بازار پایہ والوں کی طرف یہ عمارت واقع ہے اور شفا خانہ کے نام سے مشہور ہے۔
۹۰	گلاباڑی ریلوے	۰	پرانے قلعہ کے نیچے یہ عمارت گلاباڑی کے نام سے مشہور ہے۔
۹۱	مقبرہ خواجہ محمد	خواجہ محمد	یہ مقبرہ روشن چراغ دہلی صاحب کے بیٹے کا ہے اور چراغ دہلی میں واقع ہے۔
۹۲	خاص محل	۰	یہ عمارت پرانے قلعہ کے نیچے واقع ہے اور خاص محل کے نام سے مشہور ہے۔
۹۳	مسجد مراد خان	مراد خان	حیدر خان واقع دہلی میں یہ مسجد بہت خوشنما بنی ہوئی ہے۔
۹۴	مقبرہ اکبر خان	۰	قطب صاحب میں یہ عمارت ہے اور بہت مشہور ہے۔
۹۵	کوٹھی مارکین جہا	مارکین	لکھنؤ میں یہ کوٹھی بہت عجیب و غریب بنی ہوئی ہے اور بہت مشہور ہے۔
۹۶	فراریاں جمال	۰	یہ فراریاں پور میں ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔
۹۷	قلعہ بہادر گڑھ	۰	یہ قلعہ بہادر گڑھ کا نواح پٹیا میں بہت ہی مشہور ہے۔
۹۸	بیل باغ دیشالیہ	۰	یہ باغ پٹیا میں ہے اور بہت مشہور و معروف ہے۔
۹۹	مقبرہ تہو خان	۰	یہ عمارت تلوچ دہلی میں خواجہ صاحب کے قریب ہے اور بہت ہی مشہور و معروف ہے۔
۱۰۰	بارہ رخی خسرو شاہ	خسرو شاہ	یہ عمارت الہ آباد میں بہت مشہور ہے۔
۱۰۱	مقبرہ شاہ سلیمان	۰	پاک پٹن شریف میں یہ مقبرہ بہت ہی خوشنما بنا ہوا ہے۔
۱۰۲	کھنڈی شری	صاحب انگریز بہادر	قلعہ کے پاس صاحبان انگریز بہادر کا بنایا ہوا یہ بھی ایک کھنڈ ہے اور شری کے نام سے مشہور ہے۔
۱۰۳	سینواری	مختار حسین خاں	جامع مسجد کے نیچے چھان والوں کے قریب یہ مسجد پٹودی والوں کی مشہور ہے۔

۱۰۴	عرب سرا	حاجی بیگم	یہ سرا ہمایوں کے مقبرہ کے پاس ہے حاجی بیگم زوجہ ہمایوں نے بنائی ہے۔ تین سو عرب اس میں پیشتر آباد ہوئے تھے اس سبب اس کو عرب سرا کہتے ہیں تمام عمارت تو بدل گئی مگر دروازہ وہی ہے۔
۱۰۵	عمارۃ نئی گنج	شاہجہاں	اسکی تیاری میں ۵ لاکھ روپیہ صرف ہوئے
۱۰۶	عمارۃ منوگر	اکبر بادشاہ	یہ عمارت اسی ہزار روپیہ صرف ہو کر تیار ہوئی
۱۰۷	عمارۃ چیمبر آباد	•	۱۲ لاکھ روپیہ صرف ہو کر تیار ہوئی۔
۱۰۸	عادل آباد یا محمد آباد	•	یہ قلعہ سلطان آباد کی جنوب پنج ہے اور وقت تیاری کے اسمیں ہزار ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے تھے اب نہیں ہیں اس سبب اس کو ہزار ستون بھی کہتے ہیں اور قلعہ آباد کے دروازہ سے اس قلعہ کے دروازہ تک ایک پل بنایا تھا یہ عمارت بہت ٹوٹ گئی ہے کچھ نشان باقی ہے۔
۱۰۹	خراں مسجد	خراں شاہ خاتم	یہ مسجد متصل کشمیری دروازہ اندرون شاہجہاں آباد کے واقع ہے اس کو خراں شاہ خاتم زوجہ نواب شجاعت خاں نے بنایا ہے چھوٹی تو ہے لیکن خوش وضع بہت ہے
۱۱۱	قلعہ کانچر	کدرا زمین	ہند میں مشہور ہے۔
۱۱۲	قلعہ گوالیار	راجہ نیشن	ہند میں مشہور ہے
۱۱۳	قلعہ ابھار	راجہ نیشن	ہند میں مشہور ہے
۱۱۴	قلعہ آباد	اکبر بادشاہ	عہد اکبر بادشاہ میں نصف ۲۰ لاکھ روپیہ تیار ہوا۔
۱۱۵	قلعہ آگرہ	اکبر بادشاہ	یہ قلعہ آٹھ سال کے عرصہ میں با تمام قاسم خاں میر جگر نصف ۳۶ لاکھ روپیہ تیار ہوا اور خندق قلعہ کی بعد ۱۵ لاکھ روپیہ درست ہوئی وقت بابر بادشاہ جہانگیر اکبر بادشاہ
۱۱۶	قلعہ جلال آباد	•	میں اندرون جان لکھا دیکھا ہے۔
۱۱۷	عمارۃ ہرستون	•	ہند میں مشہور ہے۔
۱۱۸	قلعہ شاہجہاں آباد	شاہجہاں	۸ برس کے عرصہ میں پچاس لاکھ روپیہ صرف ہو کر تیار ہوا ہے
۱۱۹	قلعہ شہر کنگ	•	ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔
۱۲۰	قلعہ قندھار	•	بصرف ۸ لاکھ روپیہ تیار ہوا۔
۱۲۱	قلعہ جوپور	فیروز شاہ	پیشتر کالے قلعہ کے نام کرا ایک گانو تھا حکویر آباد کر کے فیروز شاہ نے قلعہ تعمیر کیا چنانچہ وہ مقام اب تک کرا کوٹ محلہ کے نام سے معروف ہے۔

۱۲۱	قلعہ دراس	ہندوستان میں مشہور ہے۔
۱۲۲	قلعہ کلکتہ	ہند میں مشہور ہے۔
۱۲۳	قلعہ راجپور قلعہ راجپور	یہ قلعہ باہل ٹوٹ گیا مگر کہیں ٹوٹی چھوٹی حصیل باقی ہے اس قلعہ کی خندق میں تمام جنگوں کا پانی گھر کر ڈالا تھا کہ بارہ مہینے پانی رہتا تھا اور خزانہ دروازہ کا بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔
۱۲۴	قصر سفید قطب الدین	یہ قلعہ وہ ہے جس میں ملک اختیار الدین اسلمین و وزیر معز الدین بہرام شاہ دربار کے وقت لڑنے ہوئے تھے اور سلطان ناصر الدین محمود دہلی شمس الدین التمش تخت پر بیٹھا اور سلطان ناصر الدین کی وقت میں ہلاک خواں کا ایلچی آیا اس کی ملازمت کے وقت اس کا دربار ہوا۔ کہ چشم خاک نہ دیکھا ہوگا +
۱۲۵	قلعہ مرغین یا جیات پور	بادشاہ نے کوٹک لال کے پاس ایک قلعہ بنایا اور مرزا عن نام رکھا اب خیاث پور مشہور ہے اور یہاں سلطان نظام الدین اولیا کے بہن کا مزار ہے۔
۱۲۶	قصر اربتون اعلام الدین خلجی	قلعہ عادی میں ایک محل بنایا اس کا نام بہار ستوں رکھا کہ وہ کہیں بہار ستوں ہو چپ بادشاہ نے منگوں کو شکست دی تو ان کو اٹھنے کے پاؤں میں روئندہ اگر اور رکھا کر لٹکا دئے۔
۱۲۷	قدم شریف مقبر فتح خاں	شاہزادہ فتح خاں بن فیروز شاہ کا یہ مقبرہ ہے بعد انتقال ان کو یہاں دفن کیا اور فیروز شاہ نے اس کے گرد مکانات مہر سوئے بنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ ہوا تھا کہ اس کے سبب پھر نقش قدم پر گئے تھے انہیں نقش قدم کے پتھر کا ایک پتھر فیروز شاہ کے عہد میں آیا اس نے وہ پتھر پلور ترک اپنے بیٹے کی قبر پر لٹکایا اسی سبب سے یہ قدم شریف ہے۔
۱۲۸	قدسیہ باغ نواب قدسیہ	احمد شاہ بادشاہ کے عہد میں نواب قدسیہ بیگم والدہ احمد شاہ نے اپنے تمام باغ بنایا یہ باغ کشمیری دروازہ کے باہر ہے اندر اس کے ایک بارہ دری اور ایک مسجد ہے +
۱۲۹	کوٹھی وکٹنار مٹھ صاحب	قطب صاحب میں یہ کوٹھی نہایت نفیس ہے اس کو صاحب والا مٹھ عالی مناسب مٹھ صاحب بہادر نے بنایا ہے +
۱۳۰	کوٹھی جہان نیا مٹھ صاحب	یہ کوٹھی کشمیری دروازہ کے باہر نہایت خوبصورت اور حقیقتاً اس شعر کی منہ بانی ہے رہے طریق تجارت کہ درختا شائش + بدیدہ ناز نہ گرد نگاہ از دیوار

۱۳۰۱	کالی	جانب جنوبی سے ۵ میل کے فاصلہ پر یہ مقام ہے پہلے اس مقام پر لداؤ کی بارہ دری تھی پھر ۱۳۳۲ ہجری میں راجہ کدرا تا تھا جسے چورچرا کر بادشاہ ثانی کے عہد میں نظارت کے پیشکار تھے اس لداؤ پر لٹا برج بنا دیا۔
۱۳۰۲	کوٹوالی کی مسجد سنہری کا کتبہ	فرز شاہ کے عہد میں یہ مسجد بنی تھی اور اسکے برج اور کالیاں سنہری تھی متصل کوٹوالی چوہدری اندرون شاہجہاں آباد واقع ہے اور اسکی پیشانی پر یہ کتبہ ہے۔ عہد بادشاہوسف کشور سلطان فرخ شاہ داور بہادر شاہ بیگم ان قطبہ آفاق۔
۱۳۰۳	کوسی تارہ جہانگیر	شہاں مسجد نہایت درجہاں طاق و حدائیت لیک زور و احساں بہ نام روشن لداؤ طغویاں جہانگیر بادشاہ نے بنگالہ سے آگرہ ہوتے پہلے دریا کے ایک تک سنگ بنوا کر وہ طرف درخت لگائے تھے اور یہ حکم دیا تھا کہ آگرہ سے لاہور تک ہر کوس کے سرے پر ایک مینار بنوا دیا جاوے اور تین کوس پر ایک کوٹوالی۔
۱۳۰۴	کھاری باولی خواجہ عبداللہ	اسلام شاہ کے وقت میں خواجہ عبداللہ نے ایک کوٹوالی اور ایک باولی بنائی تھی جب شاہجہاں نے شہر بسایا تو یہ باولی شہر میں آگئی اب ایک محلہ ہو گیا ہے نہایت آباد ہے۔
۱۳۰۵	کالی مسجد خان جہاں	شہر فروزا باد کے ایک محلہ میں خانجہاں نے یہ مسجد بنائی تھی جب شہر ویران ہوا اور شاہجہاں نے یہ شہر بسایا تو یہ مسجد شہر میں آگئی اسکو بہت کرسی دیکر بنایا ہے ۳۲ سیڑھیاں چڑھ کر مسجد میں جاتے ہیں اور مسجد کے دروازہ پر کتبہ ہے۔
۱۳۰۶	کالی مسجد کٹک نظام الدین	فرز شاہ کے عہد میں خانجہاں نے متصل دگاہ حضرت نظام الدین اندر کوٹ یہ مسجد بنائی اسکی بھی قطع کالی مسجد کی سی ہے اور دروازہ پر یہ کتبہ ہے۔
۱۳۰۷	کوشک نور یا صاحبیاں	یہ عمارت چہل خاتہ پاس ہے اور کسی بادشاہ کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے شاید فرز شاہ نے بنائی ہو بہر صورت یہ عمارت روشنی کے واسطے بنی ہے کیونکہ اسی طرح کے کاقد سے بنی ہیں اور انہیں روشنی ہوتی ہے۔
۱۳۰۸	کوشک جہاں نما یا کوشک شکار	یہ کوشک فروزا باد سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے اسکے پاس پہاڑوں کا پانی دو کٹک کو ایک ٹیلہ چتہ بنایا تھا اسکی دیواریں کہیں کہیں اب بھی موجود ہیں یہ شکار گاہ ہے اور کوشک فرزند شاہی سے اس عمارت تک نقب بنائی تھی دو کوس یعنی۔
۱۳۰۹	کوشک فرزند شاہ	سردھ موئج کاوین میں یہ کوشک بنایا اور اسکے متصل شہر بنایا اس کوشک میں تین تہیں تھیں کراچی محل کی عورتوں سمیت سواروں پر آئیں چلی باقی تھیں ایک۔

			نقب دریا کی طرف تھی۔ پانچ جریب لمبی۔ ایک جہاں نما کی طرف دو کوس لمبی۔ ایک یڑانی دلی کی طرف پانچ کوس لمبی۔
۱۴۰	کوشک جو محل یا پیر نزل	محمد عادل تغلق شاہ	یہ برج قلعہ جہاں پناہ کا ہے مگر اس برج کو محمد عادل تغلق شاہ نے بہت تلبیس بنایا تھا۔ سلطان سکندر لودھی کے وقت میں شیخ جینی ظاہر اسی برج میں رہا کرتے تھے اسی برج پاس قبرستان ہے +
۱۴۱	کوشک لال یا نیا شہر	جلال الدین فیروز خلجی	بعد تخت نشینی کے بادشاہ کو شہر کے رئیسوں کی طرف سے خوف تھا۔ اس واسطے کیلو کہری میں رہنا اختیار کیا اور دریا کے کنارے پر ایک پانچ ایک حصہ ایک مسجد اور بازار بنا کر نیا شہر نام رکھا +
۱۴۲	کوشک بنر	جلال الدین خلجی	اسی کو شک کے پاس اسی بادشاہ نے ایک محل بنایا تھا جسکو کوشک بنر کہتے ہیں شاہزادہ قہر خان عرف رکن الدین ابراہیم شاہ اسی کوشک میں تخت پر بیٹھا۔ یہ کوشک کل ٹوٹ کر برابر ہو گئی ہیں +
۱۴۳	کیلو کہری یا قیصر خلی	میر الدین گنبد	کیلو کہری کا نو کا نام تھا جس میں ہایوں کا مقبرہ اب ہے اور سلطان جلال الدین خلجی اسی میں رہتا تھا اسی قلعہ کو قیصر خلی بھی کہتے ہیں لیکن اب کہیں نشان تک بھی نہیں ہے
۱۴۴	کوشک لال	غیاث الدین بلبن	سلطان جی کی درگاہ کے پاس لال محل کر کے جو عمارت مشہور ہے یہی کوشک ہے اس میں چند قریں بھی ہیں اسکے غیاث الدین بلبن نے اپنے بادشاہ ہونے سے پہلے بنایا تھا اور علاء الدین خلجی کو شک بنر بنانے سے پہلے اس میں رہتا تھا اور سلطان غیاث تغلق شاہ اسی کوشک میں تخت پر بیٹھا تھا +
۱۴۵	گر جاگھر کر نیل اکبر		شاہجہان آباد میں کشمیری دروازہ کے پاس یہ گر جاگھر ہے دس برس کے عرصے میں نوسے ہزار روپیہ خرچ ہو کر تیار ہوا اور سنگ مرمر کا فرش جو اس میں ہے وہ اس لاگت سے علاوہ ہے +
۱۴۶	گھاٹ نکمہ		عہد محمد شاہ میں شہر شاہجہان آباد کے شمال و مشرق کو دریا کے کنارے پر یہ ایک گھاٹ بنایا تھا اور یہ کہتے ہیں کہ راجہ ہمشتر نے اس مقام پر موتی ماوس کے نئے کو بڑا جگ کیا تھا اور ہندوؤں کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ مردہ بہت کم گڑبوں میں پھنکتا ہے اور اس کی گت ہو جاتی ہے +

۱۴۷	لاٹھ قطب حسا	سلطان شمس الدین الفتح	یہ لاٹھ قطب صاحب کے مزار کے پاس دہلی سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے مینار کا قطر قریب ۵۲ فٹ کا ہے اور بلندی قریب ۱۰۰ گز کی ہے اور اس کے اندر گردش دار سیڑھیاں ہیں یہ مینار پانچ کھنوں میں منقسم ہے اول کھنڈ قریب ۱۳۸ گز دوسرا کھنڈ ۱۲۰ تیسرا کھنڈ ۱۲۰ گز چارواں کھنڈ ۱۲۰ گز پانچواں کھنڈ ۱۲۰ گز ہے اور چوتھا کھنڈ قریب ۱۰۰ گز ہے اور پانچواں کھنڈ ۱۲۰ گز ہے اور چارواں کھنڈ ۱۲۰ گز ہے اور چوتھا کھنڈ قریب ۱۰۰ گز کی ہے اور ہر کھنڈ کی انجام پر ایک چھپر ہے جہاں آدمی جا کر دم لیتے ہیں اور آخر کھنڈ پر سوار گئے تھوہر بنی گلوادیا ہے تاکہ اگر کوئی شخص چڑھے تو سہوا کے جھوکے سے نیچے نہ گر پڑے۔
۱۴۸	لوہے کی لاٹھ	راجہ مندھادی دہا وہ	یہ لاٹھ قطب صاحب کی لاٹھ کے قریب ہے اور تمام لوہے کی ہے۔ یہ لاٹھ زمین سے بائیس فٹ چھ انچ بلند ہے اور محیط سوٹائی جڑ کا پانچ فٹ تین انچ کا ہے اس لاٹھ پر فتح نامہ کندہ ہے راجہ مندھاوا کا۔
۱۴۹	لاٹھ اشواکا یا مینار زریں یا لاٹھ فیروز شاہ	راجہ اشواکا	یہ لاٹھ پڑانے راجاؤں کی بنائی ہوئی ہے چارپنہ اسپر اکثر راجاؤں کے کتبہ کندہ ہیں اول میں مذہب کی گفتگو کندہ ہے دوسرے بلدیوچان کی گنج کا حال کندہ ہے تیسرے راجہ تھوراسنے اپنے پڑکھاؤں کا نام کندہ کرایا تھا اسکے ساتھ کی پانچ لاٹھیں ہیں ایک راہ بیان میں دوسری ماہنامہ میں تیسری آباد میں چوتھی میرٹھ کے نواح میں پانچویں نوہو میں ایلہرہ اشواکانے بنایا ہو یہ پہلا کتبہ اسی کے نام کا ہے آخر میں فیروز شاہ نے ایک سہ منزل بنا کر اسپر اسکو کھڑا کیا اور سنگ مرمر کی جڑی اور تانبے کا کلس لگایا لیکن اب نہیں ہے منارہ زریں اس باعث سے کہتے تھے +
۱۵۰	لال ینگہ	شاہ عالم	قریب قلعہ کتبہ کے یہ مقبرہ لال کنو شاہ عالم کی ماں کا ہے جو بڑے گنبد میں لال کنو رک برقی اور بڑے گنبد میں بیگم جان شاہ عالم کی بیٹی کی قبر ہے اسکے صحن میں مجرنواب فتح آبادی بیگم اور ایک مجر مرزا بلاتی کا ہے۔
۱۵۱	لال ڈنگی	گورنمنٹ	شاہجہاں آباد کے قلعہ کے نیچے خاص بازار کے سامنے موجود حکم لارڈا الہ آباد سے یہ عرض تیار ہوا اسکے چاروں کونوں پر چار بڑے کھڑے دار بہت خوش نما بنے ہوئے ہیں دونوں طرف عرض میں سیڑھیاں ہیں +
۱۵۲	مقبورہ شہیدین تعلق شاہ	محمد شاہ تعلق	تعلق آباد کے قلعہ کے پاس یہ مقبرہ پنجاب شہیدین تعلق شاہ کا قلعہ تعلق آباد سے اس قبر تک پہنچنا ہوا ہے اور دروازہ میں جو سنگ سنہ ۱۲۳۲ میں

۱۵۲	مقبور سلطان بہاول لودی	سلطان سکندر	حضرت روشن چرخ دہلی کے تزار کے پاس یہ مقبرہ ہے اسکو اسکے بیٹے سلطان سکندر بنایا ہے اس میں پانچ برج ہیں بہت سی اور بھی قبریں ہیں۔
۱۵۳	مسجد علی خاں	علی خاں حجاب	عرب سرا میں یہ مسجد بنی ہوئی ہے چوہدری پتھر کی اسلام شاہ کے وقت میں مقبور علی خاں کے ساتھ بنی تھی اسکو علی خاں نے بنایا تھا جو بہت بڑا میر تھا۔
۱۵۵	مدرسہ ماہم بیگم	ماہم بیگم	دہلی میں مشہور ہے
۱۵۶	مسجد ماہم بیگم	ماہم بیگم	دہلی میں مشہور ہے
۱۵۷	مقبور ہمایوں	نواب حاجی بیگم ہمایوں بادشاہ	اس مقبرہ کی تیاری میں ۱۵ لاکھ روپیہ صرف ہوئے ۱۶ برس کے عرصہ میں تیار ہوا نواب حاجی بیگم زوجہ محمد ہمایوں کی سی سے وقت اکبر شاہ میں۔
۱۵۸	مسجد چوپڑی	شیخ الاسلام	صرف ۵ لاکھ روپیہ تیار ہوئی
۱۵۹	مسجد عالی جمیر	•	ہند میں مشہور ہے
۱۶۰	مسجد اکبر آبادی	اکبر آبادی بیگم	غریب النساء بیگم عرف اکبر آبادی بیگم زوجہ شاہجہاں بادشاہ نے یہ مسجد بنائی تھی شہر شاہجہاں آباد میں متصل فیض بازار کے اب نام دشان بھی نہیں رہا
۱۶۱	موتی مسجد	•	یہ مسجد صرف تین لاکھ روپیہ تیار ہوئی تھانہ آگرہ میں واقع ہے +
۱۶۲	مسجد عالمگیر	•	ہند میں مشہور ہے
۱۶۳	مسجد قطب صاحب	•	اس مسجد کو ٹاٹا کر کے بار دویم فرخ سیر بادشاہ نے بنایا ہے یہ مسجد قطب صاحب کے تزار کے پاس جالیوں کے قریب پہلا درجہ دو محراب کا ہے جو صرف علی کا اسکو حضرت قطب صاحب نے آپ بنایا تھا۔
۱۶۴	مدرسہ کلکتہ	•	ہند میں مشہور ہے۔
۱۶۵	مجر مرزا جہانگیر	متنازل محل	یہ مرزا جہانگیر محمد اکبر بادشاہ ثانی کا ہے والدہ ابویں حب اسکا انتقال ہوا انکی نعش یہاں لاکر صحن درگاہ حضرت نظام الدین میں دفن کی گئی تھی میں انکی والدہ نواب متنازل محل نے یہ حجر بنایا +
۱۶۶	مقبور خفاں	•	عہد شاہ عالم میں ایک سردار نامی تھے اسکا یہ مقبرہ ہے شاہ مردان کے یہ مرزا محسن مقدر جنگ کے بھائی کے سائے تھے انکا نام نواب ذوالفقار مرزا خفاں بہادر تھا۔ بعد وفات کے انکو یہاں دفن کیا +
۱۶۷	مقبور منصور	شجاع الدولہ	ابوالمنصور خان بہادر مقدر جنگ کا جو احمد شاہ بادشاہ کے وزیر تھے

		اسکا یہ مقبرہ ہے جبکہ سترہویں ذی الحجہ ۱۱۸۷ھ کو انکا انتقال ہوا تو ان کے بیٹے نواب شجاع الدولہ نے اس مقام پر دفن کیا ہے چوآن صغیر عرصہ مردیٰ زوار بقا گشت حلت گزین جنس سال تایخ او شہر قم کہ ماوا مقیم بہشت بریں حضرت نظام الدین کی درگاہ کے صحن میں یہ مجید شاہ بادشاہ نے اپنے آپ بنایا تھا بعد انتقال کے انکو یہاں دفن کیا اس مجید شاہ کی قبر کے سوا نواب صاحب محل انجی بیوی اور مرزا جگر و محمد شاہ کے پوتے کی اور مرزا عاشور کے کی قبر ہے اور تین قبریں اور بادشاہ زادوں کی ہیں +
۱۶۸	مجدد شاہ	محمد شاہ
۱۶۹	مسجد روشن	روشن الدولہ
		یہ مسجد اندرون شاہجہان آباد بازار شہری بچوں متصل قاضی وارثہ اوپر نہر فیض بازار کے نواب روشن الدولہ ظفر خاں نے محمد شاہ کے وقت میں تعمیر کی تھی
		اسکی پیشانی پر یہ کتبہ ہے ۵ شکر حق کو مین فیض سید عرفاں پناہ - شاہ بہیکہ مرشد کامل ولایت دست گاہ + در زمان شاہ اسکندر نشان قد مجید + محدث گستر محمد شاہ غازی بادشاہ + روشن الدولہ ظفر خاں صاحب جود و کرم + کرد تعمیر پلائی مسجد عرش اشتباہ + مسجد کاندرقضائی صحن قدش آسمان + کردہ از خط شعاعی مہر جابرو بی پگاہ + حوض صاف اونشان از چشمہ کوثر و ہمد ہرگز از آبش وضو سازد شود پاک از گناہ + سال تایخ رسائی یافت از الہام غیب مسجد چوں بیت اقیعہ محیط نور آتہ +
۱۷۰	مسجد وریہ	شرق الدولہ
		یہ مسجد شاہجہان آباد میں وریہ کلاں کے درمیان شرف الدولہ کی تعمیر کی ہوئی ہے بنا اس مسجد کی وقت محمد شاہ میں ہوئی تھی اسکی پیشانی پر یہ کتبہ ہے ۵
		در زمان شہر خورشید سریر ناصر الدین محمد شاہ + شرف الدولہ بنا فرمودہ + این دو بیت شرف علم و عمل + سال تایخ بنا گفت خود + ملحق باہر میں شاہ زماں + تیغ او کفر شکن رد وراں + مسجد وریہ عالیشان + ہجو حیدرین تلکدہ قرآن + قہدج ارادت کشاں +
۱۷۱	موتی مسجد	بہادر شاہ
	قطب صاحب	قطب صاحب کی درگاہ کے ایک دیوار پر ہے یہ مسجد ہر سے سنگ مرمر کا فرش ہے اور اس میں سنگ مرمر کی دھاریاں ہیں اس مسجد تین دروازہ ہیں اور تین کتبہ ہیں
۱۷۲	مقبورہ	عالمگیر
	زیب النسا بیگم	یہ مقبرہ نواب زیب النسا بیگم بنت عالمگیر کا ہے - عالمگیر کے وقت میں یہ مسجد اور مقبرہ پناہ شہر شاہ جہان آباد کے کابلی دروازہ کے باہر اور قبر کے سرھانے یہ کتبہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کل من علیہا فان تہا مرقد +
۱۷۳	موتی مسجد قلعہ	عالمگیر
		یہ موتی مسجد قلعہ شاہ جہان آباد میں باغ حیات بخش پاس واقع ہے - اسکی ایک ایک چیز تمام سنگ مرمر کی ہے اور محل پوٹے نہایت عمدہ ہیں

۱۸۱	مقبرہ غازی الدین خاں	غازی الدین خاں	<p>امیری دروازہ کے باہر شاہجہاں آباد میں میر شاہ الدین الخاں غازی الدین خاں بہادر نے جنگ پد نظام الملک آصف جاہ کا یہ مقبرہ ہے جو عالمگیری عہد کے بڑے امیر تھے یہ مقبرہ انہوں نے اپنے جیتے ہی آپ بنوایا تھا احمد آباد میں اُنکا انتقال ہوا تو اُنکے بنائے ہوئے مقبرہ میں دفن کیا گیا جہاں اُنکو دفن کیا دیاں جانی دارمجر ہے سنگ مرمر کا۔ اعتماد الدولہ نواب فضل علی خاں کھنڈو لے نے اس مدرسے خراج کو ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ ملے تھے چنانچہ مرمر کی طرف سے یہ کتبہ اُنکے نام کا ایک دیوار پر کندہ کروا کر لگا دیا ہے۔ اس میں سرکاری مدرسہ تھا اس نام سے مشہور ہو گیا۔ نہ بر لوح نقشے بلکہ دیک + جزلے عمل کا نام تیک + یا حسنات نواب عماد الدولہ ضیاء الملک سید فضل علی خاں بہادر سہل جنگ کہ یک لاکھ سہشتاد ہزار روپیہ برائے ترقی علوم و مدارس ہوا واقع دہلی خاص مولد و توطن خویش صبا جان کمپنی انگریزی بہاؤ تفویض نمودہ اند منقوش گردیدہ در ۱۲۸۲ عیسوی کتبہ سید امیر رضوی +</p>
۱۸۲	موتھ کی مسجد	شاہاب الدین سلطان سکندر	<p>یہ مسجد اور اُسکے ساتھ کنواں ہے مبارک پور کوٹھلے سے تھوڑی دور پر ہے وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ کسی شخص نے ایک موتھ کا دانہ راستہ میں سے اٹھا کر اُسکو بودیا لکی بریکس سڑک میں وہ جیتے روپیہ کی ہو گئی اُس سے مسجد بنائی اسی باعث اُسکو موتھ کی مسجد کہتے ہیں اور سنگ مرمر کے فرش پر آیات قرآنی کندہ ہیں اور دروازہ پر چپاں تھیں اور کنوئیں کے اندر ایک کتبہ سنگ مرمر کا پتھر پر ہے اور حرف ثور سے گر پڑے ہیں +</p>
۱۸۳	مقبرہ سلطان سکندر بہلول بزرگ سلطان بہلول	سلطان ابراہیم	<p>خیر پور کے متصل یہ مقبرہ ہے اُسکو سلطان ابراہیم بن یحیٰی سلطان بہلول نے بنایا ہے صرف چوہن پتھر کا ہے غلام گردش اور برجیاں بہت خوشنما بنی ہوئی ہیں</p>
۱۸۴	مقبرہ محمد شاہ عالم شاہ	علاء الدین عالم شاہ	<p>موضع خیر پور میں منصور کے مقبرہ کے سامنے یہ مقبرہ ہے۔ جب اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو یہاں اس کو دفن کیا اور یہ مقبرہ اُس کی بیٹی نے بنایا قطع خوبصورت ہے۔</p>
۱۸۵	مبارک پور کوٹھ	محمد شاہ	<p>یہ مقبرہ موضع مبارک پور میں شاہ جہاں آباد سے تین چار کوس جنوب کی طرف ہے جب کہ معز الدین ابوالفتح مبارک شاہ مراتب یہ مقبرہ بنا۔ بہت اچھا ہے</p>

۱۸۶	مقبرہ فیروز شاہ ناصر الدین محمد شاہ	یہ مقبرہ حوض خاص کے کنارہ پر ہے جہاں فیروز شاہ کا انتقال ہوا تو اس مقام پر دفن کیا اور اس مقبرہ کی پیشانی پر چونہ کے سرفوں سے کتبہ بھی ہو مگر حرف چھڑ گئے ہیں اس میں قرناصر الدین محمد شاہ علاؤ الدین سکندر شاہ کی ہے +
۱۸۷	مسجد کھڑکی خان جہاں	فیروز شاہ کے عہد میں خان جہاں نے یہ مسجد بنائی تھی اور یہ واقع ہو موضع کھڑکی متصل ست پلہ - اس مسجد میں زمیندار بستے ہیں - یہ چوکھوٹی ہے اور نئی قطع کی ہے کہیں ایسی مسجد نہیں ہے شاید روم میں ہے -
۱۸۸	مسجد کالوسرا خانجہاں	یہ یکم پور کی مسجد کے پاس ایک اور مسجد ہے اس کو خان جہاں فیروز شاہ نے بنائی ہے اس مسجد کے ضلع شمالی اور جنوبی مہتمم ہو گئے ہیں اب زمیندار بستے ہیں -
۱۸۹	مسجد یکم پور خانجہاں	یہ مسجد یکم پور میں منجہ انہی مسجدوں کی ہے جو خانجہاں فیروز شاہ نے ۸۹ھ ہجری میں بنایا تھا نرسے چونہ اور پتھر کی ہے بہت بھدی بنی ہوئی ہے
۱۹۰	مسجد چوراسیہ فیروز شاہ قدم شریف	یہ مسجد چوراسیہ قدم شریف کے نام سے مشہور ہے اور فیروز شاہ کے وقت میں بنی ہے صورت اس کی ایسی ہے جیسے خان جہاں کی بنائی ہوئی مگر شاید فیروز شاہ نے بنائی ہے چونہ پتھر کی +
۱۹۱	مسجد درگاہ حضرت نظام الدین فیروز شاہ	حضرت نظام الدین کی درگاہ میں یہ مسجد جماعت خانہ کے مشہور ہے اس میں نیکو کٹورہ لگتا ہے اس کو فیروز شاہ نے بنایا ہے ۷۰ اگر کے قطر کا گنبد ہے مسجد کے دروں کی پیشانی پر نسخ خط اور کوفی خط میں آیات قرآن کندہ ہیں +
۱۹۲	مسجد سندی سندی یکم	لاہوری دروازہ کے باہر یہ مسجد موجود ہے اس مسجد کو سندی یکم جوشاں جہاں کی بیوی قصب بنایا تھا تمام سنگ مرمر کی ہے اکثر جگہ سے شکستہ ہو گئی ہے -
۱۹۳	مقبرہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ	مسجد قوۃ الاسلام کے نیچے لاٹھ قطب صاحب کے پاس ٹوٹا پھوٹا ایک کھنڈر ہے یہ مقبرہ سلطان علاؤ الدین خلجی کا ہے اگرچہ یہ بادشاہ تو شاہ میں مراگر یہ مقبرہ ۸۹ھ ہجری میں بنا ہے +
۱۹۴	مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن	قطب صاحب کی قدیم آبادی کے جہاں کھنڈر ہیں وہاں یہ مقبرہ بنا ہوا ہے - یہ بادشاہ مرا تو یہاں دفن کیا اس کی بعل میں قبر خان مشہد کے بیٹے کی ہے جو لاہور کی رطانی میں مارا گیا اس مقبرہ کو بادشاہ نے اپنے بیٹے ہی بنایا تھا

و آخر ہوں کہ یہ مقام جو نضر کی کسی کہے مشہور ہے موضع اولیٰ کی مہو میں لایا کے کہہ کرے حضرت خاں ملا جوہر ہے جو مسند پوری مطابق ۱۳۲۱ھ ہمدانی میں ابوالفتح مبارک شاہ اسکے بیٹے ہے۔

۱۰۸

فقری خضر



١٠٠

حضرت قطب لاقحاب

نعت و کلام



معارف حق سہ ہجری مطابق ۱۱۵۵ھ کے شیر شاہ کی وقت میں خلیل الدخاں نے ایک چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب نہیں رہی
علی + الد + از حکم بادشاہ جہاں خسرو انام + گرد و بگرد و وضع او آدم ملک + تعمیر شد محجزیما و معظم

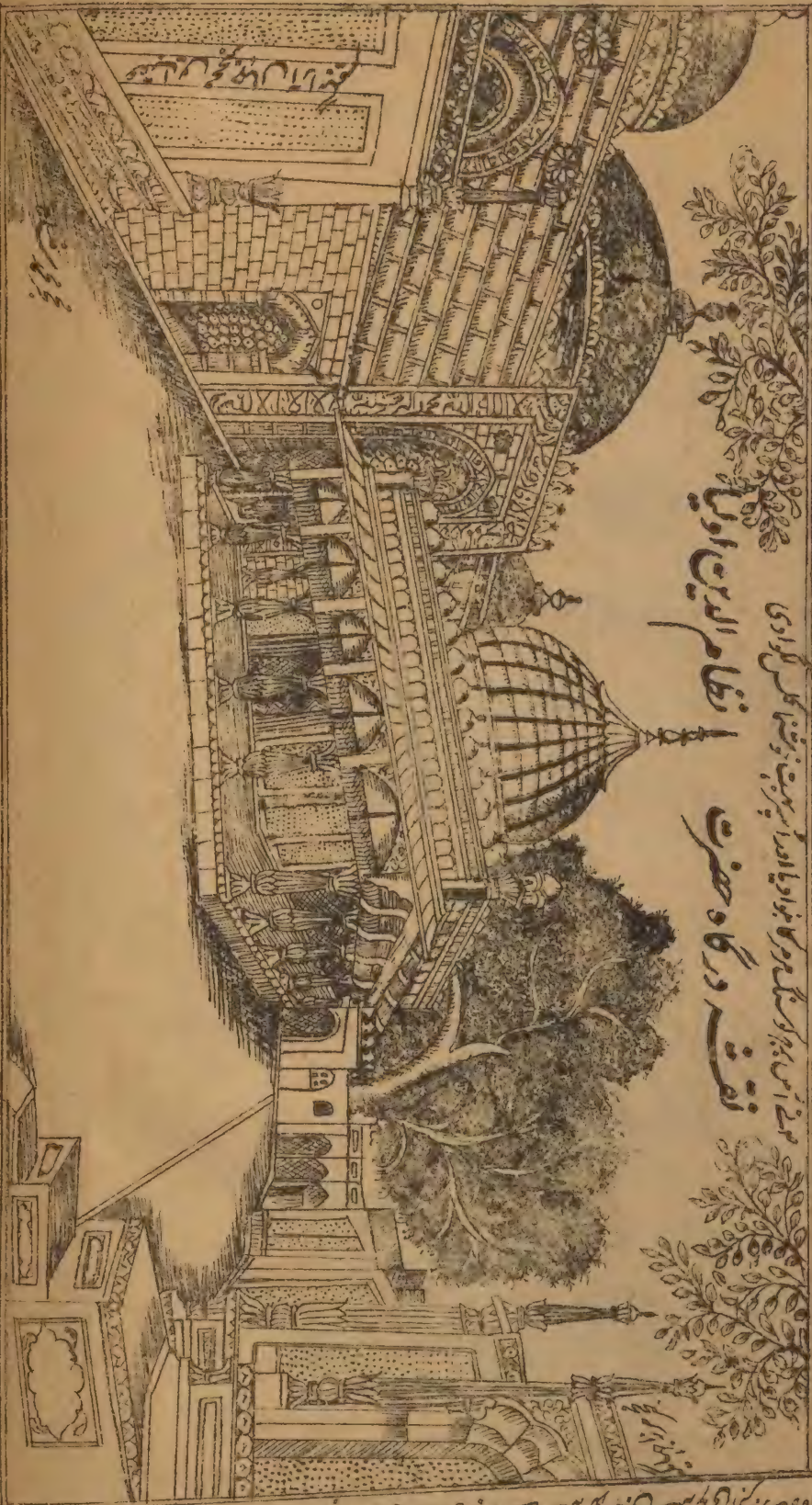
شہر مطابق ۱۱۵۵ھ کے اسلام شاہ کے وقت میں یوسف خاں نے یہی ایک دروازہ بنایا کہ اسکی تاریخ بنا درگاہ خواجہ اقبال چوہدری اسکے واسطے مصر مطابق سنہ ۱۱۵۵ھ کے شاکر خاں نے شاہ عالم پہلو شاہ
مانند قید طرف و چوں کہ یہ محترم + الد + محمد + ابو بکر + عمر + عثمان + علی + الد + از سعی کترین غلامان شہر یار + با اعتقاد و معتقد کامل اعداد + رفتند قدسیاں پیرما

طالع ہو کہ یہ درگاہ جو حضرت قطب لاقحاب خواب قطب الدین بکتیار کی ازتر الدین علی کے ایک انتقال شب در شہر چوہدری میں ہے لادن کے ساتھ مطابقت ۱۱۵۵ھ ہجری مطابق ۱۱۵۵ھ کے شیر شاہ کی وقت میں خلیل الدخاں نے ایک چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب نہیں رہی
سنک مورو کی بہت نفیس بنائیاں بنوادی اور سنگ مورو کے دروازہ بہت لطیف بنوائی اور ان دروازوں پر کتبہ لگائی دیکھ کر کہتے + دروازہ قطب صاحب - الد + محمد + ابو بکر + عمر + عثمان

و وقت میں کہ وہ درگاہ بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب نہیں رہی
و وقت میں کہ وہ درگاہ بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب نہیں رہی

و اسی طرح ہوتے کہ یہ درگاہ پرانے قلعہ کا ایک پہل ہے جسے حضرت نظام الدین کا شکر و محلات میں مقیم رہا تھا۔ اس مقام پر ایک چوکا بنا دیا گیا ہے جس میں ایک دروازہ ہے اور وقت میں اس پر چڑھ کر نماز پڑھتے ہیں۔
نظام الدین اور اس کے درگاہ حضرت نظام الدین کا شکر و محلات میں مقیم رہا تھا۔ اس مقام پر ایک چوکا بنا دیا گیا ہے جس میں ایک دروازہ ہے اور وقت میں اس پر چڑھ کر نماز پڑھتے ہیں۔

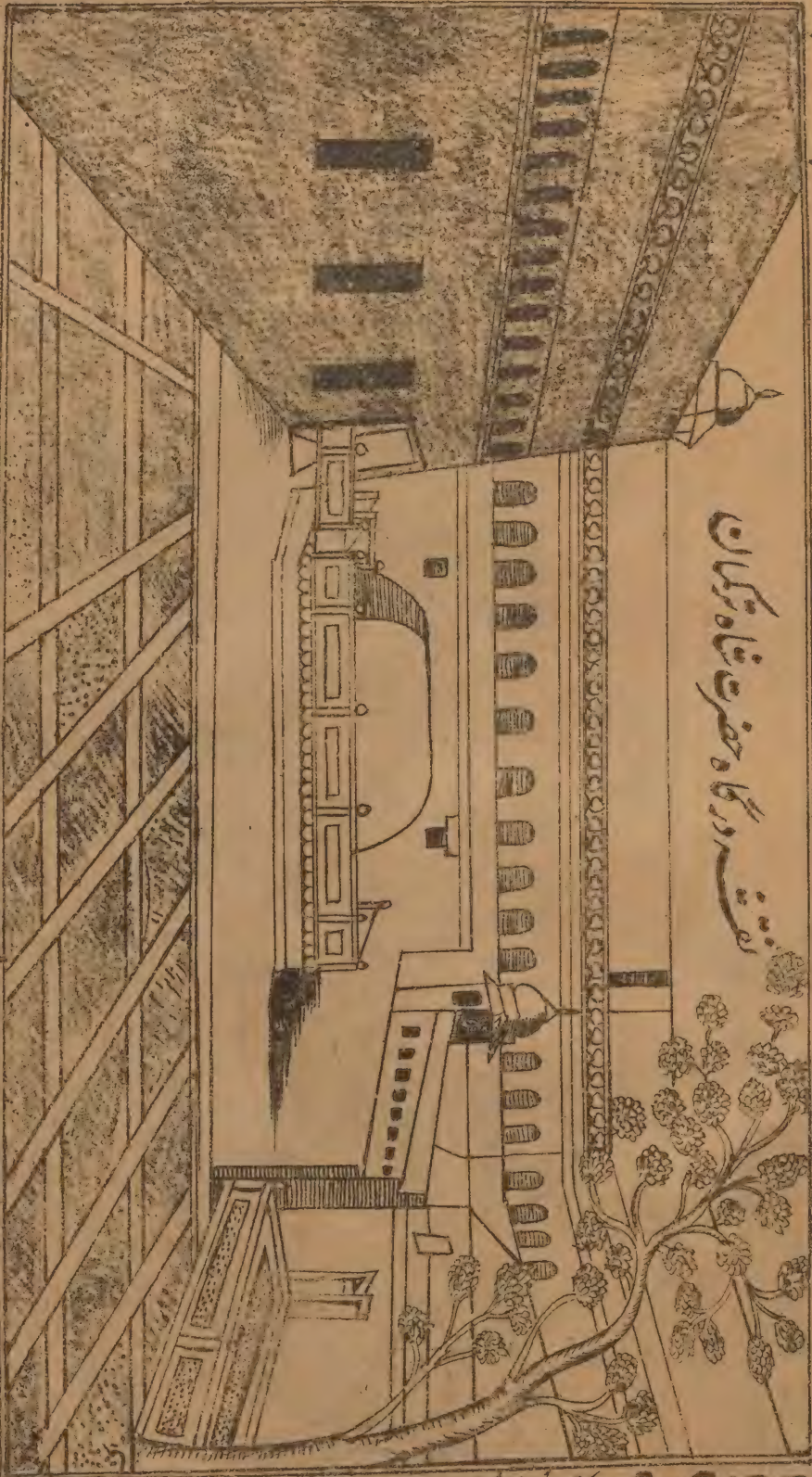
نظام الدین اور اس کے درگاہ حضرت



چاروں کونوں میں کوئی کھڑی سوئے کی رنجیروں میں لٹکا ہوا ہے۔ یہ سید فرید خان نے بڑی اکر کی عہد گنبد کے گرد بنوائے۔
نظام الدین اور اس کے درگاہ حضرت نظام الدین کا شکر و محلات میں مقیم رہا تھا۔ اس مقام پر ایک چوکا بنا دیا گیا ہے جس میں ایک دروازہ ہے اور وقت میں اس پر چڑھ کر نماز پڑھتے ہیں۔

دافع ہو کہ درگاہ شہر شاہ جہاں آباد کے اندر ترکمان دروازہ کے پاس ہے شاہ ترکمان صاحب پڑے بزرگ ہیں شمس المعارفین آپ کا لقب ہے

نعت درگاہ حضرت شاہ ترکمان



۲۴ رجب ۹۳۶ ہجری مطابق ۱۲۱۷ء معزالدین بہرام شاہ کے وقت میں

آپ کا انتقال ہوا قبر کے گرد سنگ مرمر کا کھڑ ہے ہر برس ۲۴ رجب کو یہاں عرس ہوتا ہے اور بہار کے موسم میں ہر برس دھوم سے اینٹ

کے ساتھ ان کے درگاہ کی طرف سے ہر سال ہجرت کرتے ہیں اور ان کے درگاہ کی طرف سے ہر سال ہجرت کرتے ہیں

واضح ہو کہ یہ درگاہ دہلی سے تین کوس کے فاصلہ پر منصور کے مقبرہ کے قریب واقع ہے محمد شاہ کے عہد میں زوہد شاہ نے در بیان اللہ ج میں

نقشہ شاہ مردان

جلخانہ

بہار

بہار



بنائی ایک حوض سنگ مرمر میں یہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم

مبارک کا نقش ہے اور ارماہ حرم کو اس مقام میں تقریب دفن ہوئے ہیں اسکو بلا بھی کہتے ہیں اور چہلم کی بیویوں کو یہاں

* کہتے ہیں کہ یہاں تک پہنچ کر موت آتی ہے اور یہاں سے جاتی ہے

فریقہ گنج کبوتری قبرستان اور دوسرے میں مدفون زمین الدین کی قبر ہے جو ایک بہانہ اور خلیفہ قہو اسکے پاس
 پہنچا اور انرا بھرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود جسکا جی چاہے جا کر دکھ لے

[illegible]

عبداللہ بن علی تبریز
موجودی غزالیین صبر و محنت میں اور اسی مقام پر نواب فیض طلباں
مجلس کی خبر و درگاہ کے اس پاس ایک مسجد کجی یہ مسجد کے اس درگاہ کا دروازہ ہو گا تاہم اور
میں حضرت ابن ابی اسیر کے یہاں دروازہ کے لئے مسجد کے باقی حصہ میں بنائی ہو گا کی گنجہ کے بارہ رہیں
۱۱۱

درگاه حضرت روشن چراغ دہلی



من آثار الصمد

رحمہ اللہ

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the historical account, mentioning various figures and events.

اندر پت لکھا ہے اس راجہ نے اس قلعہ کو دروازہ پر پتھر کی دو ٹیڑھ بنا کر ان کے پہلو میں کانٹے کے گنپٹے لٹکائے تھے جو فریاد ہی ہوا کہ قلعہ بچا تھا
 راجہ جیسا سلطان شاہ بن غوری نے مار ڈالا اور مسلمانوں کے گہرائے میں حکومت چلی گئی یہ بیان تو عینیک سے لیکن
 اگر یہ کھجور مانا جائے تو لازم آتا ہے کہ یہ کھجوریت کی سمت مطابق شہر ہوا تو شہر کی طرف سے سلطان شاہ بن غوری دلی میں آیا جو اسی بات بالکل قطعی ہے کہ یہ سلطان شاہ بن غوری کا دلی
 راجہ ہوا اور یہ قلعہ بنایا جس کا چمک گیا رہ رہا تھا تو دلی میں ہوتے پہلے وہ شہر شاہ بن غوری دلی میں رہا ہی نہ ہو سکتا تھا

نعتیہ سیرانا قلعہ



اس کو ہوا کہ اس قلعہ کو دروازہ پر پتھر کی دو ٹیڑھ بنا کر ان کے پہلو میں کانٹے کے گنپٹے لٹکائے تھے جو فریاد ہی ہوا کہ قلعہ بچا تھا
 راجہ جیسا سلطان شاہ بن غوری نے مار ڈالا اور مسلمانوں کے گہرائے میں حکومت چلی گئی یہ بیان تو عینیک سے لیکن
 اگر یہ کھجور مانا جائے تو لازم آتا ہے کہ یہ کھجوریت کی سمت مطابق شہر ہوا تو شہر کی طرف سے سلطان شاہ بن غوری دلی میں آیا جو اسی بات بالکل قطعی ہے کہ یہ سلطان شاہ بن غوری کا دلی
 راجہ ہوا اور یہ قلعہ بنایا جس کا چمک گیا رہ رہا تھا تو دلی میں ہوتے پہلے وہ شہر شاہ بن غوری دلی میں رہا ہی نہ ہو سکتا تھا

جگہ سے فیصلہ تعلق کی بنا پر پہونے قایم ہے مگر اندر کے مکانات بالکل لوٹ گئے ہیں اور نام اور نشان تک بھی نہیں رہا بجز گڑھوں اور
 از آثار الصنادید فقط + +



نقشہ قلعہ لعل آباد

وضع ہو جبکہ نو بہت سلطنت کی سلطان خیراٹ الدین خلیفہ شاہ تک پہونے اس کے لئے راجہ جری سلطان راجہ کو قلعہ ڈوہرہ تعلق آتا رہنا مشہور کیا اور طرہ صحر علی غار توں سے سر تپ کیا جس زمانہ میں کہ خبر فتح ہوئی ملک مالک و قلعہ
 چھوڑ کے دیروں کو اور کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے اور قلعہ کے چوڑوں تپا میں ایک بہت بلند مکان بادشاہ کی میر کا تھا اسکو جہاں ٹاکنے تھے یہ قلعہ اس طرح پر مار کر بنایا ہے کہ سارا شہر اور قلعہ ایک قلعہ معلوم ہوتا ہے اور

جگہ سے فیصلہ تعلق کی بنا پر پہونے قایم ہے مگر اندر کے مکانات بالکل لوٹ گئے ہیں اور نام اور نشان تک بھی نہیں رہا بجز گڑھوں اور
 از آثار الصنادید فقط + +

نقشہ قلعہ لعل آباد

نقشہ زینت الاسلام جلد دیا



میں اور دونوں مینار بہت بلند تھیں ہوتی ہیں بہت دور سے دیکھائی دیتی ہیں اس کے پاس زینت الاسلام لکھنے آیتہ وقف ہوئی

جس میں وہ وقف ہیں امام غفرلہ کے یہاں نا نہیں ہوئی اس کو اس میں سرکاری نوپ خانہ لکھ دیا ہے اور پھر اس کے

عالمگیر شاہ کے وقت میں زینت الاسلام لکھ دیا ہے اور پھر اس کے

یہ قلعہ قطب صاحب کے قلعہ کے پاس دہلی سے گیارہ سو سالہ فاصلہ پر ہے اسکا قطر قریب ۵۲ فٹ اور بلندی قریب ۱۰۰ گز کے ہے اور اس کے اندر گردش و اسکی چڑیاں بھی رہتی ہیں کچھ کھنڈوں میں مقسم ہے اول کھنڈ ۳۳ گز و دوم کھنڈ ۳۵ گز و تیسرا کھنڈ ۳۷ گز یہاں تک یہ مینار سنگ بن سے تعمیر کیا گیا ہے

نقشہ مینار قطب صاحب

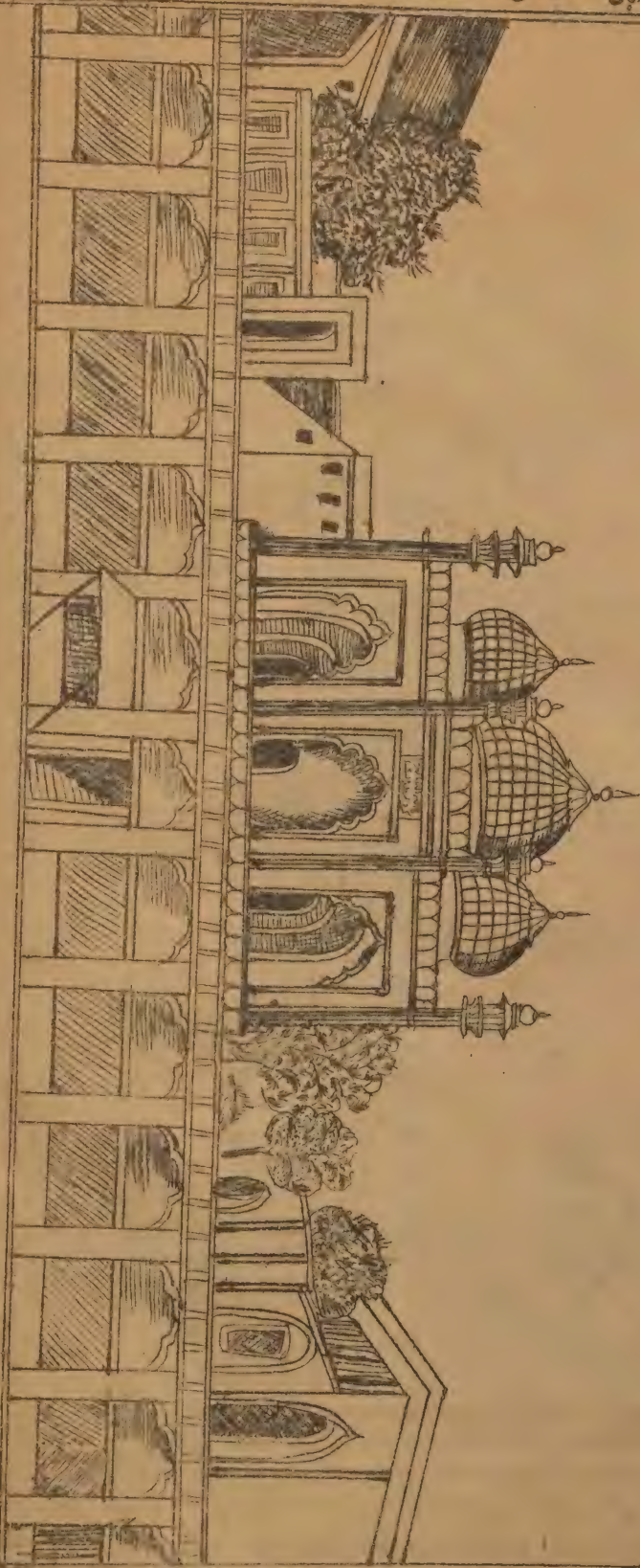


اور کھنڈ ۳۷ گز یہاں تک یہ مینار سنگ بن سے تعمیر کیا گیا ہے

قریب ۱۰۰ گز کے ہے اور اس کے اندر گردش و اسکی چڑیاں بھی رہتی ہیں کچھ کھنڈوں میں مقسم ہے اول کھنڈ ۳۳ گز و دوم کھنڈ ۳۵ گز و تیسرا کھنڈ ۳۷ گز یہاں تک یہ مینار سنگ بن سے تعمیر کیا گیا ہے

یہ قلعہ قطب صاحب کے قلعہ کے پاس دہلی سے گیارہ سو سالہ فاصلہ پر ہے اسکا قطر قریب ۵۲ فٹ اور بلندی قریب ۱۰۰ گز کے ہے اور اس کے اندر گردش و اسکی چڑیاں بھی رہتی ہیں کچھ کھنڈوں میں مقسم ہے اول کھنڈ ۳۳ گز و دوم کھنڈ ۳۵ گز و تیسرا کھنڈ ۳۷ گز یہاں تک یہ مینار سنگ بن سے تعمیر کیا گیا ہے

نقشہ جہاننوت الدولہ



روشن ہے کہیں ٹوپی والے کسی دکان میں مزدور کسی میں کناری گوتے والے پر قسم کا اسباب

فروخت کرتے ہیں اور مسجد میں نمازی نماز چنگا نہ ادا کرتے کسی کیفیت اور لوگوں کا ہر وقت ادا میں جوق جوق پھرنا اسکا لطف اور سودا گروں کا ہجوم دل کو مرعوب ہے

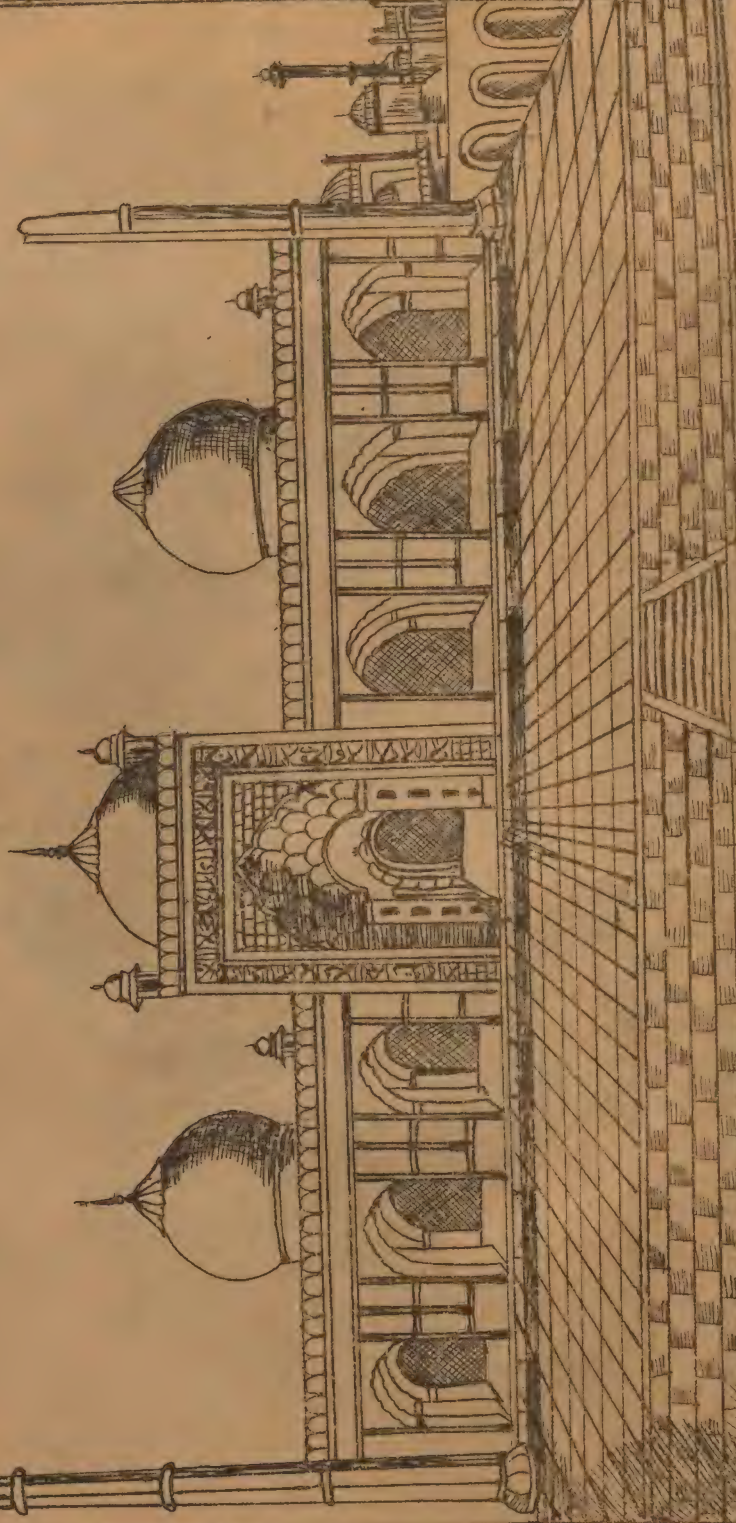
نقشہ جہاننوت الدولہ کا اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہے

شام کے وقت اکثر صاحبان انگریز بھادر اور رئیس دہلی ہواخوری کو آتے ہیں +

ہیں

کے تھوکر پور کے عجائب خانہ دہلی میں موجود ہیں اس مسجد کا نام و نشان ہی نہیں رہا ہمارا اس کا تھوکر پور کے عجائب خانہ دہلی میں موجود ہیں اس مسجد کا نام و نشان ہی نہیں رہا ہمارا

ہیں



مسجد اکبر آبادی

واضح ہو کہ سلسلہ ہجری میں عزیز الدین بیگم عرف اکبر آبادی بیگم زوجہ شاہجہاں بادشاہ نے یہ مسجد بنائی تھی اس کے دروازہ کے رویہ و ہنر

ہیں کہ تھوکر پور کے عجائب خانہ دہلی میں موجود ہیں اس مسجد کا نام و نشان ہی نہیں رہا ہمارا اس کا تھوکر پور کے عجائب خانہ دہلی میں موجود ہیں اس مسجد کا نام و نشان ہی نہیں رہا ہمارا

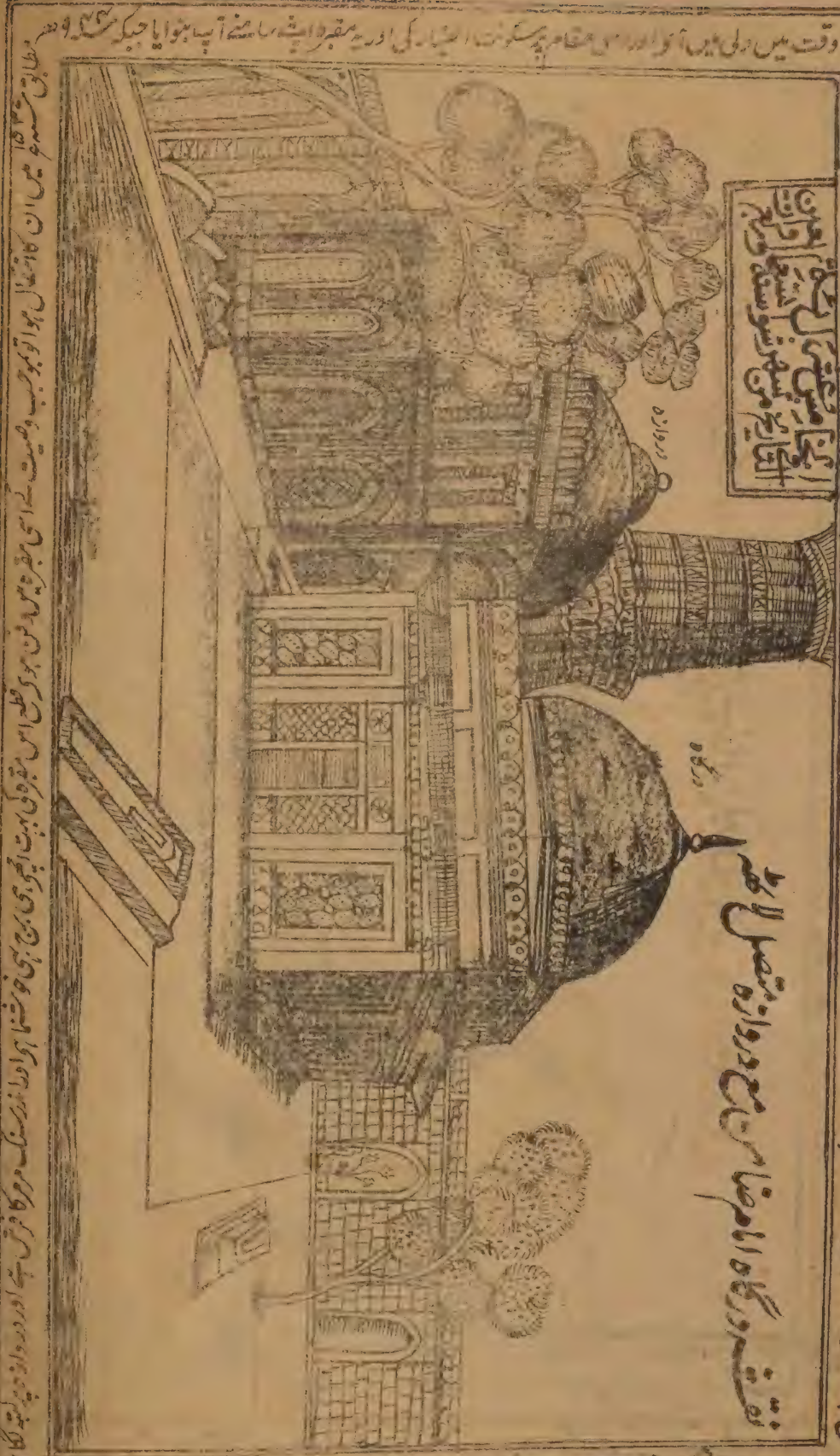
و واقع ہو کر قطب صاحب کی لاٹھ کے نیچے بڑے دروازہ کے پاس یہ ایک مقبرہ بہ امام محمدی شہیدی کا جو سید حسن بی منار ہی کہتے ہیں یہ بزرگ شہید مقدس دوسرے سلطان محمد

الکلی الخ منہر شہید و شہید

نقشہ درگاہ امام ضامن مع دروازہ متصل لاٹھ

دروازہ

درگاہ



مطابق مشہور ہے کہ ان کا تعلق ہوا تو جو جب وصیت نے اسی مقبرہ میں دفن ہو کر قطع اس مقبرہ کی بہت انجوری ہی بھیج ہوئی خوشنما ہوا اور اندر سنگ مرمر کا فرش ہے اور دروازہ پر لکھ لکھا ہوا ہے

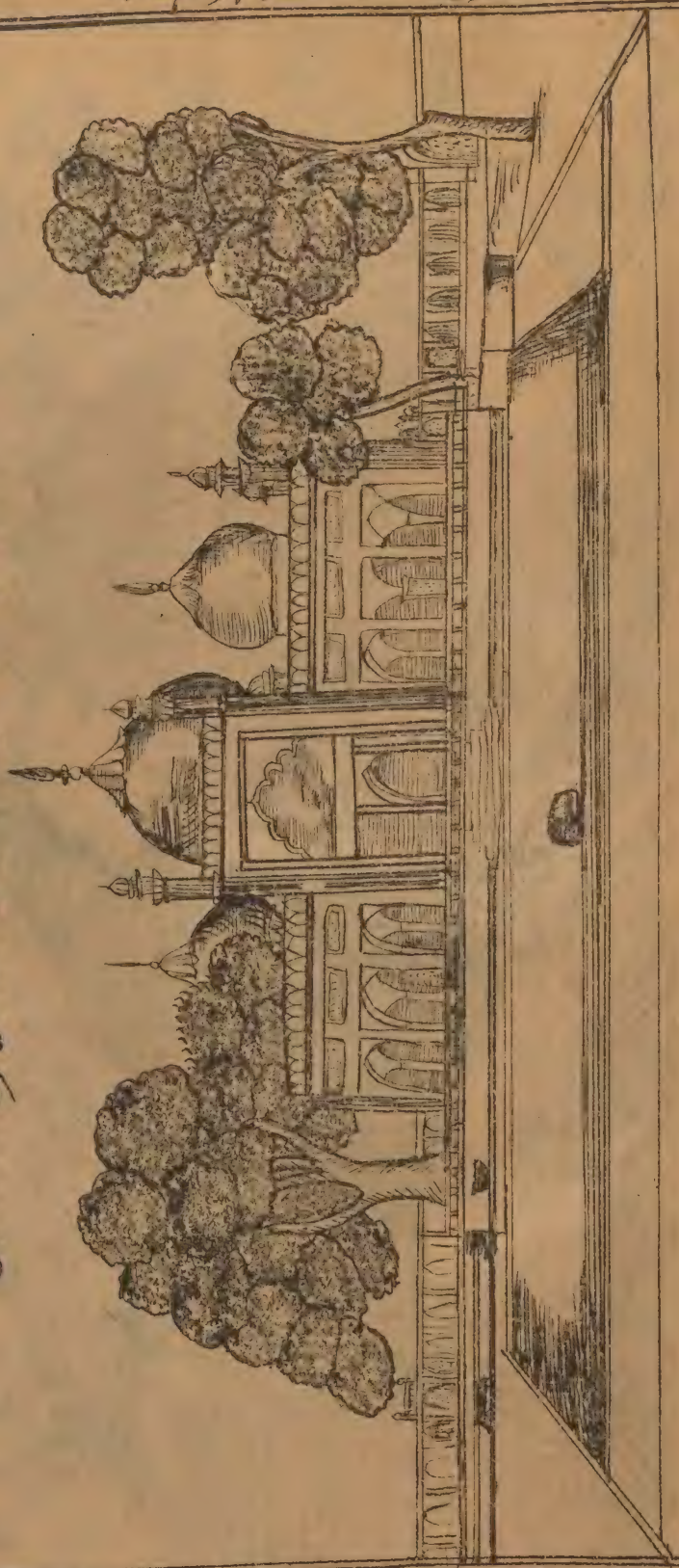
ان آثار اصفیاء حضرت شہید ضامن مع دروازہ متصل لاٹھ

کیا دہلی کے اجیری دروازہ کے باہر ہے +

نہیں کیونکہ ۹۵۶ھ میں تیار ہو چکا تھا جب احمد آباد میں میر شہاب الدین کا انتقال ہوا تو اُن کو لاکر اس میں دفن

نقشہ مدرسہ توابع خان الدین خان بیرون اجیری دروازہ دہلی

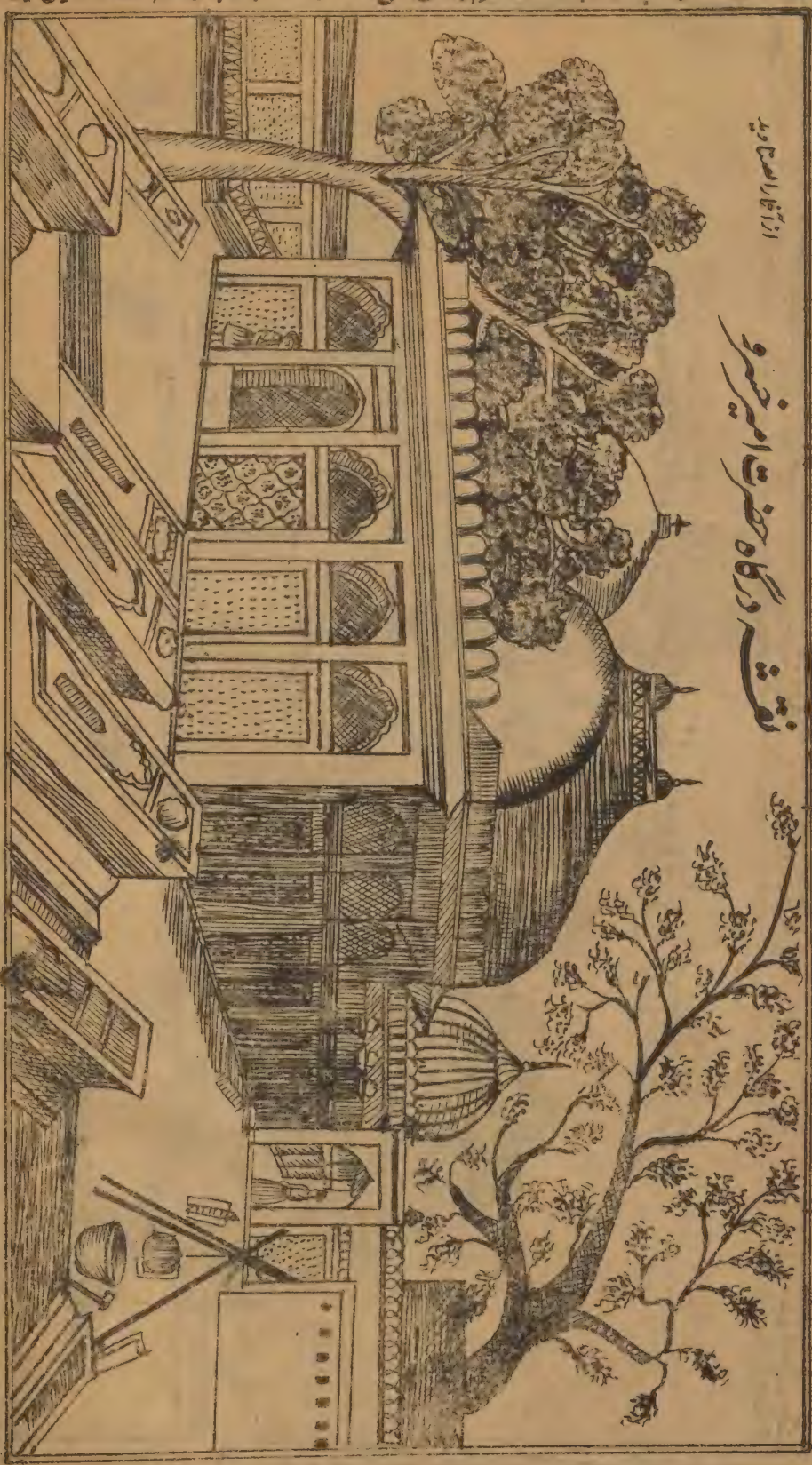
واضح ہو کہ یہ مقبرہ میر شہاب الدین المتعظم بہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ پدر نظام الملک آصف شاہ نے اپنے جینے ہی



تہاں مدفون ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ہی ان کے والدین اور دیگر عزیز و اقارب مدفون ہوئے تھے۔

کنده هر چو چکا پہلا ماوه عریم المثل اور دوسرا طوطی شکر مقال ہر شمشہ ہجری مطابق شمشہ صمدی مہدی نے صرف مچر بنایا مگر یہ عمارت ہواب موجود
ظاہراں راہ فیض از پے ہمیشہ بازست ہ تاریخ پناش عقل گفتہ بارو نہ ہو کہ جای راز است + قابل این کلام
از آثار الصداقید

نعت درگاہ حضرت امیر خسرو



سکندہ ہجری مطابق شمشہ کی عمار الدین حسین شمس عمارت سنگ موری تعمیر کی ہر چکے اندر چند شاخا راویہ کہتے کہ ہے کہ درگاہ امیر خسرو ہا شریعت عاشق کجاست + در دوست لالی زبانی پیامت + شمسک فرید
و تابی این مقام مظاہر محمد عمار الدین حسن ابن سلطان علی سبزواری ہجری شمس نا عطر الدرد فریہ الکاتب عبد الباقی بن ایوب +
در شمس جو کہ یہ درگاہ حضرت نظام الدین کی درگاہ کہ پاس بولہ اس عرف امیر خسرو کی ہر وہم ذیقہ ہر شمس مطابق شمشہ ہر ایک انتقال ہوا اور اس مقام پر جو راہی چو تیرہ کہلاتا تھا دفن ہوئی ایک مزار کہ سرانے تا یہ انتقال
دو شمس جو کہ یہ درگاہ حضرت نظام الدین کی درگاہ کہ پاس بولہ اس عرف امیر خسرو کی ہر وہم ذیقہ ہر شمس مطابق شمشہ ہر ایک انتقال ہوا اور اس مقام پر جو راہی چو تیرہ کہلاتا تھا دفن ہوئی ایک مزار کہ سرانے تا یہ انتقال

نہایت پر خفاں والی ٹونک سیر و پیریکراس قلم پر ایک چار دیواری سیٹھ سبط فضیل کے نبوی سے اور اسکے دو دروازہ بہت محنت سے



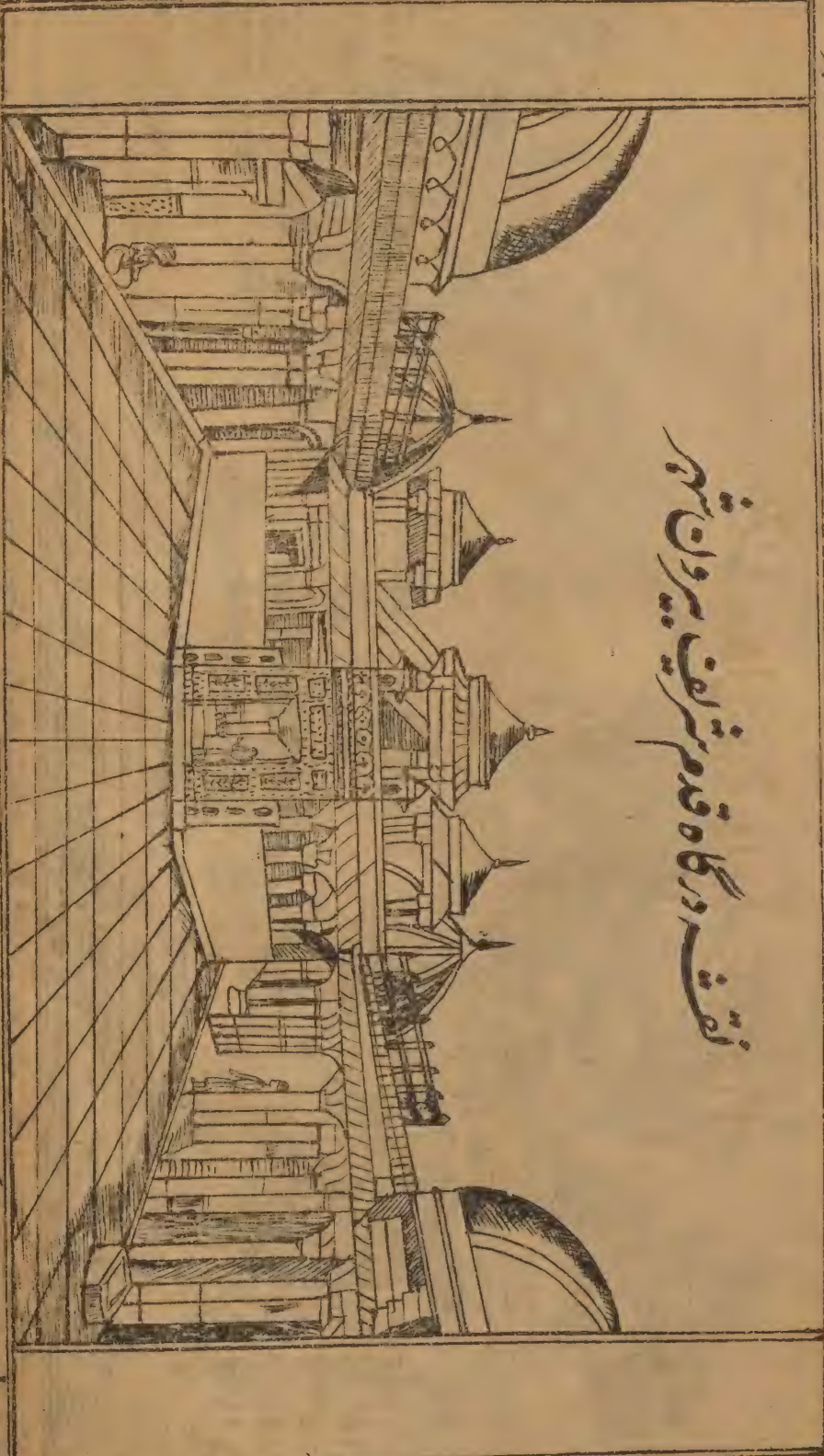
نقشہ ہے

اسم ہو کہ یہ درگاہ حضرت سید حسن رسولی نام سید عثمان دار فانی کی اولاد میں ہیں جہاں آپ کا مزار جو وہ جگہ پہلی گلابی باغ مشہور تھی اپنی حیات میں یہاں آپ رہتے تھے مگر لاہری مطابق اس کے

نہایت پر خفاں والی ٹونک سیر و پیریکراس قلم پر ایک چار دیواری سیٹھ سبط فضیل کے نبوی سے اور اسکے دو دروازہ بہت محنت سے

۷۰۰ سے ایک معجزہ ہوا تھا یعنی پتھر پر نقش پڑ گئے تھے انہیں

نصف درگاه قدم شریف بیرون شهر



واضح ہو کہ یہ مقبرہ فیروز شاہ بار شاہ نے اپنے بیٹے فتح خاں کا بنایا تھا اور اُس کے گرد مکانات مدرسہ حوض بنایا ہیں یہ خدا مسلم

نفس قدم کے پتھروں میں سے ایک پتھر فیروز شاہ بادشاہ کے عہد میں آیا اس نے وہ پتھر اپنے بیٹے کی قبر پر لگایا اسی

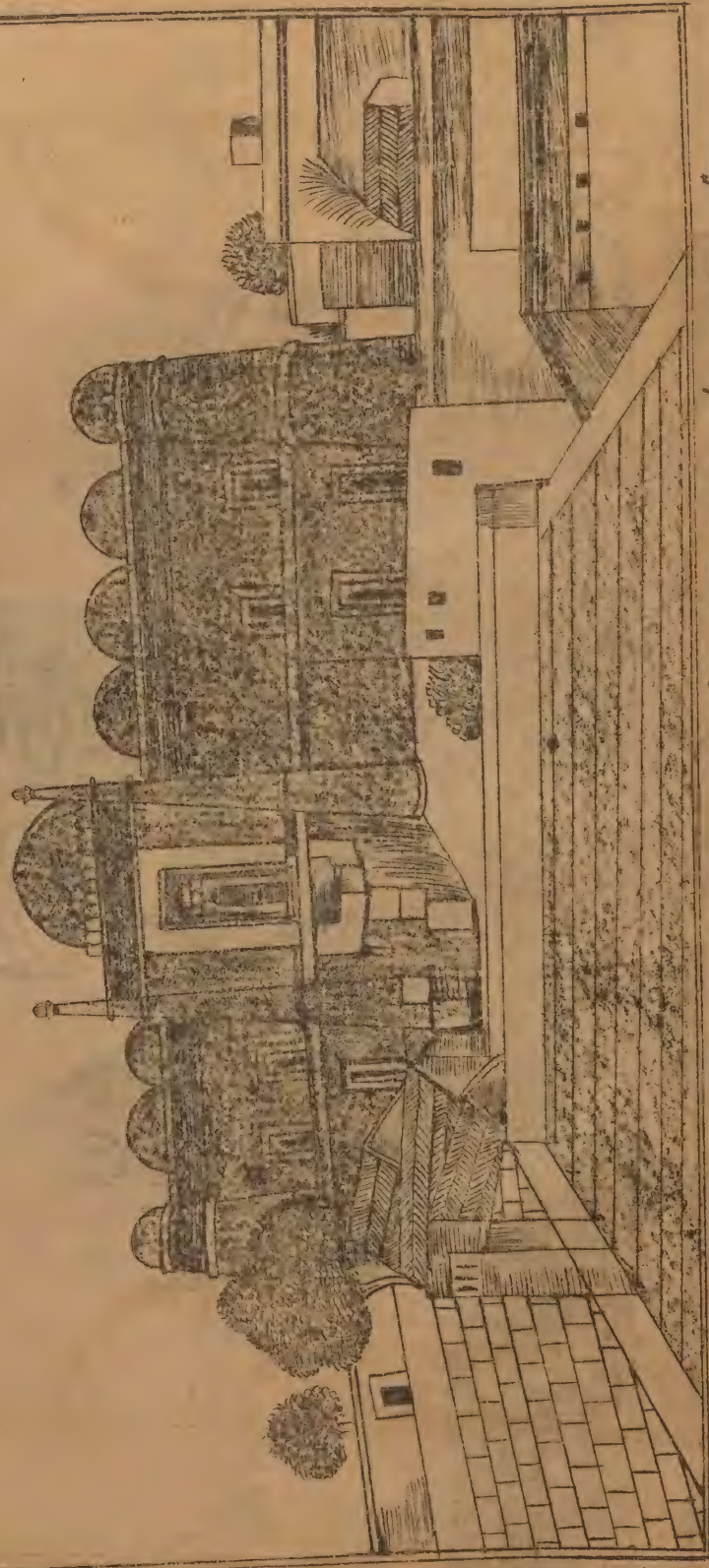
چند روزی که از آنجا می‌رفتیم به یک کوه رسیدیم که در آنجا یک دهکده بود و مردم آنجا را دیدیم که بسیار فقیر بودند و ما به آنها کمک کردیم.

یہ شہر بہاؤ یا تو یہ مسجد شہر میں آگئی ۔ اس کی اقتدار کری ہے کہ بتیس سیر پھیاں چڑھ کر جائے ہیں +

نقشہ کالی مسجد اندرون شہر شاہجہان آباد

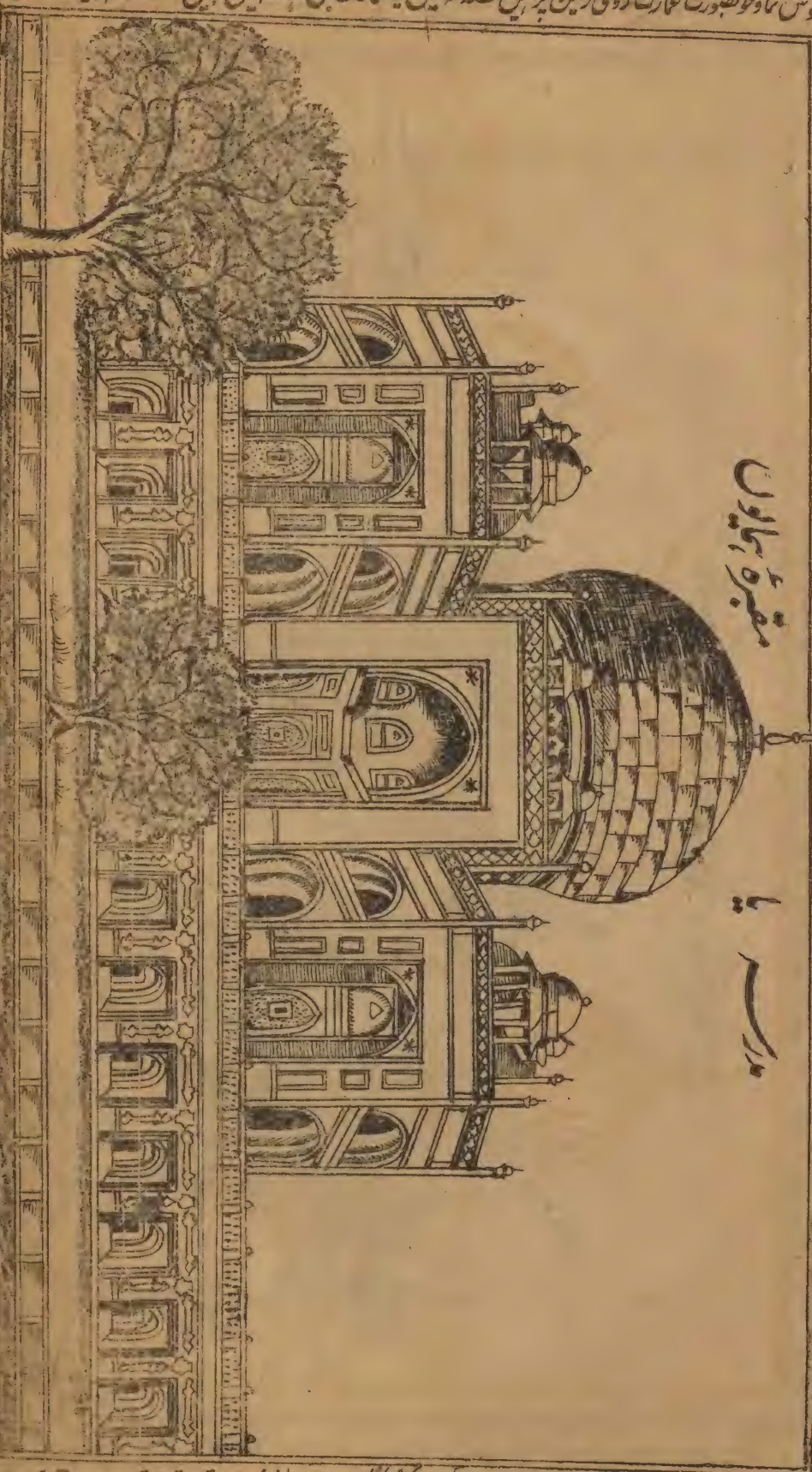
واقع ہو کہ یہ مسجد ۸۹۷ھ میں خان جہاں خاں نے فیروز آباد کے ایک محلہ میں بنائی یہ فیروز آباد ہے جسکو فیروز شاہ بادشاہ نے چرائی درہی کے

نہاں لکھا ہے یہاں اعلان ہے کہ یہ مسجد بنائی گئی ہے اور شاہجہان آباد



دانشجو کہ یہ مجتہد جنت نشان دہلی سے تین سال کے فاصلہ پہ پہلو اب جاری تھے زمرہ ہمالیوں بادشاہ نے نہایت شوق دلی خواہشاہ کرکھ میں بندرہ لاکھ درویدہ صرف کرکے سولہ برس کے عرصہ میں تیار کرنا تھا ایسے

مقبورہ ہمالیوں یا مدرہ



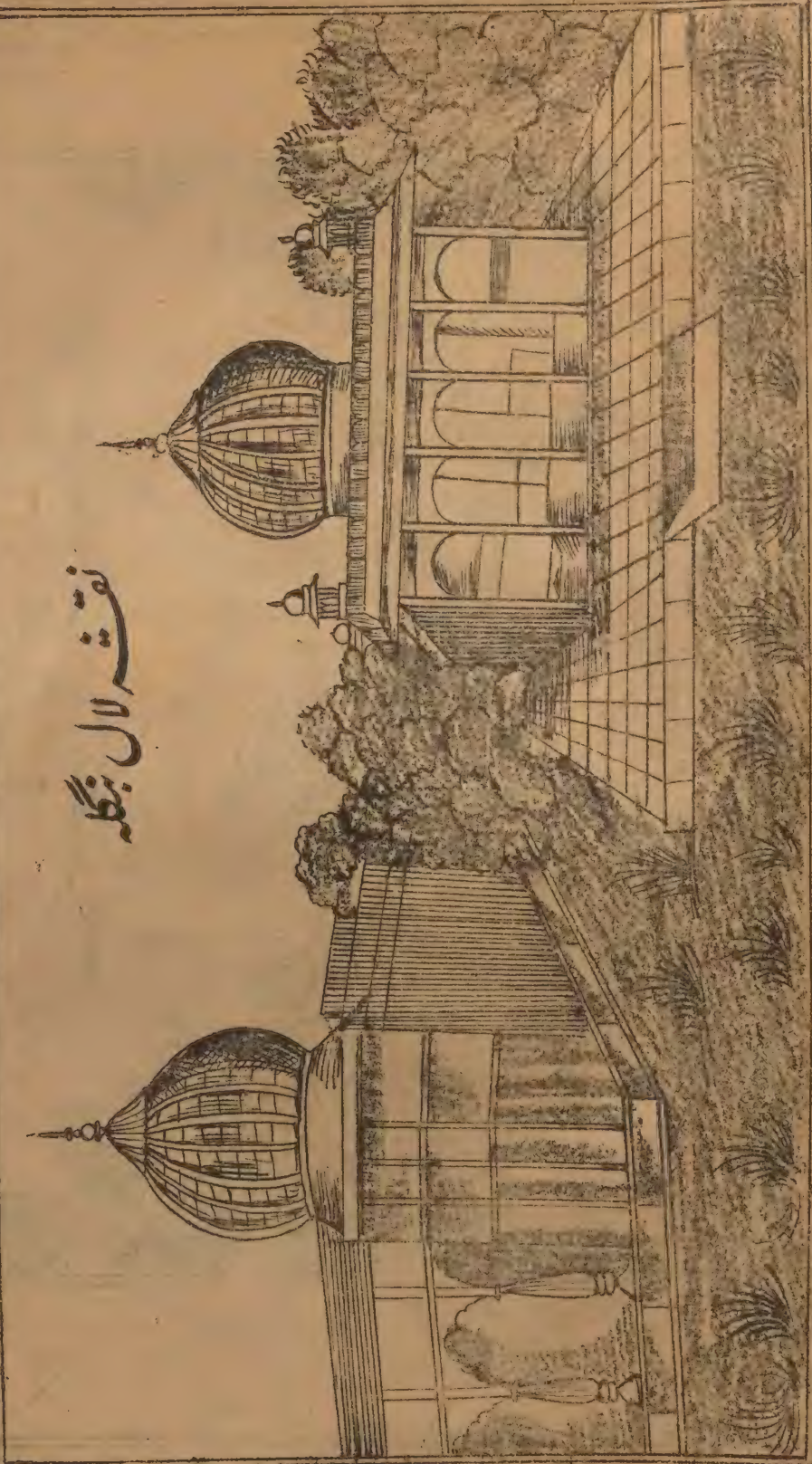
صاحبان انگریزی نے لکھی ہے چنانچہ تین طرف کا گھر و فناء ہے اور ایک طرف بہت بڑے شہداد میں اسی مقام پر سے ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ کو گرفتار کر کے صاحبان انگریز ہمارے

* کہتے ہیں کہ یہ قبور تین سو سال پہلے بنائے گئے تھے اور ان کے بنانے والے ایک شخص کے نام سے کہلاتے تھے۔

اگر یہ کچھ بہت اچھا تو یہ مقام نہیں ہے لیکن قابل دید ہے +

واضح ہو کہ یہ مقبرہ پرانے قلعہ کے قریب شاہ عالم کی ماں لال کنوڑکا جگہ مقبرہ شہر میں شاہ عالم بادشاہ نے بنایا تھا پوسٹے گیند میں لال کنوڑکی قبر تھی اور بڑی گیند میں بیکم جان شاہ عالم کے بڑے بیٹے لال کنوڑکا کی قبر تھی

نقشہ لال بنگلہ

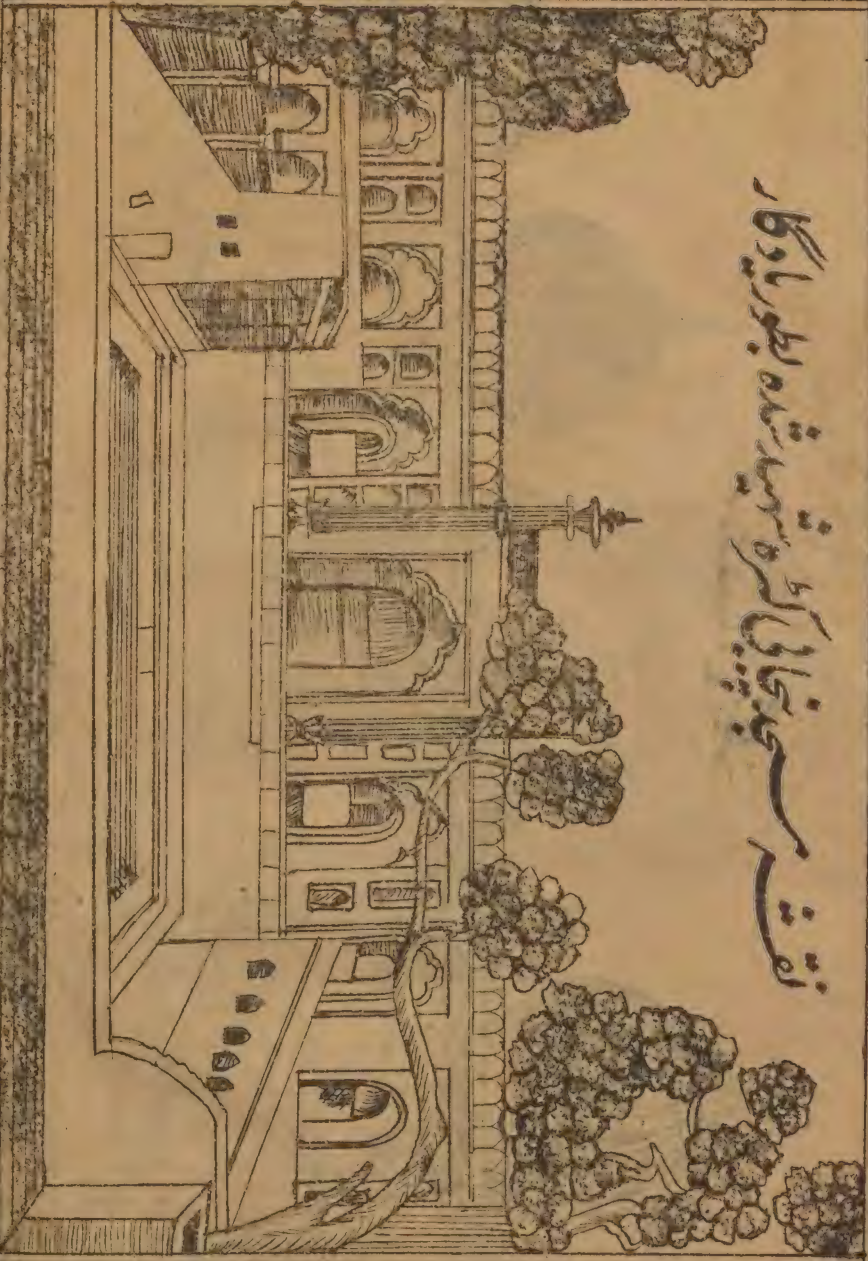


بہت اور خوبصورت اور شاہ عالم کے بیٹے لال کنوڑکا کی قبر تھی اور بڑی گیند میں بیکم جان شاہ عالم کے بڑے بیٹے لال کنوڑکا کی قبر تھی

مقام کو جو پنجابی کڑھ مشہور تھا مسار کر دیا۔ اب اس مقام پر

اب ریل کے مکانات جنکے ہیں چنانچہ پورب ریل کا اسٹیشن بہت خوشا بنا ہوا ہے اور یہ یہاں سے ریل ہماری گورنمنٹ

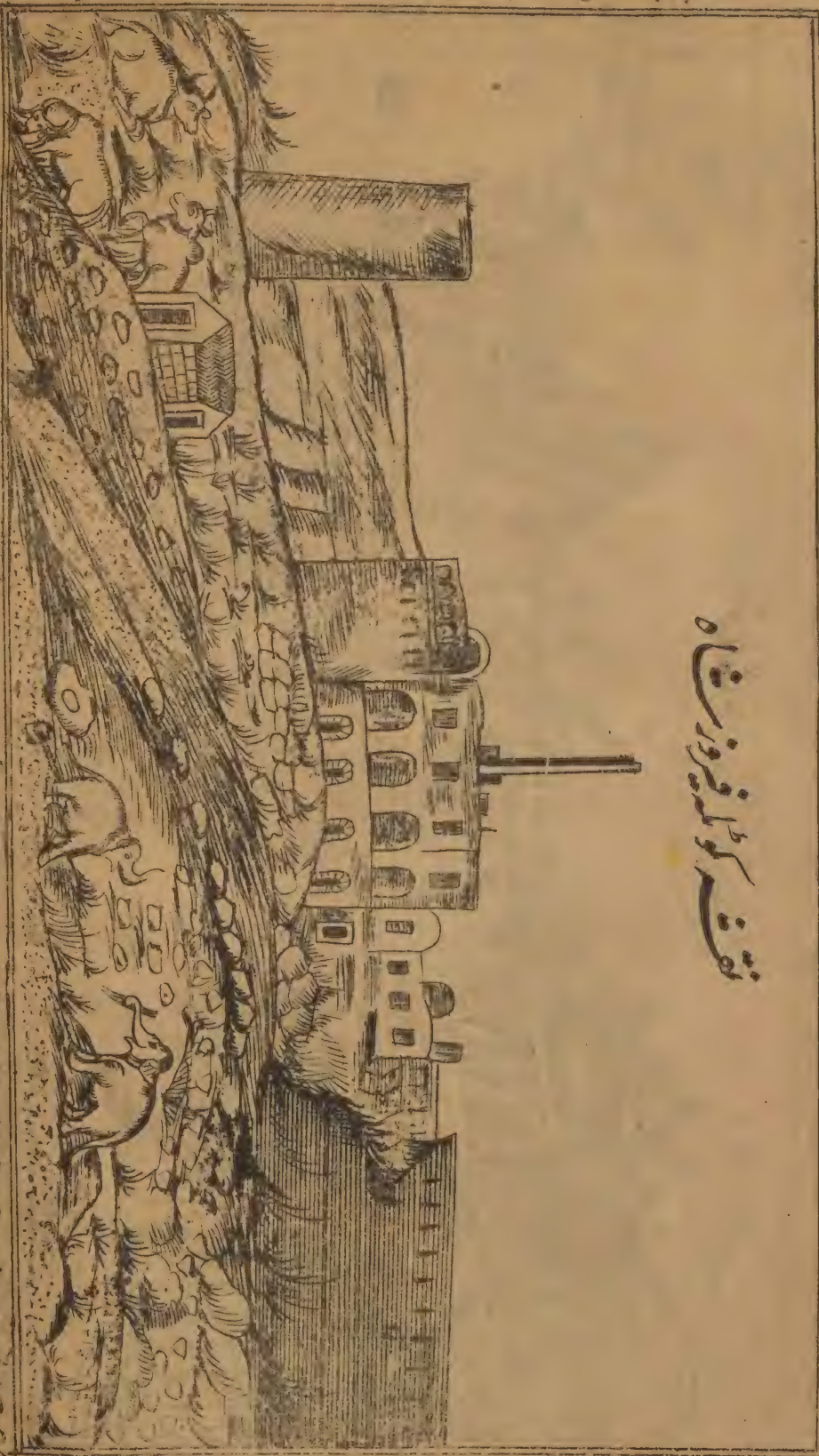
نقشہ مسجد چیمائی کڑھ شہید شدہ بطور یادگار



۴۔ یہ رسم کی گئی ہے۔

نقشہ کوٹلہ فیروز شاہ

سوار ہو کر اس میں چلا جاتا تھا ایک لقب پانچ جریب یعنی دریا جمنہ کی طرف اور ایک دو کوس یعنی جہاں نماں کی طرف



اور ایک پارانی ولی کی طرف پانچ کوس یعنی اسی اور یہ لاکھ پور سے پورانی راجا ولی بنانی ہوئی ہے چنانچہ اس کے راجا جانی کتہہ کندہ میں اول میں مذہب کی گفتگو کندہ ہے۔ بارہوی ہاں کی فتح

میں سے یہ ہے کہ اس کے راجا جانی کتہہ کندہ میں اول میں مذہب کی گفتگو کندہ ہے۔ بارہوی ہاں کی فتح

بھراؤسی مشن و شوکت کا ملک دو چند سہ چند پھر بنا دیا ہے یہ بھی اپنا نظیر نہیں رکھتا +

واقع ہو کہ یہ مقام شہر شاہجہاں آباد میں کشمیری دروازہ کے پاس کرنل اسکر صاحب بہادر تاج دس برس پہلے تعمیر کر کے ایک تیار کرایا اگرچہ سنگ مرمر کا خوش اسقیت سے عمارت ہے

نقشہ گرجا گھر کشمیر دروازہ



بھراؤسی مشن و شوکت کا ملک دو چند سہ چند پھر بنا دیا ہے یہ بھی اپنا نظیر نہیں رکھتا +

فہرست کتب موجودہ دکان نرائین داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی در پیکہاں

کتاب قصص جات	قصہ ہنگ خدا دل	قصہ ممتاز	قصہ گل مستور	نہیب عشق گل بکول
۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

فہرست کتب موجودہ دکان نزلین اس جنگلی ملتا جرتہ ملی درجہ کلاں کٹرہ شری

(۹) **مرد و دیانت** - ایک خلافت آمیز ناول جس میں مذہب و اخلاق کے پیرایہ میں خلافت کی اہمیت کی گئی ہے۔ دیانت جو اعلیٰ ترین صفات

انسانی ہے، اس کی خوبیاں قصے کے پیرایہ میں طرح ہیں اور ہر ایک کو نیکیاوت اختیار کرنے اور اس سے مستفید ہونے کی ترغیب دیتی ہے قیمت ۱۰
(۱۰) **آداب و فنک** - بغامت کہنہ و غمیت ہر کتاب کا مضمون بالکل اسی پر مبنی ہے۔ دیکھنے میں تو چوٹی کی سی کتاب ہے مگر پڑھنے والے کو لاکھ روپے کی بھری ہنس بہن ہنسات کو حکام یوروپین سے ملاقات کا اتفاق ہوتا رہتا ہے اس کو ایک جلد ضرور اس کی اپنے پاس رکھنی چاہئے تاکہ وقت ملاقات کوئی دقیقہ فروگذا نہشت ہو جائے اور جو حضرات انگریزی طرز معاشرت کو یاد دہانہ کرنے میں آخو بھی اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے ملاقات کے وقت جن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے وہ اس میں موجود ہیں اس کو دیکھ کر ہر شخص سمجھائی کے فرائض بھی طرح اور اس کتاب سے قیمت

(۱۱) **وینس کا سوداگر** - شیلی کے ایک مشہور اور معروف بے کاتر تاجر جس میں ایک تعصب یہودی کے تندہ کا ذکر ہے جس و عشق کی جھلک بھی بڑے عمدہ طور سے دکھائی گئی ہے اور دوست کے واسطے جو مصائب اٹھانے پڑتے ہیں ان کا واضح طور سے ذکر ہے۔ عورت کا برسرِ سرین کرنا اور عدالت سے سوال دہانیا کرنا اس طرح لکھا گیا ہے کہ بالکل نقشہ آنکھوں کے آگے پہنچ جاتا ہے اور آخر میں فیصلہ جو آدھ سیر گوشت کا ٹکٹ یا گیا ہے دیکھنے کے قابل ہے قیمت ۱۰

(۱۲) **کنیز خالطہ** - ایک مسلمان لیڈی کی سرگزشت - جس میں وہ وقتیں جو گھر دار عورتوں کو پیش آتی ہیں اور وہ موسم مذہم جن کا بڑا اثر پڑتا ہے وہ مشکلات جن میں وہ گرفتار ہوتے ہیں خوب ظاہر کی گئی ہیں۔ لڑکپن کے زمانہ سے لیکر آخر عمر تک کا حال درج ہے ماں باپوں کا عہد - خاوند کا سلوک اور ساس نندوں کی عنایت - اولاد کا پیدا ہونا اور اس کی تعلیم و تربیت اور آخر میں اس کا لگا کر کھانا ان تمام مصائب کو خوب سے کیا ہے قیمت ۱۰

(۱۳) **طرز حکومت انگلستان** - انگلستان کی طرز حکومت - پارلیمنٹ کے قواعد و مقدمات - لیبل اور کنسروٹو پارٹیوں کی باہمی مخالفت - ایک دوسرے کے دلائل قویہ - اموات بحث طلب - رعایا کے خیالات - بادشاہ کے اختیارات - ہر فرد بشری آزادی و زلے صاحبِ تدبیر کے مشورے - خاندان شاہی کی مراعات اور امر کی باہمی چشمک - ہوس آف لارڈ اور ہوس آف کنزرن کے اصل طریقے اور اس کی ابتدا - غرض جو کچھ بابت سلطنت جائنا ضرور ہے اس میں موجود ہیں نیشنل کانگریس کے موافقوں کے دیکھنے کے قابل اس سے بڑھ کر اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی اور مخالفوں کو بھی خواہ بغرض اسے قائم کرنے کے خواہ بغرض جواب دہی ضرور دیکھنا چاہئے قیمت باوجود صفات مذکورہ ۸۰

(۱۴) **ارڈلی نارٹن** - حضور پر نور لارڈ ڈفرن صاحب کی سیج جو کانگریس کے مخالفت میں کانکتہ میں دیگئی تھی اور اس کے جواب میں مسٹر ارڈلی نارٹن پر سٹراٹ کی مصلحتیں جس میں لارڈ موصوف کے تمام دلائل کا جواب قاطعہ دیدیا گیا ہے اور ان کا ایسا موٹو بند کیا گیا ہے کہ جہاں دمزدن باقی رہی اس کے دیکھنے سے نیشنل کانگریس کے اغراض سے بھی واقفیت کلی ہو جاتی ہے قیمت ۱۰

(۱۵) **رپورٹ نیشنل کانگریس** - جیسا اس سے بہتر اور کون کونسی کتاب نہیں ہو سکتی ہیں جن میں ہندوستان کے بڑے بڑے لائبر

حضرات کی پیچیدگی اور ان کی رائیں کا بیانی کی امیدوار نیشنل کانگریس کے تمام رپورٹیشن جو اب تک پاس ہوئے ہیں اس کے مقابلے

کے درج ہیں - آخر میں ڈیلیٹ آمدہ صوبجات مختلف کے نام سے ان کے پیشہ وغیرہ کے درج ہیں قیمت ۱۰

(۱۶) **مکالمہ** - درمیان ایک وکیل ہائی کورٹ اور معافیہ داری موضع کبھت پور کے اگرچہ زہنی بیان ہے مگر پیشہ والا انہاروں مفید باتیں

اس سے استنباط کر سکتا ہے - اس کو معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے حقوق کتنے بڑے ہیں اور ان سے کتنے مفید دے چند کانکے ساتھ

برتاؤ کیا جاتا ہے - محکوم کی تحصیل - قواعد مالگزاری - کنشوار - حلقہ - غرض کل امور دلچسپ بحث کی گئی ہے اور گاؤں والوں کو خواب خرگوش سے جگانے کی کوشش کی ہے ان کے دلوں کو تعلیم کے مفید طریقے کی طرف پھیرے گئے ہیں اور یورپ کی مادی دنیا پر

نے ان کو آگاہ کیا ہے قیمت ۱۰

(۱۷) **چامہ سرشار** - لے فون دیکھ و خزر زکو نہ موٹہ لگا + چھٹی نہیں ہے موٹہ سے یہ کافر لگی ہوئی + شراب خانہ خراب خدا سے بچانے کی ہمدردی اس کو مشا دیا جس کی رفیق ہوئی اسے خاک میں ملا دیا مصنف نے ایک لکچرینل کے پیرایہ میں اس کی ہر ایک بات کو ظاہر کیا ہے

فہرست کتب جو وہ دکان نرائن اس جنگلی مل تاجر کتب بینی ریہ کلاں کٹرہ شروع

(۱) سوانح دہلی - اسیں دہلی کے تمام سائنات مانی و حال کو جناب مرزا احمد اختر صاحب گورگانی غلف اکبر محمد داراجت میرا

شاہ و بعد حضرت ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے اس پیراہ میں تحریر کیا ہے کہ علاوہ واقعت تاریخی حالات کے اس شہر کی ترقی اور منزل کو دیکھ کر بڑھوں کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑیں اور جوانوں کے دل پر بھی ساں سا لوٹنے لگے۔ اور کیوں نہ ہو اسکا مصنف بھی تو وہی شخص ہے جس نے اپنی آنکھوں سے بہشت کا منہ (یعنی قلعہ علی کو) دیکھا ہے۔

اول یہ بیان کیا ہے کہ دہلی کب آباد ہوئی اور کس قدر راجہ جہا راجہ یہاں گذرے۔ کون کون سے بادشاہوں اور سرداروں کی پای تخت رہی اور اب کون حکمران ہے۔ اسکو کیسی کیسی ترقی ہوئی اور اسپر کیا کیا بادیاں نازل ہوئیں۔ ہر امر کو بقید سنہ نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ دوسرے تمام عمارات جو اندرون شہر اور اسکے حوالی میں واقع ہیں ان کے تاریخی حال بیان کئے ہیں۔ آخر میں تمام لارڈوں کے حالات تحریر کئے ہیں کہ انہوں نے ہندوستان میں آکر کیا کیا اور اب دہلی کی کیا حالت ہے۔ یوں تو دہلی کی سینکڑوں تاریخیں ہیں لیکن ناظرین اسیں نیا ہی لطف اور نیا ہی مضمون پائینگے قیمت

(۲) تاریخ اصغری - مختلف علوم و فنون کا پڑھنا لکھنا واقعی اچھا ہے۔ مگر جو تہ علم سیر و تاریخ کو بخشنا گیا ہے وہ

سے اعلیٰ ہے۔ اس کا اعزاز ہر ایک سے بالا ہے۔ بزرگان پیشین کی نقل و حکایات عبرت و ہونے کے علاوہ طبیعت میں جوش بھی پیدا کرتی ہیں طالب کا خیال نیک کاموں کی طرف دہرتی ہے۔ مذکورہ بالا امر وہی کی تاریخ ہے جو قدیم الایام بزرگان دین کے مزاروں اور سادات کے مسکن ہونے کی باعث بہت مشہور ہے۔ مصنف نے اول بحیثیت حیرانیہ بیان کیا ہے اور پھر تاریخی طرز سے لیا ہے۔ شہر کے تاریخی حالات کچھنے کے بعد محلوں کی فہرست و جہتسمیہ نام ساکین درج کر دیا ہے آخر میں زمینداران شاہی کی ایک فہرست مع تعداد منصب اور نام بادشاہ عطا کنندہ مسطور ہے۔ غرض تاریخ کیا ہے اور اس کے لئے جام جہاں ناپے کا غذا اعلیٰ درجہ کا دلائی قیمت صرف عشر

(۳) دیوان فیضی - یہ اس استاد زمانہ کا دیوان فارسی زبان میں ہے جو اپنا مثل نہیں۔ اسکے تمام اشعار اول سے آخر تک نہایت مرصع مسجع ہیں اسکی خوبیوں کو جو دیکھے وہی جانے نہایت عمدہ خوشخط و صحت چھاپا گیا ہے قیمت گندہ کا غذا عشر رسمی کا غذا ۱۲

(۴) مرقع سلاطین - اس نایاب کتاب میں خاندان تیموریہ کی تصویریں اور تمام بادشاہان یورپ کی تصویریں مع حالات بقید سنہ و تاریخ درج ہیں۔ اسکے بعد تمام پڑائی عمدتوں کے نقشے جو مشہور ہیں مع تاریخ بنا اور بنانے والے کا نام اور

ان کا عرصہ و طول وغیرہ نہایت صحت سے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب قابل دید ہے قیمت فی جلد گندہ کا غذا عشر رسمی کا غذا عشر

(۵) گلشن شہرت - اسکے تین حصے ہیں آئینہ مسمریزم۔ دیدہ مشہید۔ عجیب محکات۔ ان میں ترکیب

و جد مکان نشست اور ترکیب نشست اُستان سابق و تجربہ متفرقات مسمریزم اور حال فراش مع چھ کردوں کے اور ترکیب بنانے آئینہ کی اور آئینہ بخار کا آئینہ پر۔ دوسرے میں ترکیب سلب مراض و تجربہ منقل مراض جو گواہی کرے کہ ہوا اور بیان نداسے آسانی وغیرہ تیسرے میں ترکیب عمل عزا و تجربہ ہمزاد۔ اور ترکیب خیال پختہ کرنے اور ترکیب سوکوس سے باتیں کرنے کی وغیرہ درج ہیں قیمت ہر حصہ ۱۲

(۶) تاریخ جلسہ شہنشاہی یعنی اس عظیم الشان دربار کا بیان جو شہر دہلی میں ہوا تھا مختلف راجگان و نوابان کی

عکسی تصاویر۔ لارڈ لٹن اور حضور پر نور ملکہ معظمہ کے قوت بھی ملحق ہیں۔ ہر ریاست کے رئیس کا نام مع خطاب۔ رقبہ آبادی۔ آمدنی مختلف کیفیت درج ہے لاہور کے سرکاری کتب خانے میں بلکہ گورنمنٹ طبع ہوئے۔ دربار کا ایک رنگین ٹرافقہ ساتھ لگا ہوا جو

اور تمام دربار کے حالات بقید روز و ساعت لکھے گئے ہیں۔ غرض جس کے پاس یہ کتاب موجود ہو اسکو دربار کے چشم دید حالات کچھ

سے زیادہ کیفیت حاصل ہوگی قیمت ہر حصہ

(۷) مجموعہ فتوح السام - مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات۔ شجاعت کے کارنامے۔ مذہبی جوش و خروش۔ ثابت قدمی و استقبال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہید آباد کے جہز اسلام کے ولایت کرشمے۔ ضرابین اذور۔ اور خالد بن ولید کی مردانگی۔ ایک بار پڑھو اور بزرگوں

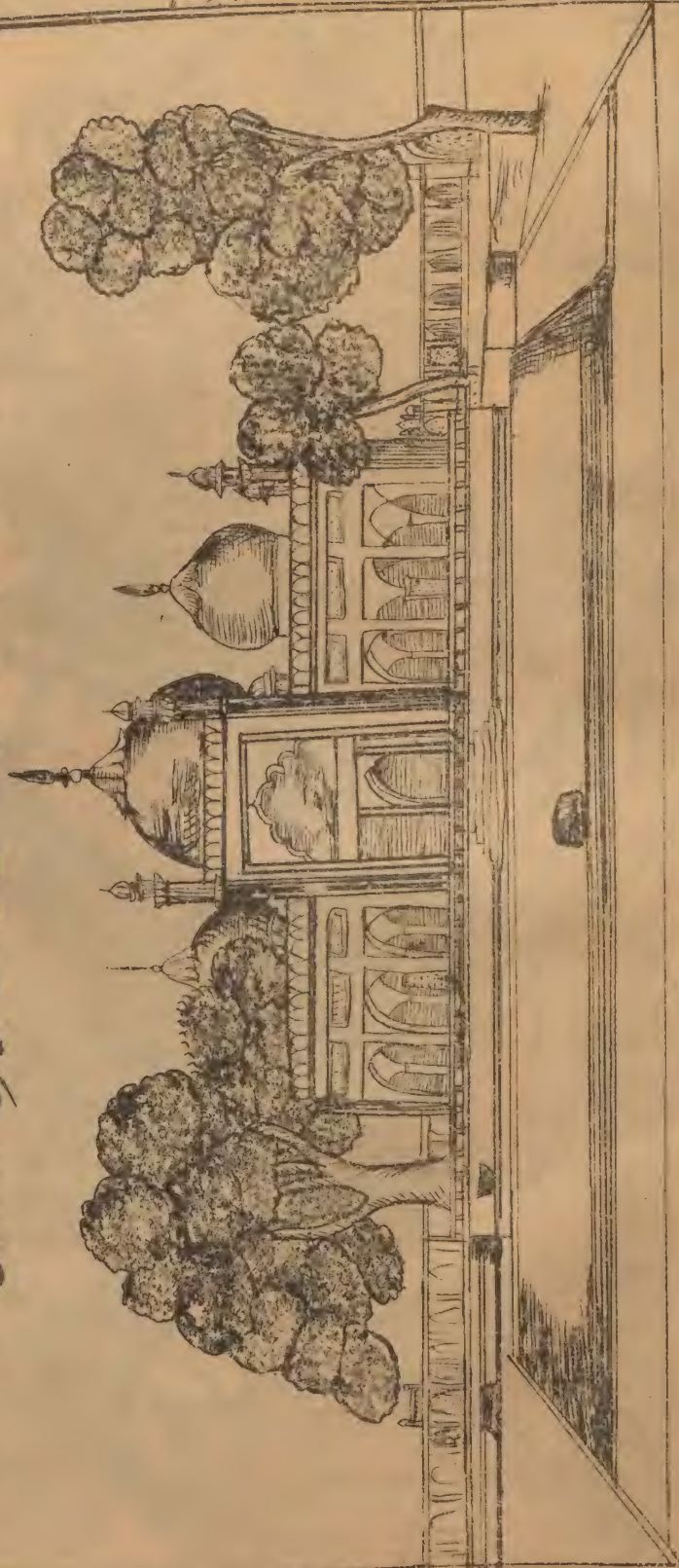
کے کام دیکھو یاد کرو اور آہ سرد بہر و قیمت صرف ۱۲

کیا دہلی کے اجمیری دروازہ کے باہر ہے +

میں کیونکہ ۹۵۸ھ میں تیار ہو چکا تھا جب احمد آباد میں میر شہاب الدین کا انتقال ہوا تو ان کو لاکر اس میں دفن

نقشہ مدرسہ نو ابغازی الدین خاں بیرون اجمیری دروازہ دہلی

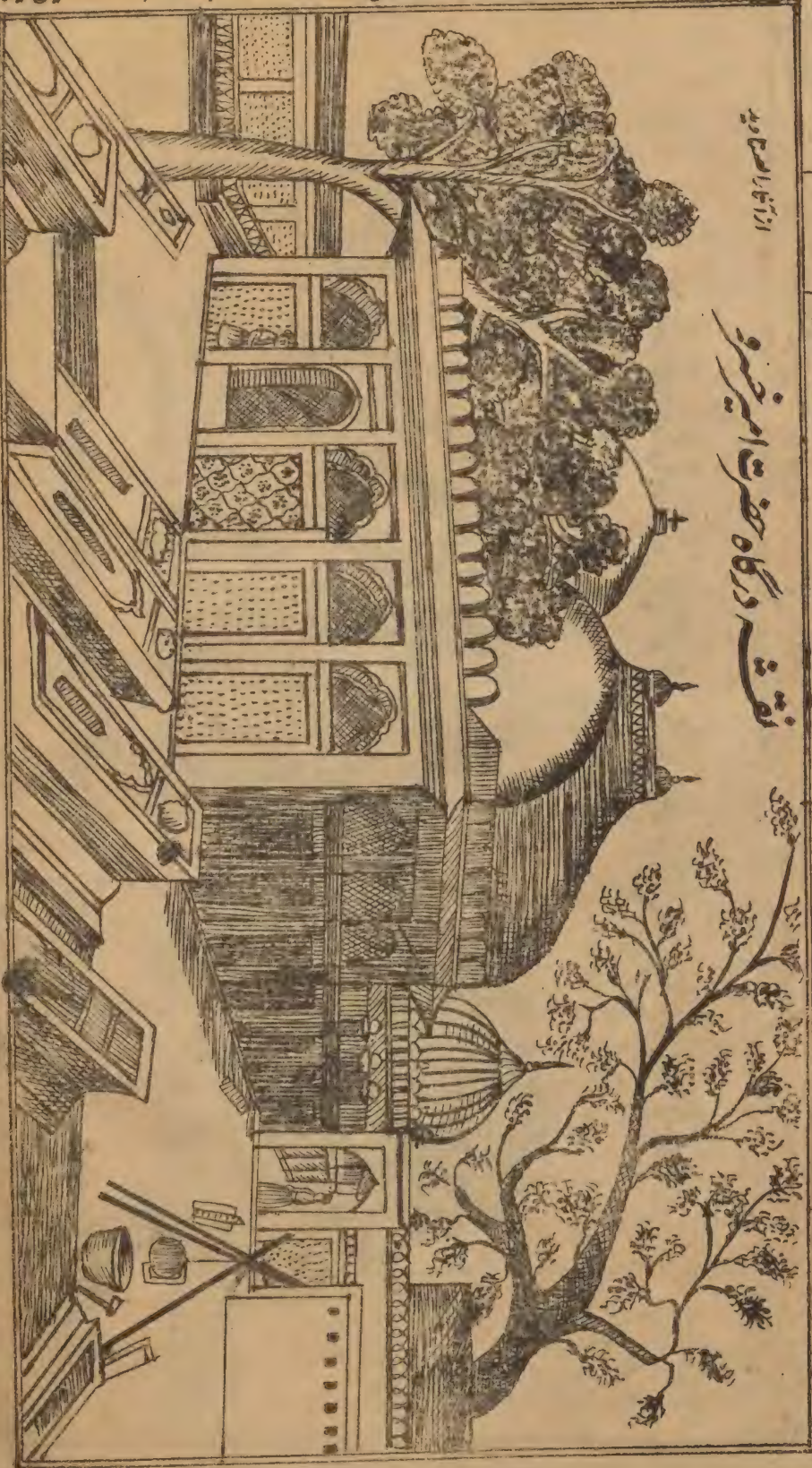
راخ ہو کہ یہ مقبرہ میر شہاب الدین الخاں بہادر فیروز جنگ پدر نظام الملک آصف جاہ نے اپنے چچے بی



نقشہ مدرسہ نو ابغازی الدین خاں بیرون اجمیری دروازہ دہلی

کندہ پر جکا پہلا مادہ عدیم المثل اور دوسرا طوطی شکر مقال ہر ۹۹ ہجری مطابق ششہ صر سید مہدی نے صرف مچر بنایا مگر یہ عمارت جو اب موجود ہے سلطانا ہجری سلطانین ششہ کی عمارت الدین حسن بن علی سلطان علی سبزواری بخاری عہدہ الخدیوہ فیہ الکاتب عبد الباقی بن الوب * * *
 دیکھو کہ یہ درگاہ حضرت نظام الدین کی درگاہ کہ پاس ابوالحسن عرف ابوشمس رکھی ہو وہ ذیقعد ۷۲۷ مطابق ۱۳۲۸ء میں انتقال ہوا اور اس مقام پر جو بانی چیتوہ کہلاتا تھا دفن ہو کر ایک مزار کے سر ہانے تا بیخ انتقال
 ظاہراں را + فیض از پے ہمیشہ بازست + تاریخ بتا ش نقل گفتہ + بار و نہ گجو کہ جای راز است + قایل این کلام
 در شین ہوا و لا ہوا در دقاف و در و جیم + اگر نام بانی تو زین جہا + با خاک کہستی تو مردی فہیم + کاتب مذکور یہ شیخ فرید شکر مچر * * * شمسہ دی بیخیر عالم + مار و نہ تو دم از باز است + میر نور

نقشہ درگاہ حضرت امیر خسرو
 از آثار المستاد

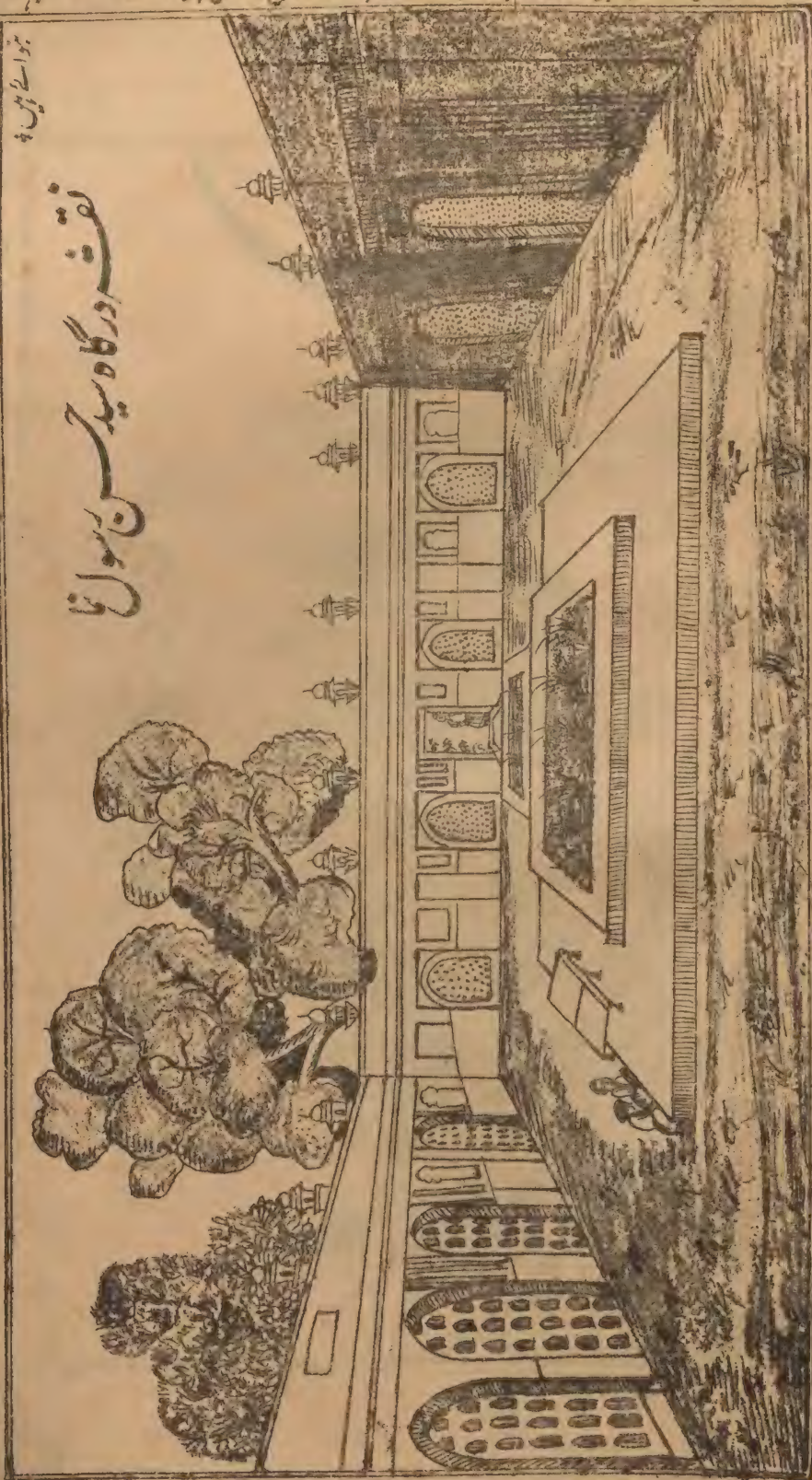


دیکھو کہ یہ درگاہ حضرت نظام الدین کی درگاہ کہ پاس ابوالحسن عرف ابوشمس رکھی ہو وہ ذیقعد ۷۲۷ مطابق ۱۳۲۸ء میں انتقال ہوا اور اس مقام پر جو بانی چیتوہ کہلاتا تھا دفن ہو کر ایک مزار کے سر ہانے تا بیخ انتقال
 ظاہراں را + فیض از پے ہمیشہ بازست + تاریخ بتا ش نقل گفتہ + بار و نہ گجو کہ جای راز است + قایل این کلام
 در شین ہوا و لا ہوا در دقاف و در و جیم + اگر نام بانی تو زین جہا + با خاک کہستی تو مردی فہیم + کاتب مذکور یہ شیخ فرید شکر مچر * * * شمسہ دی بیخیر عالم + مار و نہ تو دم از باز است + میر نور

بواب میرزا والی ٹونک سوریہ بیک اس مقام پر ایک چار دیواری سچختہ بطور تفصیل کے بنوائی گئی اور اسکے دو دروازہ بہت معتدل

فردرگاه سید حسن سواد

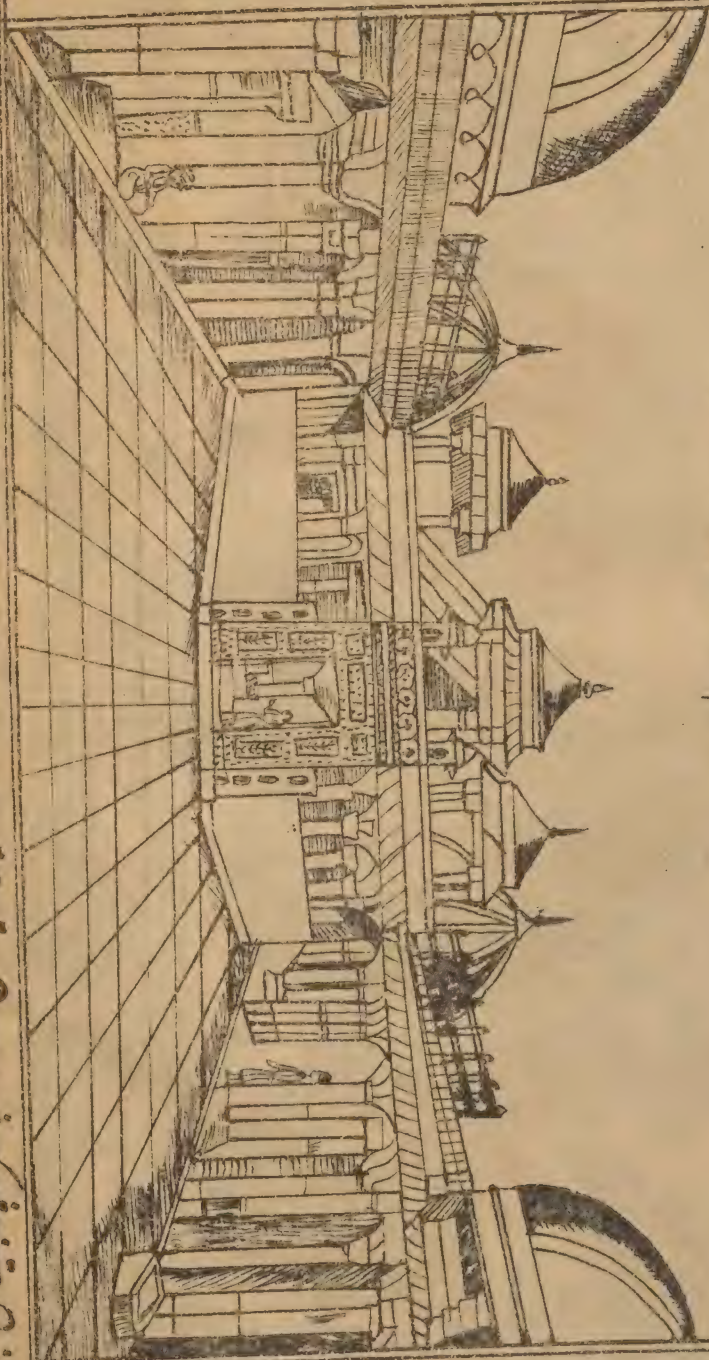
بنو اسے ہیں



سے ایک معجزہ ہوا تھا یعنی پتھر پر نقش پڑ گئے تھے اُنہیں

داغ ہو کہ یہ معجزہ فیروز شاہ بادشاہ کے اپنے بیٹے فتح خاں کا بنایا تھا اور اُس کے گرد مکانات مدرسہ حوض بنایا پتھر خدا صلعم

نقش درگاہ قدم شریف بیرون شہر



نقش قدم کے پتھروں میں سے ایک پتھر فیروز شاہ بادشاہ کے عہد میں آیا اُس نے وہ پتھر اپنے بیٹے کی قبر پر لگایا اسی

۱۱۵۰ھ بمطابق ۱۷۹۲ء میں بنوایا گیا اور ۱۱۵۱ھ میں مکمل ہوا۔ یہ نقش درگاہ فیروز شاہ کے عہد میں بنوایا گیا تھا۔

شہر بنایا تو یہ مسجد شہر میں آگئی۔ اس کی اعتدال کر دی ہے کہ بتیس سیر ٹھیک چڑھ کر جاتے ہیں +



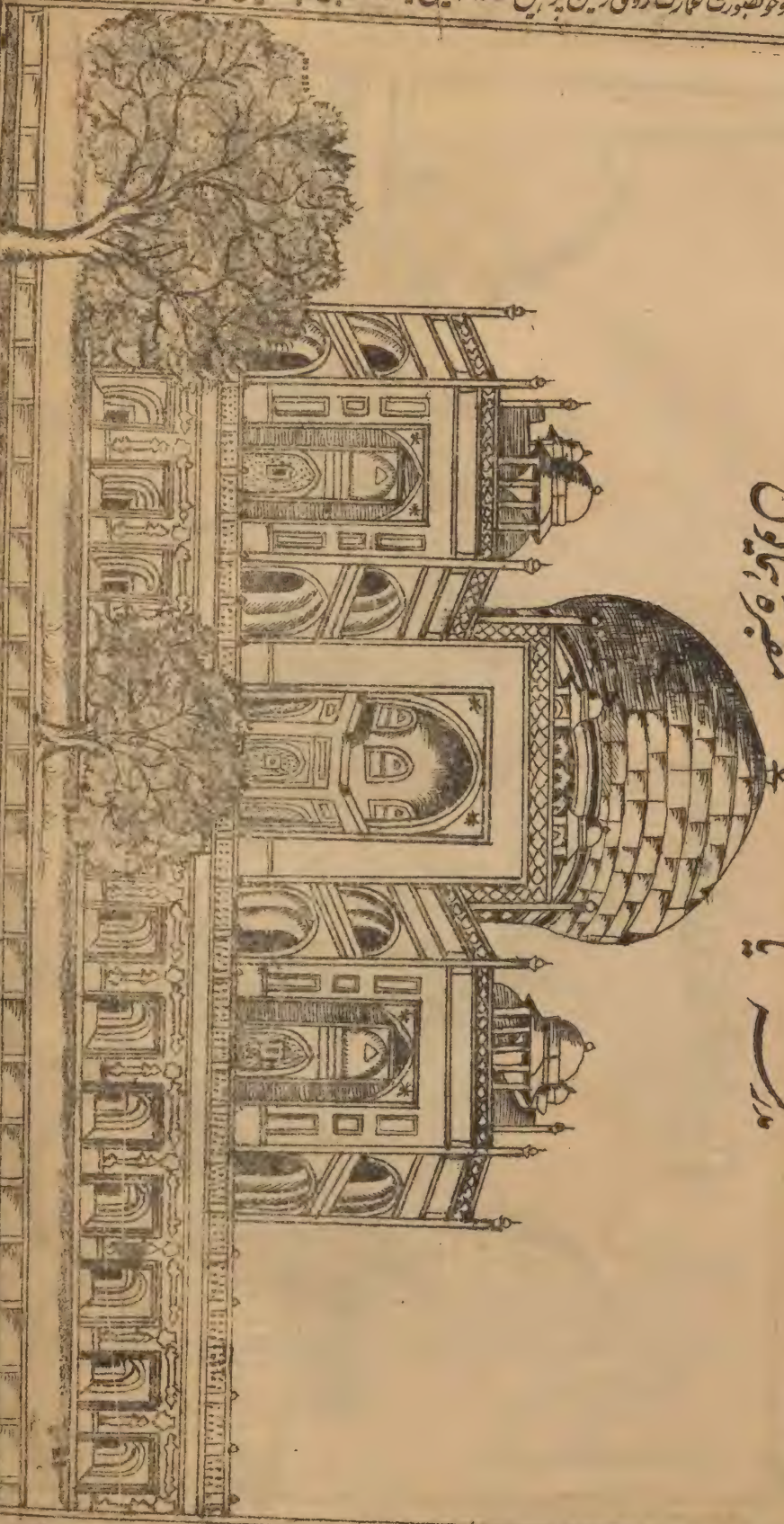
وقت کالی مسجد اندرون شهر شاہجہان آباد

وایح ہر کہ یہ مسجد مسجد ۵۸۱ میں خان جہاں خاں نے فیروز آباد کے ایک محلہ میں بنائی یہ فیروز آباد و ہسے جسکو فیروز شاہ بادشاہ نے چرائی و ہلی کے

چند اشعار و کلام از مولانا

خوش نما و خوبصورت عمارت روی زمین پر نہیں ۹۶۹ء میں یہ عمارت بنی ہے کہیں کہیں سے مناسبت ہو گیا تھا اسکی عمارت
 صاحبان انگریزی نے کرا دی ہے چنانچہ زمین طرف کا کھڑا و قنات بہت آدرا یک طرف مطلق ہو گیا ہے شہر لاہور میں اسی مقام پر سے انظر سراج الدین بہادر شاہ کو گرفتار کر کے صاحبزادی انگریز لایا
 واقع ہو کر یہ بہادر بہت نشاں اولی سے تین سال کے فاصلہ پہنچا ایکو اب جا ہی گیا زور ہو جاوے گا یا بادشاہ نے بہت شوق دلی کو اکبر شاہ کو عہد میں بند رہ لاکھ روپیہ صرف کر کے مولد برین کے عہد میں بنا کر ایا تھا

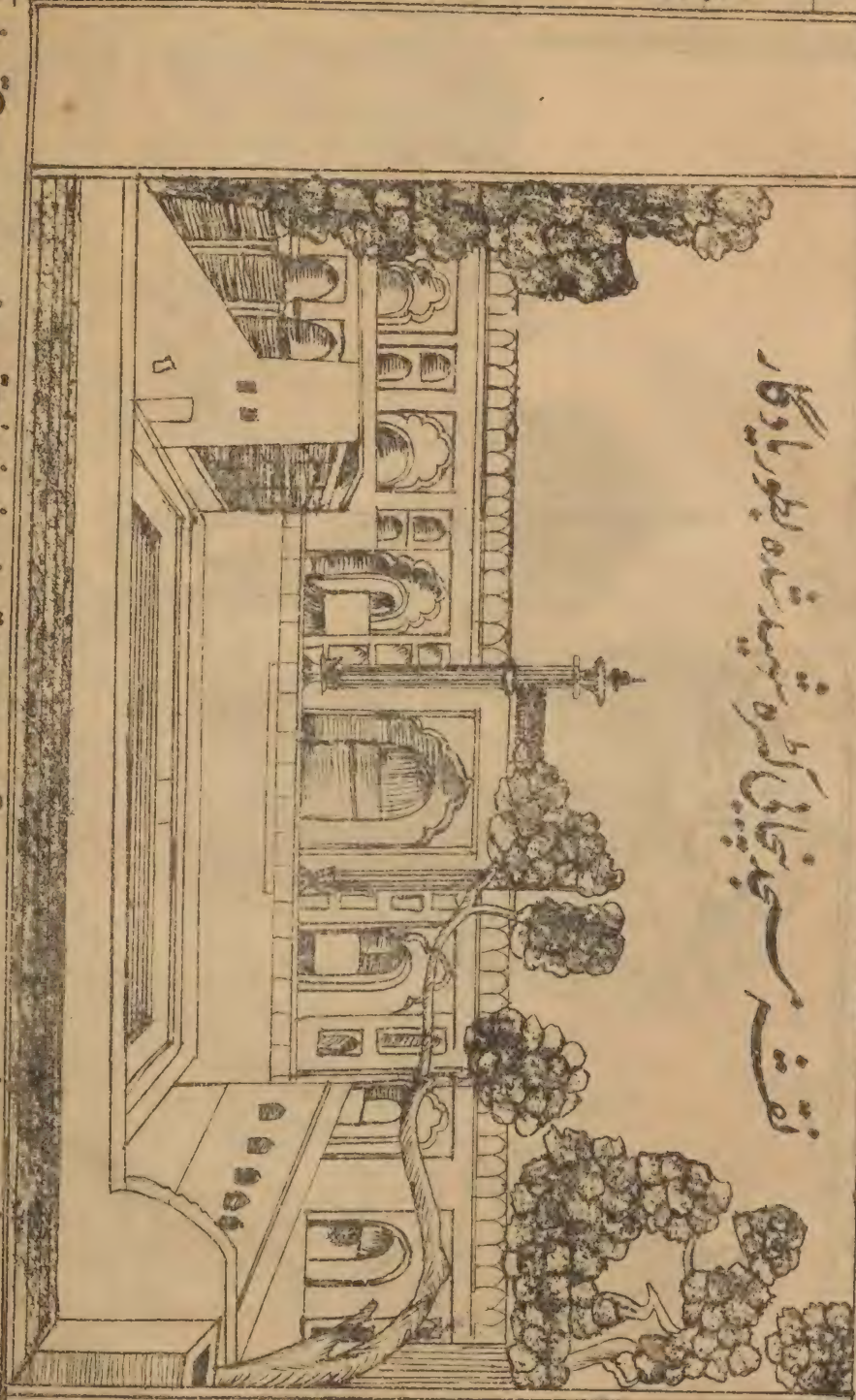
مقبورہ ہمایوں
 یا
 مدر



مقبورہ ہمایوں کی عمارت کی تصویر

داخل ہو کہ یہ مسجد بہت خوشامیابی ہوئی تھی جب کہ تمام میں سرکار دو اقلیتوں نے بعد فتح کرنے شہر دہلی کے اس

نقشہ مسجد پنجابی کٹرہ شہید شدہ بطور یادگار

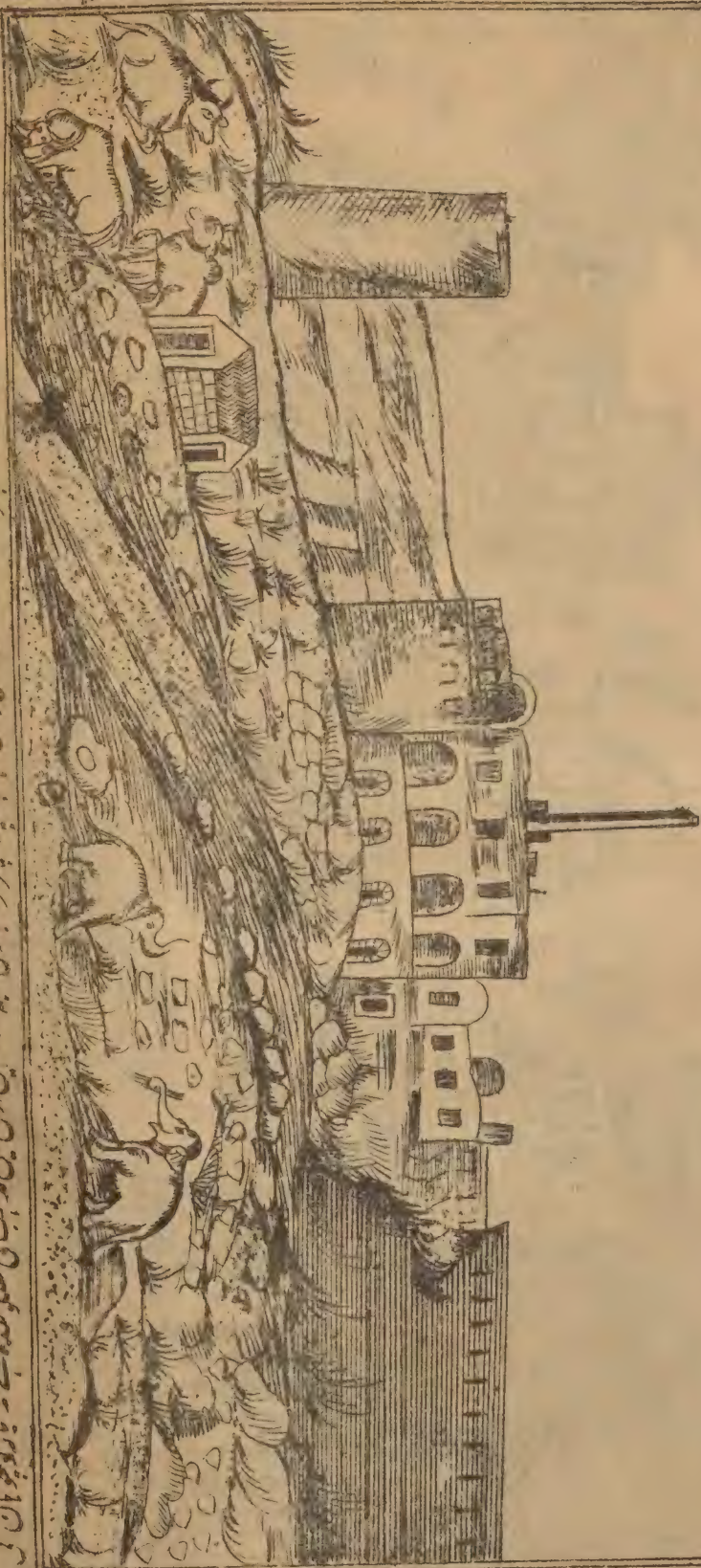


مقام کو جو پنجابی کٹرہ مشہور تھا مسمار کر دیا۔ اب اس مقام پر

اب ریل کے مکانات بن گئے ہیں چنانچہ پورب ریل کا اسٹیشن بہت خوشامیابی ہوا ہے اور یہ یہاں سے ریل ہماری گورنمنٹ

+ یہ بھی دیکھ کر سے دیکھ کر سے

کتاب الفوائد



سوار ہو کر اس میں چلا جاتا تھا ایک لقب پانچ حرمیں یعنی دریا جمنہ کی طرف اور ایک دو کوس یعنی جہاں نال کی طرف

اور ایک برائی عملی کی طرف پانچ کوس یعنی تھیں اور یہ لاکھ چوبیس ہجرتی لاکھ پانچویں بنانی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس پر گزرا جاؤ گی کہتے ہیں کہ وہ میں اول میں مذہب کی گفتگو کندہ ہے ۔ بارگاہِ حجاز کی قوت

پھر اسی شان و شوکت کا بلکہ دو چند سے چند پھر بنا دیا ہے یہ بھی اپنا نظیر نہیں رکھتا +

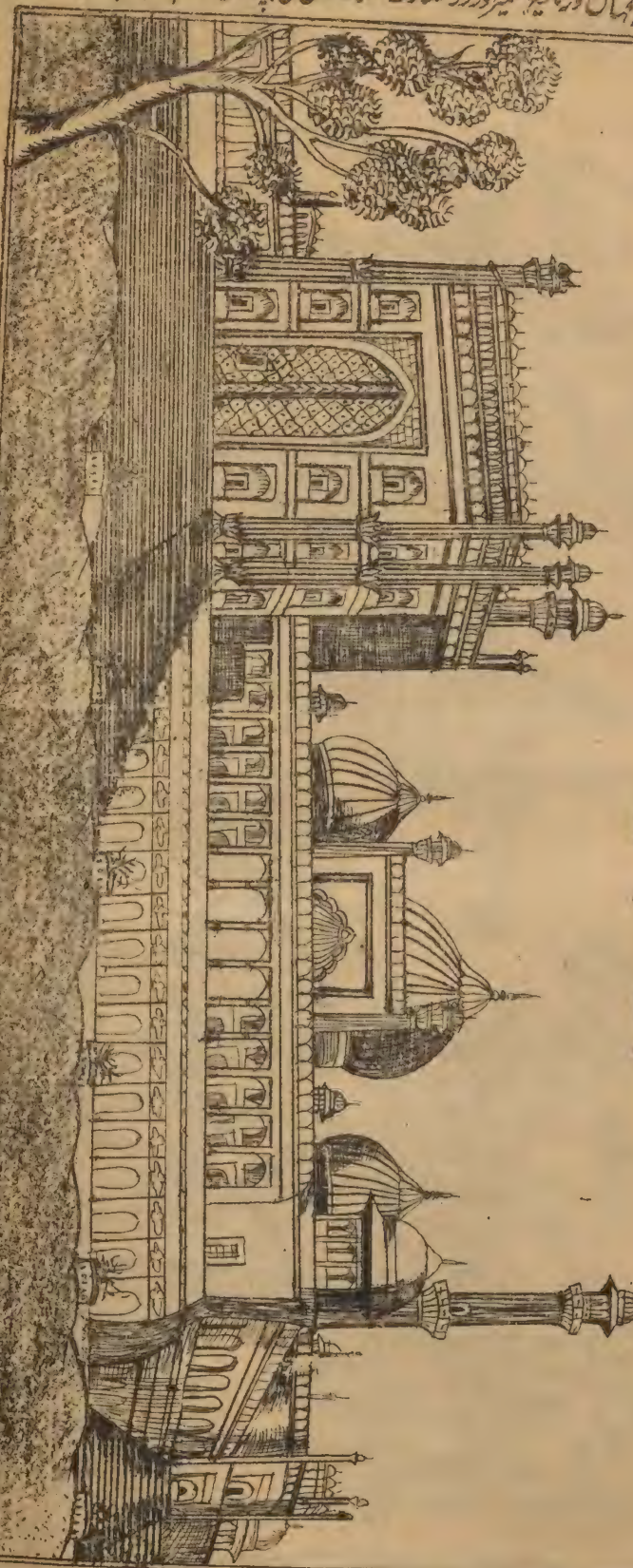
دلیچ ہو کہ یہ مقام شہر شاہ جہاں آباد ہے۔ یہی دروازہ ہے کہ اس کی بنیاد سکندر اعظم نے پہاڑ پر دس سو سال پہلے کی تھی۔ ہزاروں سال پہلے کی کہ یہاں آباد اگرچہ سنگ مرمر کا نقش اس قیمت سے بے شمار ہے۔

نقشہ گرجا گھر مسیحی پیر وارانہ



پھر آج کل غلام محمد خان نے اس کے کمرے کو کھولا ہے جس کا دروازہ آج کل کے شاہ جہاں آباد میں ہے۔ یہی دروازہ ہے کہ اس کی بنیاد سکندر اعظم نے پہاڑ پر دس سو سال پہلے کی تھی۔ ہزاروں سال پہلے کی کہ یہاں آباد اگرچہ سنگ مرمر کا نقش اس قیمت سے بے شمار ہے۔

نقشہ جامع جہدہلی



کے بلوار اندر سے اجاری تک سنگ مرمر کی اور جاجا سنگ مرمر میں سنگ مرمر کی دیواریاں اور سنگ مرمر کی پیکاری کی ہوئی جو اور برج کے سنگ مرمر کی
طہری اور باقی دروازہ دینس شاہ جہاں در تار پچ تعمیر اور در و در صراف سنگ مرمر کی پیکاری سے کدیا ہوا چٹان دروں کے
در طرف میں ملتا بہت بلند چٹی ہوئی جو اور آسمین نے پیکر دار بنا ہوا چٹان دروں کے بارہ دروں کی پر چٹان سنگ مرمر کی بنی ہوئی شاہلی بنا رکھی ہے
کے بلوار اندر سے اجاری تک سنگ مرمر کی اور جاجا سنگ مرمر میں سنگ مرمر کی دیواریاں اور سنگ مرمر کی پیکاری کی ہوئی جو اور برج کے سنگ مرمر کی
طہری اور باقی دروازہ دینس شاہ جہاں در تار پچ تعمیر اور در و در صراف سنگ مرمر کی پیکاری سے کدیا ہوا چٹان دروں کے
در طرف میں ملتا بہت بلند چٹی ہوئی جو اور آسمین نے پیکر دار بنا ہوا چٹان دروں کے بارہ دروں کی پر چٹان سنگ مرمر کی بنی ہوئی شاہلی بنا رکھی ہے

کے بلوار اندر سے اجاری تک سنگ مرمر کی اور جاجا سنگ مرمر میں سنگ مرمر کی دیواریاں اور سنگ مرمر کی پیکاری کی ہوئی جو اور برج کے سنگ مرمر کی
طہری اور باقی دروازہ دینس شاہ جہاں در تار پچ تعمیر اور در و در صراف سنگ مرمر کی پیکاری سے کدیا ہوا چٹان دروں کے
در طرف میں ملتا بہت بلند چٹی ہوئی جو اور آسمین نے پیکر دار بنا ہوا چٹان دروں کے بارہ دروں کی پر چٹان سنگ مرمر کی بنی ہوئی شاہلی بنا رکھی ہے
کے بلوار اندر سے اجاری تک سنگ مرمر کی اور جاجا سنگ مرمر میں سنگ مرمر کی دیواریاں اور سنگ مرمر کی پیکاری کی ہوئی جو اور برج کے سنگ مرمر کی
طہری اور باقی دروازہ دینس شاہ جہاں در تار پچ تعمیر اور در و در صراف سنگ مرمر کی پیکاری سے کدیا ہوا چٹان دروں کے
در طرف میں ملتا بہت بلند چٹی ہوئی جو اور آسمین نے پیکر دار بنا ہوا چٹان دروں کے بارہ دروں کی پر چٹان سنگ مرمر کی بنی ہوئی شاہلی بنا رکھی ہے

فهرست کتب موجوده دکان نراین واسه جنبگی مل تاجر کتب دلی دریبه کلاں

[illegible]

فہرست کتب موجودہ کان نراین اس جنگلی مل تاجر کتب بینی در یہ کلان

فہرست کتب موجودہ کان نراین اس جنگلی مل تاجر کتب بینی در یہ کلان

- (۱) جبرائیل بوعلی سینا معروف بہ شفا لکھا شفقین اردو۔ یہ جوانی کی لذتوں سے سری ہوئی کتاب جس کے انوشکر کے استعمال کرنے سے پیر قانی بھی لہو ان ہو جائے تین برسوں پر منقسم ہے۔ پہلی جز میں ایک رسالہ اور چھ صوفیاں دوسری جز میں ایک جلوہ اور کچھ لڑکیاں۔ تیسری جز میں ایک آسائش اور تین مکتبے تحریر ہیں۔ ساغر کی شریفی اور جلوہ کی جلوہ گری و جبین معشوقان در بارے میں صحبت ہونے کا بیان ہے اور لذتوں کی لذتیں اگر بیان کی جائیں تو ایک دفتر چاہئے قیمت صرف ۵۰ مقرر ہے قابل دید اور لائق محل کتاب ہے +
- (۲) مخزن مفردات و مرکبات معروف بہ خواص الادویہ۔ یہ مخزن جو حبیبوں علماء اور محرموں کے لئے ایک بڑا تحفہ کار حکیم ہے حال میں چھپی ہے۔ اس میں تمام ادویہ کے نام اردو۔ فارسی۔ عربی۔ یونانی۔ ہندی۔ لکڑی زبانوں میں ایک دوسرے کے مقابل متعدد جدولوں میں ترتیب حروف تہجی درج ہیں۔ اور ہر دوا کی ماہیت خاصیت۔ رنگ ذائقہ۔ اسکی اصلاح بدل۔ قدر خراک۔ اسکے افعال و خواص تحریر کئے ہیں۔ آخر میں تجربات و تجربات۔ کئے بنائے پانی تیار کرنے وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت صرف ۱۵۰ ہے +
- (۳) تریاق استمنا اردو۔ اس میں نامزدوں۔ مخلوقوں۔ سستی والوں کے لئے اول اسباب و علامات بیان کر کے ایسے ایسے خوب اور تیرہ ہفت نسخے ظاہر۔ چھوٹے۔ غیرے اور خداوند تحریر کئے ہیں۔ جو کما کما چھ سینوں میں پوشیدہ رکھے تھے۔ اسکا ہر نسخہ خاصیت اسیر کہتا ہے۔ نو بی دیکھتے سے معلوم ہوگی قیمت ۸۰
- (۴) رسالہ جنین اردو۔ اس میں زچہ اور بچہ کی حفاظت کی تدبیریں اور دوائیوں کو جس قدر کہیں بچہ پیدا ہونے کے وقت کرنی ضرور ہیں نہایت مشرقی مفصل بیان کیا ہے۔ اسکے بعد زچہ اور بچہ کے ان امراض کا حال مع معالجات تحریر کیا ہے جبکہ باعث ہزاروں جانیں تلف ہوتی ہیں۔ اور ایک یا دو تین بچوں کے پیٹ میں رہنے کا بیان مع انکی جلا اشکال کے ایسے عمدہ طور پر دکھلایا گیا ہے۔ کہ جو ایک نظر دیکھنے سے ابھی طرح سمجھا جاسکتا ہے قیمت ۸۰ مقرر ہے
- (۵) طب یوسفی اردو۔ اس میں تمام بیماریوں کا بیان مع اسباب و علامات درج کر کے وہ وہ عمدہ خوب نسخے جمیع امراض کے تحریر ہیں جس سے مطلب کرنے میں آجی۔ یا نہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اسکے علاوہ آخر میں سات رسالے مفصل اور فارورہ وغیرہ کے بیان میں درج ہیں جو اپنی خوبیوں کے پہلی نظیر ہیں + قیمت ۸۰ مقرر ہے +
- (۶) تشریح منظوری اردو۔ یہ بات انظر من الشمس ہے کہ وقتیکہ علم تشریح سے واقفیت نہ ہو عضویں ماہیت اسکی قوت ضعف اور تعلقات کا سمجھنا خلاف عقل ہے۔ لہذا اس کتاب میں جملہ اعضا اور تمام اور وہ وشرائیں وغیرہ جو کچھ متعلقات علم تشریح ہے سب کی اشکال نہایت عمدگی سے آئنے ہر ایک بیان کے ساتھ لگا دی گئی ہیں تاکہ اولی نازل سے معلوم ہو جائے کہ کفایں عضوفلاں سے متعلق ہے اور اسکی تدبیر ہوتی چاہئے قیمت ۸۰ مقرر ہے +
- (۷) کیمیائے عشرت معروف بہ تریاق باہ۔ اس میں اول سے آخر تک باہ کے ہزاروں نسخے درج ہیں۔ یہ اپنی خوبی کے باعث ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے قیمت ۸۰ مقرر ہے +
- (۸) شربت وصال۔ یہ کتاب اسم ہائے سب سے۔ اسکے نسخوں اور ترکیبوں پر عمل کرو اور عام و صلیب کے نئے حاصل کرو
- (۹) تدبیر احسن بچوں اور عورتوں کے علاج کے لئے یہ کتاب طبیب کاں ہے۔ ہر شخص صاحب دل و لاد کو چاہئے کہ اس کتاب کو اپنے گھر میں ضرور رکھے اور وقت ضرورت اس کے نسخوں کا استعمال کرے عجیبے غریب دواؤں ظاہر ہوں گے قیمت صرف ۱۲ مقرر ہے +
- (۱۰) فرسنامہ شربالصور۔ اس میں وہ نایاب زمانہ نسخے درج ہیں جو گھر گھر کے حق میں خاصیت اسیر رکھتے ہیں گھروں کے نام سعد و شمس کو خوب بیان کیا ہے۔ جو ناسو گھروں کی تصویریں مع بخوری و گل وغیرہ کے نہایت عمدہ طور پر درج ہیں آخر میں نقش و تصویر خوب تحریر کئے ہیں قیمت ۵۰ مقرر ہے +
- (۱۱) گلشن شہر حلال حروف یہ آئینہ مسمریم۔ اس میں ترکیب مکان آواہشت۔ تجربہ تفرقات مسمریم حال فراش میں چھ کپوں کے اور بخار کا آئینہ بٹا نارنا وغیرہ اس خوبی اور عمدگی سے تحریر کیا ہے کہ حسی تعریف میں آتا ہے اس پر کہ مصنف نے جہاں جہاں شل و ملی اور غیرہ لاہور وغیرہ میں بذریعہ مسمریم تحریر دیکھائے ہیں اسکے نام لکھ دیے ہیں قیمت ۵۰
- (۱۲) گلشن شہر حصہ دوم معروف بہ دھوہ شفیقہ۔ اس میں ترکیب سبب امراض۔ ترکیب مسکت استادان سابق۔ منتقل امراض جو گوارا ہی کر کے ہوا۔ تجربات جدیدہ مسمریم۔ بیان نواسہ اسماعیلی وغیرہ درج ہیں اور اس وضاحت سے کہہا ہے کہ جن روز میں ہر شخص بذریعہ مسمریم آدمی کا بخار و رخت یا جانور وغیرہ پر آثار رسکتا ہے یہ حصہ بھی قابل دید ہے قیمت ۵۰

فہرست کتب موجودہ دکان نرائن اس جنگلی کتاب گھر کتب خانہ دہلی درجہ کلاں کٹرہ مشرق

- (۹) قرۃ دیانت - ایک خلافت امیر ناول جس میں مہذب خلافت کے پیرایہ میں اخلاقی نصیحتیں کی گئی ہیں۔ نہایت جوامعی ترین صفات انسانی سے ہے اسکی خوبیاں قصے کے پیرایہ میں مع ہیں اور ہر ایک کو نیا دت اختیار کرنے اور اس سے مستفید ہونے کی ترغیب دیتی ہے قیمت ۶
- (۱۰) آداب قرآن - بقیامت کہتر و بقیعت ہر کہتر مضمون بالکل اسی پر صادق آتا ہے۔ دیکھنے میں تو چھوٹی سی کتاب ہے مگر باتیں لاکھ لاکھ روئے کی بھری ہیں جن حضرات کو کام یوروپین سے ملاقات کا اتفاق ہو تا رہتا ہے انکو ایک جلد ضرور اسکی اپنے پاس رکھنی چاہئے تاکہ وقت ملاقات کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو جائے اور جو حضرات انگریزی طرز معاشرت کو پسند کرتے ہیں انکو بھی اسکے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہئے ملاقات کے وقت جن باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے وہ اس میں موجود ہیں اسکو دیکھ کر ہر شخص سمجھائی کے فرائض بھی طبع ادا کر سکتا ہے قیمت ۶
- (۱۱) ونیس کا سوداگر - شیکسپیر کے ایک مشہور اور معروف بے کا ترجمہ - جس میں ایک متعصب یہودی کے تشدد کا ذکر ہے۔ حسن و عشق کی جھلک بھی بڑے عمدہ طور سے دکھائی گئی ہے اور دوست کے واسطے جو مصائب اٹھانے پڑتے ہیں انکا واضح طور سے ذکر ہے۔ عورت کا برسرِ سرین کرانا اور عدالت سے سوال و جواب کا اس طرح کھایا گیا ہے کہ بالکل نقشہ آنکھوں کے آگے کھینچ جاتا ہے اور آخر میں فیصلہ جو آدھ میرگوشت کا سنایا گیا ہے دیکھنے کے قابل ہے قیمت ۶
- (۱۲) کنیز فاطمہ - ایک مسلمان لیڈی کی سرگزشت - جس میں وہ و قیس جو گمراہ عورتوں کو پیش آتی ہیں اور وہ رسوم مذہب میں کٹا رہا آپر کرتا ہے وہ مشکلات جن میں وہ گرفتار ہوتے ہیں خوب ظاہر کی گئی ہیں۔ لیکن کے زمانہ سے لیکر آخر عمر تک کا حال درج ہے ماں باپوں کا عہد - خاوند کا سلوک اور ساس مندوں کی عنایت - اولاد کا پیدا ہونا اور اسکی تعلیم و تربیت اور آخر میں اس کا لگا کر کھانا ان تمام مصیبتوں کو خوب طے کیا ہے قیمت ۶
- (۱۳) طرز حکومت انگلستان - انگلستان کی طرز حکومت - پارلیمنٹ کے فوائد و نقصانات - لیبل اور کنسرپٹو پارٹیوں کی باہمی مخالفت - ایک دوسرے کے دلائل ذیہ - امور بحث طلب - رعایا کے خیالات - بادشاہ کے اختیارات - ہر ذوالشری آثار اور وزیر صائب تدبیر کے مشورے - خاندان شاہی کی مراعات اور امرا کی باہمی جھگڑا - ہوس آف لارڈ اور ہوس آف کانٹر کے اصل طریقے اور اسکی ابتدا - غرض جو کچھ بابت سلطنت جانتا ضرور ہے اس میں موجود ہیں نیشنل کانگریس کے موافقوں کے دیکھنے کے قابل اس سے بڑھ کر اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی اور مخالفوں کو بھی خواہ بغرض اسے قائم کرنے کے خواہ بغرض جواب دہی ضرور دیکھنا چاہئے قیمت باوجود صفات مذکورہ ۸
- (۱۴) اردولی نارٹن - حضور برنور لارڈ ڈفرن صاحب کی سیج جو کانگریس کے مخالفت میں کانکتہ میں دی گئی تھی اور اس کے جواب میں سر لارڈ لی نارٹن بیرسٹر شپ کی کھلی چٹھی جس میں لارڈ موصوف کے تمام دلائل کا جواب قاطعہ دیدیا گیا ہے اور لارڈ کانکتہ میں دیا گیا ہے کہ جہاں دمزدن باقی رہی اسکے دیکھنے سے نیشنل کانگریس کے اغراض سے بھی واقفیت ملی ہو جاتی ہے قیمت ۸
- (۱۵) رپورٹ نیشنل کانگریس - مجلہ اس سے بہتر اور کون کونسی کتاب نہیں ہو سکتی ہیں جن میں ہندوستان کے بڑے بڑے لائبر حضرات کی سیچیں اور اسکی رائیں کامیابی کی امید و نیشنل کانگریس کے تمام زبردہ دشمن جو ایکساپس ہوئے ہیں مع انکے مطالب کے درج ہیں - آخر میں ڈیلیٹ آمدہ صوجات مختلف کے نام سے انکے پیشہ وغیرہ کے درج ہیں قیمت ۶
- (۱۶) مکالمہ - درمیان ایک وکیل ہائی کورٹ اور معارف دارموضع کیمت پور کے اگرچہ فرضی بیان ہے مگر بڑے پٹے والا نازاروں معین باتیں اس سے استنباط کر سکتا ہے - اسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے حقوق کتنے بڑے ہیں اور ان میں سے کتنے معدودے چھ کا انکے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے - جھاؤں کی تحصیل - قواعد انگریزی - کشتوار - حلقہ - غرض کل اسٹورڈجسپ بحث کی گئی ہے اور گاؤں والوں کو خواب خرگوش سے جگانے کی کوشش کی ہے انکے دلوں کو تعلیم کے مفید طریقے کی طرف پھیرے گئے ہیں اور یورپ کی تیار صنایع کو نے ان کو آگاہ کیا ہے قیمت ۶
- (۱۷) جہاں سرشار - لے ذوق دیکھو دختر کو نہ مٹھ لگا - چھپتی نہیں ہے مٹھ سے یہ کافرنگی چھٹی - خراب خانہ خراب خدا اس سے بچا ہے جسکی جہم جہی اسکو مشاوا جسکی رفیق چھٹی اس سے خاک میں ملا دیا مصنف نے ایک لکچر پینل کے پیرایہ میں اسکی مبرا کو نکھار کر لکھا ہے

فہرست کتب موجودہ دکان نرائن اس جنگلی مل تاجر کتب بینی ریہ کلاں کٹرہ شروع

(۱) سوانح دہلی - اس میں دہلی کے تمام مسالطہ ماضی و حال کو جناب مرزا احمد اختر صاحب گورگانی خلف اکبر محمد دراجت میرا

شاہ و سید حضرت ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے اس پیرایہ میں تحریر کیا ہے کہ علاوہ واقعت تاریخی حالات کے اس شہر کی ترقی اور منزل کو دیکھ کر بڑھ چوں کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑیں اور جو انوں کے دل پر بھی سائب سا

لوٹنے لگے اور کیوں نہ ہو اسکا مصنف بھی تو وہی شخص ہے جس نے اپنی آنکھوں سے بہشت کا منورہ (یعنی قلعہ علی کو) دیکھا ہے۔

اول یہ بیان کیا ہے کہ دہلی کب آباد ہوئی اور کس قدر راجہ جہا راجہ یہاں گذرے۔ کون کون سے بادشاہوں اور سرداروں

کی پائخت رہی اہل آب کون ٹکراں ہے۔ اسکو کیسی کیسی ترقی ہوئی اور اسپر کیا کیا بادیوں نازل ہوئیں۔ ہر امر کو بقید

سنہ نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ دوسرے تمام عمارات جو اندرون شہر اور اسکے حوالی میں واقع ہیں ان کے تاریخی

حال بیان کئے ہیں۔ آخر میں تمام لارڈوں کے حالات تحریر کئے ہیں کہ انہوں نے ہندوستان میں آکر کیا کیا اور اٹھلی

کی کیا حالت ہے۔ یوں تو دہلی کی سینکڑوں تاریخیں ہیں لیکن ناظرین اس میں نیا ہی لطف اور نیا ہی مضمون پائیں گے قریب

(۲) تاریخ اصغری - مختلف علوم و فنون کا پڑھنا لکھنا واقعی اچھا ہے۔ مگر جو تہ علم سیر و تاریخ کو بخفا گیا ہے وہ

سے اعلیٰ ہے۔ اس کا اعزاز ہر ایک سے بالا ہے۔ بزرگانِ پیشین کی نقل و حکایات عبرت دہ ہونے کے علاوہ طبیعت میں

جوش بھی پیدا کرتی ہیں طالب کا خیال نیک کاموں کی طرف دہرتی ہے۔ مذکورہ بالا امر وہ ہے کی تاریخ ہے جو قدیم الایام

بزرگان دین کے مزاروں اور سادات کے مسکن ہونے کی باعث بہت مشہور ہے۔ مصنف نے اول بحیثیت جغرافیہ۔ بیان

کیا ہے اور پھر تاریخی طرز سے لیا ہے۔ شہر کے تاریخی حالات کہنے کے بعد محلوں کی فہرست و جہت تہ نام سالکین درج کر دیا

آخر میں زمیندان شاہی کی ایک فہرست مع تعداد منصب اور نام بادشاہ عطا کنندہ مسطور ہے۔ عرض تاریخ کیا ہے امر

کے لئے جام جہاں نامے کا غذا اعلیٰ درجہ کا ولایتی قیمت صرف ۵۰

(۳) دیوان فیضی - یہ اس استاد زمانہ کا دیوان فارسی زبان میں ہے جو اپنا مشق نہیں۔ اسکے تمام اشعار اول سے آخر تک

نہایت مرتع مسجح ہیں سکی غویوں کو جو دیکھے وہی جانے نہایت عمدہ و خوش بھجت چاہا گیا ہے قیمت گندہ کا غذر ۱۲

(۴) مرقع سلاطین - اس نایاب کتاب میں خاندان تیموریہ کی تصویریں اور تمام بادشاہان یورپ کی تصویریں مع

حالات بقید سنہ و تاریخ درج ہیں۔ اسکے بعد تمام پڑائی عمدتوں کے نقشے جو مشہور ہیں مع تاریخ بنا اور بنانے والے کا نام اور

ان کا عرض و طول وغیرہ نہایت صحت سے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب قابل دید ہے قیمت فی جلد گندہ کا غذر ۱۲

(۵) گلشن شہرت - اسکے تین حصے ہیں آئینہ مسمریزم۔ دیدنہ مشہد۔ عجیب محفلات۔ ان میں ترکیب

و جہر مکان نشست اور ترکیب نشست آستان سابق و تجربہ متفرقات مسمریزم اور حال فراش مع چہ کرون کے اور ترکیب بنانے آئینہ اور آواز

بزار کا آئینہ پر۔ دوسرے میں ترکیب سلب مراض و تجربہ منقل مراض جو بگواہی کرے کے ہوا۔ اور بیان نداسے آسانی وغیرہ تیسرے

میں ترکیب علی محمد و تجربہ ہزاروں اور ترکیب خیال پختہ کرنے اور ترکیب سوکسے باتیں کرنے کی وغیرہ درج ہیں قیمت ہر حصہ ۱۲

(۶) تاریخ جلسہ شہنشاہی یعنی اس عظیم الشان دیار کا بیان جو کتب دہلی میں ہوا تھا مختلف راجگان و نوابان کی

ملکسی بقا و رہ۔ لارڈ نشن اور حضور پر نور ملک معظم کے فوٹو بھی ملحوظ ہیں۔ ہر ریاست کے رئیس کا نام مع خطاب۔ رقبہ آبادی۔ آمدنی

مختلف کیفیت درج ہے لاہور کے سرکاری کتب خانے میں حکم گورنمنٹ طبع ہوئے۔ دربار کا ایک رنگین پڑا نقشہ ساتھ لگا ہوا ہے

اور تمام دربار کے حالات بقید روز و ساعت لکھے گئے ہیں۔ عرض جس کے پاس یہ کتاب موجود ہو اسکو دربار کے چشم دید حالات کچھ

سے زیادہ کیفیت حاصل ہوگی قیمت ۱۰

(۷) مجموعہ فتوح الشام - مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات۔ شجاعت کے کارنامے۔ مذہبی جوش و خروش۔ ثابت قدمی و استقبال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہید آباد کے جہر اسلام کے ولادیز کرشمے۔ ضرب بن افور۔ اور خالد بن ولید کی مردانگی۔ ایک بار پڑھو اور بزرگوں

کے کام دیکھو یاد کرو اور آہ سر و بہرہ قیمت صرف ۱۰

